کلر تھراپی

خواجہ شمس الدین عظیمی

انتساب

حضرت لقمان علیہ السلام کے نام
جن کو اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ
(لقمٰن۔۔۔۔۔۔۔۱۲)
اور ہم نے لقمان کو حکمت دی تا کہ وہ اللہ کا شکر کرے۔

اور جو بکھیرا ہے تمہارے واسطے زمین میں کئی رنگ کا اس میں نشانی ہے ان لوگوں کو جو سوچتے ہیںo

اور اس کی نشانیوں سے ہے آسمان زمین کا بنانا اور بھانت بھانت بولیاں تمہاری اور رنگ اس میں بہت پتے ہیں بوجھنے والوں کوo

تونے دیکھا؟ کہ اللہ نے اتارا آسمان سے پانی پھر ہم نے نکالے اس سے میوے طرح طرح ان کے رنگ اور پہاڑوں میں گھاٹیاں ہیں سفید اور سرخ طرح طرح ان کے رنگ اور بھجنگ کالےo

نکلتی ان کے پیٹ میں سے پینے کی چیز جس کے کئی رنگ ہیں اس میں آزار چنگے ہوتے ہیں لوگوں کے اس میں پتہ ہے ان لوگوں کو جو دھیان کرتے ہیںo

(القرآن)

اشاعت ---------- نومبر 1998ء

تعداد ---------- ایک ہزار

قیمت ---------- 195روپے

ڈیزائننگ کمپوزنگ ---------- اقبال لیزر کمپوزنگ۔ کراچی
فون:7763165

پبلشر ---------- الکتاب پبلی کیشنز۔ کراچی
فون:626433

طباعت واشاعت پاکستان میں کی گئی

فہرست

فہرست 4
عرض داشت 19
باب نمبر ا 22
کلر تھراپی کا نظریہ 22
باب نمبر ۲۔ 25
روشنی اور رنگ 25
طیف 25
رنگ اور بصارتی نظام 26
رنگ کیوں نظر آتے ہیں 26
رنگوں کی روحانی تھیوری 27
دھنک رنگ 30
آسمانی رنگ 30
نیلا رنگ 32
باب نمبر ۳۔ 34
افادیت اور خواص 34
سورج کی روشنی کے اثرات 34

قدرتی روشنی بمقابلہ مصنوعی روشنی 36
باب نمبر ۴۔ 38
رنگ اور صحت 38
رنگ اور غذا 39
رنگوں کے نفسیاتی اثرات 40
جسم مثالی 43
رنگوں کے مراکز 46
باب نمبر ۵۔ 48
رنگوں کے خواص 48
خواص 49
سرخ رنگ 49
نارنجی رنگ 50
زرد رنگ 51
سبز رنگ 52
آسمانی رنگ 53
نیلا رنگ 54
بنفشی رنگ 55
قرمزی رنگ (Magenta) 56

شعور کا سفر 57

باب نمبر ۶۔ 58

رنگ اور الہامی کتابیں 58

باب نمبر ۷۔ 64

تخلیق اور رنگ 64

باب نمبر ۸۔ 66

مرض اور رنگین خواب 66

باب نمبر ۹۔ 71

امراض کی تشخیص 71

بیماری کی وجوہات 71

لطیف اور کثیف وجود 76

رنگوں میں کمی و بیشی معلوم کرنے کا طریقہ 76

باب نمبر ۱۰۔ 79

طریقہ علاج 79

اصول 79

رنگوں سے علاج 79

باب نمبر ۱۱۔ 83

نظام ہضم، جگر اور لبلبہ کی بیماریاں 83

معدہ کا زخم 83

نفخ وقراقر معدہ 84

پیٹ کے کیڑے 84

اسہال.. 85

پیچش.. 86

ہیضہ.. 87

قبض 88

ذہنی دباؤ کی وجہ سے پیٹ کی خرابی 88

ہاضمہ کی خرابی.. 89

ہچکی.. 90

چھوٹی آنت کی سوزش.. 91

بڑی آنت کی سوزش.. 91

خونی بواسیر 93

ریح البواسیر 94

بھگندر 95

یرقان.. 95

ورم جگر.. 96

جگر کا سکڑ جانا 98

استسقاء.. 99

ذیابیطس.. 100

خونی قے.. 103

باب نمبر ۱۲۔.. 105

نظام تنفس کی بیماریاں.. 105

نزلہ وزکام.. 105

کھانسی.. 106

دمہ.. 107

نمونیا.. 108

ٹی۔بی.. 109

باب نمبر ۱۳۔.. 111

دل اور نظام خون کی بیماریاں.. 111

اختلاج قلب.. 111

انجائنا.. 112

دل کا دورہ.. 113

خون کی کمی.. 114

لو بلڈ پریشر.. 115

ہائی بلڈ پریشر.. 116

جسم پر نیلے نشانات 118

باب نمبر ۱۴۔ 119

مردانہ امراض 119

جریان 119

جلق 120

نامردی 120

ذیابیطس 121

سرعت انزال 122

کثرت احتلام 123

باب نمبر ۱۵۔ 124

گردہ اور مثانہ کے امراض 124

بستر میں پیشاب 124

سوزاک 125

گردوں کا ورم 127

گردوں کا حاد ورم 127

گردوں کا مزمن ورم 128

درد گردہ 128

مثانے اور پیشاب کی نالی کا ورم 129

پیشاب میں خون آنا.. 130

باب نمبر ۱۶۔ 132

دماغی امراض 132

صفراوی درد سر.. 132

درد شقیقہ.. 133

آنکھوں کے نیچے اندھیرا آنا 134

لکنت.. 134

مرگی 135

ٹیٹ مال عمومی مرگی 138

دماغی ورم 138

گردن توڑ بخار 139

فالج 141

سر میں پانی بھر جانا.. 142

بل لقوہ.. 143

رعشہ.. 144

غشی۔بے ہوشی.. 145

سکتہ.. 146

عرق النساء 147

باب نمبر ۱۷۔ 149
ہارمونز کی بیماریاں 149
تھائی رائیڈ ہارمونز کی زیادتی 149
تھائی رائیڈ ہارمونز کی کمی 150
باب نمبر ۱۸۔ 152
نفسیاتی بیماریاں 152
شیزوفرینیا 152
ڈپریشن 154
جنون 155
پاگل پن 157
نسیان 158
ڈراؤنے خواب 160
نیند نہ آنا 161
ہسٹیریا 162
خوف اور دہشت 164
فوبیا 165
مخصوص فوبیا 165
تکرار خیال اور تکرار عمل 166

ٹینشن کی وجہ سے سر درد 167

باب نمبر ۱۹۔ 168

جلد کے امراض 168

سیاہ داغ 168

کیل مہاسے 169

گرمی دانے 170

پتی اچھلنا 171

داد 172

چمبل۔ سوریاسس 173

برص 174

باب نمبر ۲۰۔ 176

بچوں کی بیماریاں 176

دانت نکلنا 177

کھانسی 178

اسہال 179

ام الصبیان 180

کالی کھانسی 181

چیچک 182

لاکڑاکاکڑا.. 183

کزاز 184

خسرہ 185

باب نمبر۲۱۔ 186

عورتوں کے امراض 186

ایام تکلیف سے آنا 186

ایام کارک جانا 187

ایام کی زیادتی 189

اندام نہانی کا ورم.. 190

لیکوریا.. 190

بانجھ پن 191

حمل ضائع ہو جانا.. 193

دودھ میں کمی 194

باب نمبر۲۲۔.. 196

ناک،کان، گلے کے امراض 196

منہ میں چھالے 196

حاد گلے کا ورم.. 197

مزمن گلے کا ورم 197

الرجی کی وجہ سے ناک کا بہنا... 198

نکسیر پھوٹنا 199

سائی نس کا ورم... 200

دانتوں کا درد... 201

پائیریا... 202

باب نمبر ۲۳۔ 203

آنکھ کی بیماریاں... 203

نگاہ کی کمزوری... 203

شبکوری 204

آشوب چشم... 205

گوہانجنی... 206

پپوٹوں کا ورم 207

آنکھ کی بیرونی جھلی کا ورم 207

باب نمبر ۲۴۔ 209

متفرق امراض... 209

گٹھیا... 209

نقرس... 210

بھوک نہ لگنا... 211

موٹاپا 213

دانت پیینا 213

جسمانی کمزوری... 214

بفا۔ بھوسی 215

لو لگنا.. 215

ٹائی فائیڈ 216

ملیریا.. 217

ایڈز 218

قداوروزن کاچارٹ 219

قداوروزن کاچارٹ 219

وزن (کلوگرام) کپڑوں کے بغیر			قد (جوتوں کے بغیر)		
بہت موٹا	موٹا	نارمل وزن	کم وزن	انچ	فٹ
84	63	42-53	34	9	4
88	66	44-55	35	10	4
90	68	45-56	36	11	4
92	69	46-58	37	0	5
95	71	47-59	38	1	5
97	73	49-61	39	1	5
100	75	50-62	40	2	5
102	77	51-64	41	3	5
105	79	52-66	42	4	5
108	81	54-67	43	5	5
110	83	55-69	44	5	5
113	85	56-71	45	6	5
116	87	58-72	46	7	5
118	89	59-74	47	8	5
121	91	61-76	48	9	5
124	93	62-77.5	50	9	5

تجربات 219

ڈاکٹر فیاض حکیم 221

ڈاکٹر شگفتہ فیروز 223

ڈاکٹر جاوید سمیع 229

ڈاکٹر ناہید جاوید 232

ڈاکٹر میاں مختار الحق 236

ڈاکٹر مظفر الدین 242

ڈاکٹر عبدالغفور 245

ڈاکٹر عامر فیاض 248

حکیم وقار یوسف 252

حکیم قاضی مقصود احمد 256

حکیم محمد ذوالفقار کھوکھر 262

حکیم سلام عارف 264

حکیم نور عجم 269

ڈاکٹر احمد ممتاز اختر 273

ڈاکٹر جمیل احمد صدیقی 277

ڈاکٹر حنا طاہر جلیل 279

ڈاکٹر ایس۔ نیلوفر 281

MOHAMMAD ZAFAR 284

بیماریوں کے اردو/انگریزی نام 287

نظام ہضم، جگر اور لبلبہ کی بیماریاں 289

نظام تنفس کی بیماریاں 290

دل اور نظام خون کی بیماریاں 291

مردانہ امراض 291

گردہ اور مثانہ کی بیماریاں 292

دماغی امراض 292

ہارمونز کی بیماریاں 293

نفسیاتی بیماریاں 294

جلد کے امراض 295

بچوں کی بیماریاں 295

عورتوں کے امراض 296

ناک، کان اور گلے کے امراض 297

آنکھ کی بیماریاں 297

متفرق امراض 298

عرض داشت

رنگوں کی تھیوری، رنگوں کی افادیت اور رنگوں سے علاج کے بارے میں عوام تک معلومات بہم پہنچانے کے لئے ۱۹۶۰ء سے ملک کے مختلف اخبارات روزنامہ حریت، جسارت، مشرق، اعلان، ملت (گجراتی)، جنگ پاکستان، جنگ لندن، اخبار جہاں اور MAG میں مختلف عنوانات سے کالم لکھے گئے۔

اخبارات، روحانی ڈائجسٹ پاکستان، روحانی ڈائجسٹ انٹرنیشنل برطانیہ اور بالمشافہ ملاقات کے ذریعے جن لوگوں کو مشورہ دیا گیا یا علاج کیا گیا ان کی تعداد تقریباً ۱۸ لاکھ ہے۔ ۲۰ سال کے عرصے میں جیسے جیسے لوگوں نے اس طریقۂ علاج سے استفادہ کیا ہے ہم ان کے تجربات کو محفوظ کرتے رہے۔

مارچ ۱۹۷۸ء میں کتاب رنگ اور روشنی سے علاج شائع ہوئی تھی جو عوام میں بہت مقبول ہوئی۔ اس کتاب کی مسلسل اشاعت جاری ہے۔ رنگوں سے علاج کے سلسلہ میں مختلف کتابیں لکھی جاچکی ہیں۔ میں نے ان کتابوں کا گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ اپنے ذہن سے اضافے کئے پھر ان اضافوں کا اور اس چھان بین کا تجزیہ کیا ہے۔

یہ تو میں نہیں کہہ سکتا کہ مریضوں کو سو فیصدی فائدہ ہوا ہے لیکن اتنا ضرور ہے کہ اگر صحیح طریقۂ کار سے علاج کیا جائے تو ننانوے فیصدی فائدہ ہوگا۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ علاج مفت برابر ہے۔ آسان ہے اور کوئی پابندی یا کسی قسم کا قابل ذکر پرہیز ان علاجوں میں نہیں کیا جاتا اور یہ علاج ہر گھر میں جو پانی استعمال ہوتا ہے اسی پانی سے ہوتا ہے۔ فرق اتنا ہے کہ چند قسم کے رنگ پانی میں سرائیت کر جاتے ہیں۔ جب یہ پانی استعمال ہوتا ہے تو معدہ اس کو چیک نہیں کرتا بلکہ براہ راست یہ پانی خون میں اور اعصاب میں شامل ہو جاتا ہے۔ یہ اس کی بہت بڑی خصوصیت ہے جو دنیا کی کسی دوا میں نہیں ہے۔ آپ اس بات سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ انسانی جسم کے اندر یہ پانی کیا تغیر پیدا کر سکتا ہے۔

دوسری خصوصیت یہ ہے کہ یہ پانی خون کے اندر دور کرتا ہے جیسے عام پانی دور کرتا ہے۔ یہ خصوصیت بھی دنیا کی کسی دوا میں نہیں ہے۔

تیسری سب سے بڑی اس کی اہمیت یہ ہے کہ یہ پانی جس وقت خون کے اندر گردش کرتا ہے اس وقت رگوں، نسوں اور گوشت پوست کے اندر اس کا رنگ اور اس کی خاصیت تحلیل ہو جاتی ہے اور عام پانی جو باقی رہا وہ خارج ہو جاتا ہے۔ پسینہ کے ذریعہ یا بول براز کے ذریعہ۔

دنیا کی ہر دوا اپنا اثر چھوڑتی ہے اور اپنا اثر چھوڑ کر خارج ہو جاتی ہے۔ کلر تھراپی کی طرح اعصاب میں پیوست نہیں ہوتی۔ یہ اسی علاج کی ایک اہم خصوصیت ہے۔

کلر تھراپی سے تیار شدہ پانی کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ رنگ سے جو پانی الگ ہوتا ہے وہ پانی اعصاب کو رگوں کو دل اور دماغ کو اور خون کے ذرات کو سب کو دھو ڈالتا ہے اور جتنے زہریلے مادے ہوتے ہیں انہیں اپنے ساتھ لے جاتا ہے جو خارج ہو جاتے ہیں۔

اس کتاب کلر تھراپی کو پیش کرنے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ رنگوں پر کی گئی تحقیق سے پوری نوع انسانی کو فائدہ پہنچے اور مستقبل کے غیر جانبدار محقق کے لئے تحقیق و تلاش کے نئے روزن کھلیں۔

رنگوں کی تاریخ رنگوں میں روشنی کا طول موج اور فریکوئنسی رنگوں کی تخلیق رنگ فی الواقع کیا ہیں؟ رنگوں سے متعلق موجودہ سائنسی نظریات، رنگوں سے متعلق روحانی نظریہ، کائنات میں رنگ اور لہروں کا نظام، لہروں کی تقسیم سے حواس کا بننا اور لہروں کی کمی بیشی سے انسان کے اندر لاشمار خلیات میں ہونے والی کیمیاوی تبدیلیاں کتاب میں ان سب پہلوؤں پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

ایلوپیتھی، یونانی طب، ہومیوپیتھی، ایکوپنکچر، ایورویدک، مقناطیسی علاج، بایوکیمک یا کوئی بھی طریقۂ علاج ہو سب میں یہ بات مشترک ہے کہ جسم پر ارتعاش کے ذریعہ اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

ارتعاش دو طرح ہوتا ہے۔

۱۔ بالواسطہ

۲۔ براہ راست

تمام طریقہ ہائے علاج میں جسم پر ارتعاش کا اثر بالواسطہ ہوتا ہے جبکہ کلر تھراپی میں جسم پر ارتعاش کا اثر براہ راست ہوتا ہے۔ ڈاکٹرز، ہومیوپیتھ اور حکماء نے اس طریقۂ علاج سے استفادہ کیا تو نتائج اطمینان بخش اور حوصلہ افزاء رہے۔

کلر تھراپی پر مزید ریسرچ جاری ہے۔ انشاءاللہ یہ طریقۂ علاج علم طب کو ایک نئے دور میں داخل کر دے گا اور اس آسان اور مفت برابر علاج سے مخلوق خدا کو فائدہ پہنچے گا۔ یہ بات بعید از امکان نہیں ہے کہ فطرت سے ہم آہنگ علاج کلر تھراپی عوام الناس اور خواص میں قبولیت عام حاصل کرے گا۔

ہم نے ایک لیبارٹری قائم کی ہے۔ اس لیبارٹری میں ''کروم'' کے نام سے نئے نئے تجربات کئے جا رہے ہیں۔ جس میں اللہ کے فضل و کرم سے کامیابی ہو رہی ہے۔ اللہ کی ذات پر یقین ہے کہ تجربات کے بعد رنگین پانی سے علاج کے ساتھ ساتھ نئی نئی دوائیں وجود میں آئیں گی اور عوام الناس کو کلر تھراپی سے علاج کرنے میں مزید آسانیاں فراہم ہو جائیں گی۔

آپ کی دعاؤں کا محتاج
خواجہ شمس الدین عظیمی
مرکزی مراقبہ ہال
سرجانی ٹاؤن۔ کراچی
یکم جون ۱۹۹۸ء

باب نمبر ا

کلر تھراپی کا نظریہ

بقاء کے لئے انسان کئی چیزوں کا محتاج ہے۔اس میں ایک ضرورت بیماریوں سے محفوظ رہنا اور شفاء حاصل کرنا ہے۔ بیماری کیسے بنی، دنیا میں پہلا بیمار کون تھا؟ دوا کا خیال کس کے ذہن میں آیا؟ پہلی دوا کس نے ایجاد کی؟ اس سلسلے میں حکماء نے مختلف باتیں کہی ہیں۔تاہم بعض قدیم حکماء کی رائے میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔

بقراط Hippocrat اور جالینوس Galen کا گمان ہے کہ یہ فن الہامی ہے۔ ابو جابر مغربی اور اس کے ہم خیالوں دانشوروں کی رائے میں فن طب کی بنیاد وحی ہے۔کتاب ''لمیون الانبیاء'' میں فن طب کو الہامی بتایا گیا ہے۔ حضرت شیث علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت لقمان علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں طب کا فن رائج رہا ہے۔ علم طب سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں موجود تھا اور آج بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معین کردہ علاج موجود ہے۔

علاج انسان کی ایسی ضرورت ہے جو موت و حیات کے مابین گردش کرتا ہے۔ بیماری سے نجات حاصل کرنے کے لئے انسان نے ہر دور میں تدبیر کی ہے۔ان تدابیر سے نئے نئے نظریئے قائم ہوتے رہے اور ان نظریات پر نئے نئے فلسفے بنتے رہتے ہیں۔

طب کا بنیادی فلسفہ یہ ہے کہ بیمار انسان کو شفا بخش اصولوں اور علاج معالجہ سے صحت مند کر دیا جائے۔

بیماری کی وجوہات اور علاج کے طریقے مختلف ہیں۔ ہر طریقۂ علاج ایک فلسفہ ہے جس کے مطابق علاج تجویز کیا جاتا ہے۔ دنیا میں جس طرح دوسرے علوم ترقی پذیر ہیں اسی طرح علم طب بھی ترقی پذیر ہے۔ دوسرے نظریات اور فلسفوں کی طرح فن طب کے فلسفے میں ہر روز پیش رفت ہو رہی ہے۔

فلسفے بنتے رہتے ہیں، ان پر تنقید بھی ہوتی رہتی ہے اور ان کے مقابلے میں دوسرے نئے فلسفے بھی پیش ہوتے رہتے ہیں لیکن بقاء ان ہی فلسفوں اور نظریات کو ملتی ہے جو قانون قدرت اور فطرت انسانی کے مطابق ہیں۔

رنگ آفاقی قوت کا ایک مظہر ہیں اور آفاقی قوتیں زندگی کی ضامن ہیں۔ ہمارے اسلاف نے رنگوں کو سمجھنے کے لئے بڑی عرق ریزی سے قوانین اور اصول وضع کئے ہیں۔

انسانوں کی فلاح کے لئے اسلاف نے بابل مصر آشوریہ یونانی ایرانی ہر دور میں رنگوں سے استفادہ کیا ہے۔ بقراط سالیوس جالینوس اور پلانٹی کے کتبات بھی اس بات کے شاہد ہیں کہ مصری یونانی اور رومن اپنے مکانوں میں ایسا صحن بنواتے تھے جس میں ہر موسم میں دھوپ آتی رہے۔

حکیم بو علی سینا نے ۹۰۰ سال قبل اپنی شہرہ آفاق کتاب ''القانون'' میں رنگ و روشنی کی افادیت پر اظہار خیال کیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے ۵۰۰ سال قبل فیثا غورث کے زمانے میں لوگ اپنا علاج رنگوں سے کیا کرتے تھے۔

انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ رنگوں کے ذریعے اعصابی نظام بحال کیا جا سکتا ہے۔

بے شمار بیمار اور معذور افراد گرجا گھروں میں جانے سے صحت یاب ہو جاتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان عبادت گاہوں کی کھڑکیوں میں سرخ ارغوانی سبز اور زرد رنگ کے شیشے ہوتے تھے۔ سورج کی روشنی جب ان شیشوں میں سے گزر کر مریضوں پر پڑتی تھی تو وہ تندرست ہو جاتے تھے۔

رنگ اجسام کے اندر جنریٹر (Generator) کا کام کر رہے ہیں۔ سورج کائناتی قوتوں کا نہ ختم ہونے والا ایسا خزانہ ہے جو زمینوں پر بسنے والی مخلوق کو انرجی (Energy) فراہم کرتا ہے۔ اگر سسٹم میں خرابی واقع ہو جائے اور کرہ ارضی سورج کی روشنی سے محروم ہو جائے تو درخت پھول پھلواری سبزہ اور دوسرے تمام جاندار ختم ہو جائیں گے۔

ہم اس بات سے صرف نظر نہیں کر سکتے کہ ہماری غذا میں براہ راست سورج کی روشنی کا عمل دخل ہے۔ ہماری غذائیں اور ہر چیز رنگین ہے۔

انسان کے اندر تلاش تجسس تفکر ایقان وجدان اور مشاہدہ کی صفت کام کر رہی ہے۔ جب کوئی انسان ان تخلیقی صلاحیتوں کا کھوج لگاتا ہے اور ان صلاحیتوں سے کام لینے کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو آفاقی قوانین منکشف ہو جاتے ہیں لیکن المیہ یہ ہے کہ انسان نے اپنے اوپر عصبیت جہالت اور خود غرضی کی چادر اوڑھ لی ہے اور وہ روز بروز روشنی سے محروم ہو رہا ہے۔

روشنی کے استعمال سے عدم واقفیت کی بناء پر اکثر لوگ بے شمار جسمانی اور اعصابی امراض کا شکار ہوتے ہیں۔ ان امراض میں ذہنی بیماریاں جذباتی بیماریاں بے راہ روی سے پیدا ہونے والے امراض مثلاً کینسر ایڈز بے خوابی بلڈ پریشر اور ہر روز سائنسی ترقی کے ساتھ ساتھ نئی نئی مشکلات و مصائب اور ان کے نتیجہ میں پیچیدہ اور لاعلاج بیماریاں شامل ہیں۔

بیماریاں دو طرح کی ہوتی ہیں:

۱۔ چھوٹے اور اندھیرے گھروں میں رہائش، دفتروں میں غیر صحت مند ماحول اور ناموافق آب و ہوا جسم کو بیماریوں کی آماجگاہ بنادیتی ہے۔

۲۔ وہ بیماریاں جو شک بے یقینی اور وسوسوں سے پیدا ہوتی ہیں یعنی جذباتی رویہ پراگندہ ذہنی دماغی کشمکش اعصابی کشاکش مادیت پرستی عدم تحفظ کا احساس انتشار اور روحانی علوم سے عدم واقفیت نئے نئے امراض کا سبب ہے۔

رنگوں میں ایسی شفا بخش خاصیت موجود ہے جو دونوں طرح کے مریضوں کو صحت فراہم کرتی ہے۔ رنگ ہمارے اذہان ہمارے احساسات ہمارے اندر کے اندھیرے اور ہمارے جسم کی کثافتیں ختم کرنے کا ذریعہ ہیں۔

ہماری روح روشنیوں کا ایک ایسا منبع ہے جس سے ہمہ وقت رنگین روشنیاں نکلتی رہتی ہیں۔ یہ روشنیاں جسم کو سیراب کرتی ہیں اور انہی روشنیوں کی وجہ سے جسم اور اس کے تمام اعضاء اپنے معینہ افعال بحسن و خوبی انجام دیتے ہیں۔

باب نمبر ۲۔

روشنی اور رنگ

تعارف

روشنی ایک برقی مقناطیسی توانائی ہے۔ سائنسی نقطۂ نظر سے روشنی کا بنیادی ذرہ فوٹان (Photon) ہے۔ روشنی ہر قسم کی شفاف اشیاء میں سے اور خلاء میں سے گزر سکتی ہے۔ سفر کرنے کے لئے اسے کسی وسیلے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

رنگ کے بارے میں مختلف نظریات ہیں۔ روشنی دراصل مختلف ارتعاشات اور طول موج کا مجموعہ ہے۔ روشنی کی ایک خاص طول موج کا آنکھ کے پردے اور دماغ پر محسوس ہونا رنگ ہے۔

طیف

۱۶۶۶ء میں سر آئزک نیوٹن نے کشش ثقل کا اصول اور رنگ کا نظریہ پیش کیا۔ اس نظریہ کے مطابق سفید روشنی یا سورج کی شعاعیں جب منشور (Prism) سے گزرتی ہیں تو جن لہروں کے مجموعہ سے وہ تشکیل پاتی ہیں وہ اپنے الگ الگ تموج کے لحاظ سے منقسم ہو جاتی ہیں اور ہم اس تقسیم کو سات رنگ کی صورت میں دیکھ لیتے ہیں۔ باقی سب رنگ انہی رنگوں کے شیڈز (Shades) ہیں۔ روشنی کی تقسیم سے پیدا شدہ اس دھنک نما رنگ برنگ پٹی کو طیف (Spectrum) کہتے ہیں۔ طیف کے رنگوں کو ان کے طول موج کے مطابق درجہ دیا جاتا ہے۔ طیف پر نظر آنے والے رنگ سرخ نارنجی زرد سبز آسمانی نیلا اور بنفشی ہیں۔ ہماری آنکھیں زرد اور سبز رنگ کے لئے نہایت حساس ہوتی ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ سورج کی شعاعیں بھی زرد اور سبز رنگ کے طول موج پر زیادہ شدت سے پڑتی ہیں۔

طیف پر جو رنگ ہمیں نظر آتے ہیں وہ دراصل طیف کا صرف مرئی حصہ ہے۔ اس کو مرئی طیف (Visible Spectrum) کہتے ہیں۔ وہ لہریں جن کا طول موج بنفشی رنگ کے طول موج (mu380) سے چھوٹا ہوتا ہے، ہمیں نظر نہیں آتیں۔ مثلاً بالائے بنفشی (Ultra Violet) لہریں ایکسریز گاما لہریں۔

اسی طرح وہ لہریں جن کا طول موج سرخ رنگ کے طول موج (mu780) سے زیادہ ہوتا ہے وہ بھی ہم نہیں دیکھ سکتے۔ مثلاً زیریں سرخ (Infra Red) اور مائیکرو ویو وغیرہ۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر آدمی لازماً مرئی طیف کے سات رنگوں کے علاوہ دوسرے رنگ نہیں دیکھ سکتا۔ ہو سکتا ہے کہ کچھ افراد طیف کی دوسری لہروں کو بھی دیکھ سکتے ہوں۔

رنگ اور بصارتی نظام

ہم رنگ کو کیسے دیکھتے ہیں۔ اس کے بارے میں مختلف نظریات ہیں۔ عام طور پر جس نظریہ کو قبول کیا جارہا ہے وہ کلاسیکل تھیوری (Classical Theory) ہے۔

کلاسیکل تھیوری ماہر علم طبعیات یانگ (Young) اور ماہر علم الاعضاء ہیلم ہولٹز (Helm Holtz) نے پیش کی۔ اس کو یانگ ہیلم ہولٹز تھیوری بھی کہا جاتا ہے۔ یہ دونوں سائنسدان اس بات سے متاثر ہوئے کہ تین رنگ دوسرے تمام رنگوں کے مرکب بنانے کے لئے کافی ہوتے ہیں۔

اس نظریہ کے مطابق آنکھ کے پردے پر تین قسم کے کونز (Cones) ہوتے ہیں۔ ایک کون سرخ رنگ، دوسرا کون زرد رنگ اور تیسرا کون آسمانی رنگ کے طول موج کے لئے حساس ہوتا ہے۔ اب جس رنگ کا طول موج دماغ کے پردے سے ٹکراتا ہے وہ متعلقہ کون کو متحرک کر دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہم وہ رنگ دیکھ لیتے ہیں۔ دوسرے تمام رنگ دو یا تینوں کونز کے متحرک ہونے سے نظر آتے ہیں۔ مثلاً بنفشی رنگ کا طول موج ان دو کونز کو متحرک کرتا ہے جو کہ سرخ اور آسمانی رنگ کے طول موج کے لئے حساس ہوتے ہیں۔ ان دونوں کونز کے متحرک ہونے سے ہمیں بنفشی رنگ نظر آتا ہے۔

رنگ کیوں نظر آتے ہیں

رنگ دراصل روشنی کی وہ خاصیت ہے جو اندھیرے سے مل کر بنتی ہے۔ کسی شئے (Object) کا رنگ ہمیں کالا اس لئے نظر آتا ہے کہ وہ شئے روشنی کی تمام لہروں کو جذب کر لیتی ہے۔ کسی شئے کا رنگ ہمیں سفید اس لئے نظر آتا ہے کہ وہ شئے روشنیوں

کی تمام لہروں کو منعکس کر رہی ہے۔ ہم سرخ رنگ اسی وقت دیکھتے ہیں جب کوئی شئے سرخ رنگ کے علاوہ طیف کے دیگر تمام رنگوں کو جذب کر لے۔ یہی صورت حال دوسرے رنگوں کی ہے۔

رنگ کیوں ہیں، کیسے بنتے ہیں، بنیادی رنگ کیا ہے؟ ابھی تک بالکل واضح صورتحال سامنے نہیں آئی۔ کچھ لوگ بنیادی رنگ چار بتاتے ہیں کچھ لوگ بنیادی رنگ تین مانتے ہیں۔ ایک گروہ کالے رنگ کو اصل رنگ کہتا ہے، قلندر باباؒ اولیاءؒ آسمانی رنگ کو اصل قرار دیتے ہیں۔

رنگوں کی روحانی تھیوری

عظیم روحانی سائنس دان حضور قلندر بابا اولیاءؒ فرماتے ہیں کہ

انسان اب تک رنگوں کی تقریباً ۶۰ قسمیں دریافت کر چکا ہے لیکن ان ساٹھ رنگوں میں امتیاز بہت ہی زیادہ تیز نگاہ رکھنے والے کر سکتے ہیں۔ نگاہ جس چیز کو محسوس کرتی ہے انسان اس کو رنگ روشنی جواہرات اور آخر میں پانی کا نام دیتا ہے۔ آدمی جب خلاء میں دیکھتا ہے اور خلاء سے ٹکرا کر نظر واپس دماغ کی اسکرین پر آتی ہے اور دماغ پر جو تاثر ہوتا ہے وہ تاثر آسمانی رنگ نظر آتا ہے۔

بارش کے بعد جب فضا گرد و غبار سے صاف ہو جاتی ہے تو آسمانی رنگ کی شعاعیں اپنے مقام کے اعتبار سے رنگ بدلتی ہیں۔ یہاں مقام سے مراد وہ فضا ہے جس کو انسان بلندی پستی وسعت اور زمین سے قربت یا دوری کا نام دیتا ہے۔ یہی حالات آسمانی رنگ کو ہلکا گہرا اور زیادہ گہرا، زیادہ ہلکا یہاں تک کہ مختلف رنگوں میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ حد نگاہ سے زمین کی طرف لوٹیے تو آسمانی رنگ کی لاتعداد رنگین شعاعیں ملیں گی۔ یہاں اس لفظ رنگ کو قسم کہا جا سکتا ہے۔ دراصل قسم ہی وہ چیز ہے جو ہماری نگاہوں میں رنگ کہلاتی ہے۔ یعنی رنگ کی قسمیں صرف رنگ ہی نہیں بلکہ رنگ کے ساتھ فضا میں اور بہت سی چیزیں ملی ہوئی ہیں۔ جو اس میں تبدیلی پیدا کر دیتی ہیں۔ رنگ کا جو منظر ہمیں نظر آتا ہے اس میں روشنی آکسیجن گیس نائٹروجن گیس اور قدرے دیگر گیسیں (Gases) بھی شامل ہیں۔ ان گیسوں کے علاوہ کچھ سائے (Shades) بھی ہوتے ہیں جو ہلکے ہوتے ہیں یا دبیز، کچھ اور اجزاء بھی اسی طرح آسمانی رنگ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ ان ہی اجزاء کو ہم مختلف قسمیں کہتے ہیں یا مختلف رنگوں کا نام دیتے ہیں لیکن ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ ان میں ہلکے اور دبیز سایوں کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

جس فضا سے ہمیں رنگ کا فرق نظر آتا ہے اس فضا میں نگاہ اور حد نگاہ کے درمیان باوجود مطلع صاف ہونے کے بہت کچھ موجود ہوتا ہے۔

روشنیوں کا سرچشمہ کیا ہے۔اس کا بالکل صحیح علم انسان کو نہیں ہے۔ قوس وقزح کا جو فاصلہ بیان کیا جاتا ہے وہ زمین سے تقریباً نو کروڑ میل ہے۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو رنگ ہمیں اتنے قریب نظر آتے ہیں وہ نو کروڑ میل کے فاصلے پر ہیں۔اب یہ سمجھنا مشکل کام ہے کہ سورج کے اور زمین کے درمیان علاوہ کرنوں کے اور کیا کیا چیزیں موجود ہیں جو فضا میں تحلیل ہوتی رہتی ہیں۔جو کرنیں سورج سے ہم تک منتقل ہوتی رہتی ہیں ان کا چھوٹے سے چھوٹا جزو فوٹان (Photon) کہلاتا ہے۔

تصوف میں فوٹان کو جو نام دیا گیا ہے وہ ''عارض'' ہے۔عارض کے معنی فوٹان پورے نہیں کرتا مگر مثال کے لئے مجبوراً فوٹان کا نام استعمال کیا گیا ہے۔عارض کے خواص میں سے ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ اس میں ڈائیمینشن نہیں ہوتے اور وہ اتنے تیز رفتار ہوتے ہیں کہ جہاں سے روانہ ہوتے ہیں پل بھر میں کائنات کا چکر لگا کر واپس وہیں آجاتے ہیں۔ فوٹان کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ سائنس دانوں نے کیا فیصلہ کیا ہے مگر عارض کے بارے میں یہ بات یقینی ہے کہ وہ جس جگہ سے جس پل چلتا ہے اسی پل کائنات کا دورہ پورا کر کے اپنی جگہ پہنچ جاتا ہے۔عارض کی تعداد سے پوری کائنات بھری پڑی ہے۔عارض میں چونکہ Dimensions نہیں ہوتے اس لئے جب یہ کرنوں کی شکل میں پھیلتے ہیں تو نہ ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں اور نہ ایک دوسرے کی جگہ لیتے ہیں۔

دوسرے رنگ کو پھر سمجھیں۔

فضا میں جس قدر عناصر موجود ہیں ان میں سے کسی عنصر سے عارض کا ٹکراؤ ہی دراصل اسپیس (Space) ہے۔

فضا کیا ہے؟ رنگوں کی تقسیم ہے۔رنگوں کی تقسیم جس طرح ہوتی ہے وہ اکیلے عارض کی رو سے نہیں ہوتی بلکہ ان حلقوں سے ہوتی ہے جو عارض سے بنتے ہیں۔ جب عارض ان حلقوں سے ٹکراتے ہیں تو اسپیس (Space) یا رنگ وغیرہ کئی چیزیں بن جاتی ہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کرنوں میں یہ حلقے کیسے پڑے؟

ہمیں یہ تو علم ہے کہ ہمارے کہکشانی نظام میں بہت سے اسٹار یعنی سورج ہیں۔ وہ کہیں نہ کہیں سے روشنی لاتے ہیں ان کا درمیانی فاصلہ کم از کم پانچ نوری سال بتایا جاتا ہے۔ جہاں ان کی روشنیاں آپس میں ٹکراتی ہیں وہ روشنیاں چونکہ قسموں پر مشتمل ہیں

اس لئے حلقے بنا دیتی ہیں۔ جیسے ہماری زمین یا دوسرے سیارے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ سورج سے یا کسی اور اسٹار (Star) سے جن کی تعداد ہمارے کہکشانی نظام میں ۲ (دو) کھرب بتائی جاتی ہے اور جن کی روشنیاں سنکھوں کی تعداد پر مشتمل ہیں، جہاں ان روشنیوں کا ٹکراؤ ہوتا ہے وہیں ایک حلقہ بن جاتا ہے جسے سیارہ کہتے ہیں۔

آدمی سب سے پہلے آسمانی رنگ کا مخلوط یعنی بہت سے ملے ہوئے رنگوں کو اپنے بالوں اور سر میں قبول کرتا ہے اور اس رنگ کا مخلوط پیوست ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جتنے خیالات، کیفیات اور محسوسات وغیرہ اس مخلوط سے اس کے دماغ کو متاثر کرتے ہیں وہ اتنا ہی متاثر ہوتا ہے۔

دماغ میں کھربوں خانے ہوتے ہیں اور ان میں سے برقی رو گزرتی رہتی ہے۔ اس برقی رو کے ذریعہ خیالات شعور اور تحت الشعور سے گزرتے رہتے ہیں اور اس سے بہت زیادہ لاشعور میں۔ دماغ میں مخلوط آسمانی رنگ آنے سے اور پیوست ہونے سے خیالات، کیفیات، محسوسات وغیرہ برابر بدلتے رہتے ہیں۔ اس کی نوعیت یہ ہوتی ہے کہ اس رنگ کے سائے ہلکے بھاری یعنی طرح طرح سے اپنا اثر کم و بیش پیدا کرتے ہیں اور فوراً اپنی جگہ چھوڑ دیتے ہیں تاکہ دوسرے سائے ان کی جگہ لے سکیں۔ بہت سے سائے جو جگہ چھوڑ دیتے ہیں محسوسات بن جاتے ہیں اس لئے کہ وہ گہرے ہوتے ہیں، ان کے علاوہ بہت سی خیالات کی صورتیں منتشر ہو جاتی ہیں۔ رفتہ رفتہ انسان ان خیالات کو ملانا سیکھ لیتا ہے۔ ان میں سے جن خیالات کو بالکل کاٹ دیتا ہے وہ حذف ہو جاتے ہیں اور جو جذب کر لیتا ہے وہ عمل بن جاتے ہیں۔ انہی سایوں کے ذریعہ انسان رنج و راحت حاصل کرتا ہے کبھی وہ رنجیدہ اور بہت رنجیدہ ہو جاتا ہے، کبھی وہ خوش اور بہت خوش ہو جاتا ہے۔ یہ سائے جس قدر جسم سے خارج ہو سکتے ہیں ہو جاتے ہیں لیکن جتنے جسم کے اندر پیوست ہو جاتے ہیں وہ اعصابی نظام بن جاتے ہیں۔

آدمی دو پیروں سے چلتا ہے اس لئے سب سے پہلے ان سایوں کا اثر اس کا دماغ قبول کرتا ہے۔ دماغ کی چند حرکات معین ہیں جن سے وہ اعصابی نظام میں کام لیتا ہے۔ سر کا پچھلا حصہ یعنی ام الدماغ اور حرام مغز اس اعصابی نظام میں خاص کام کرتا ہے۔ رنج و خوشی دونوں سے اعصابی نظام متاثر ہوتا ہے۔ رنج و خوشی دراصل بجلی کی ایک رو ہے جو دماغ سے داخل ہو کر تمام اعصاب میں سما جاتی ہے۔ یہ لہریں دو پیروں سے چلنے والے جانور کے دماغ میں داخل ہوتی ہیں۔ ان لہروں کا وزن، تجزیہ، فضا میں ہر جگہ بالکل یکساں نہیں ہوتا بلکہ جگہ جگہ تقسیم ہوتا ہے اور اس تقسیم کاری میں دماغ کچھ سائے زیادہ جذب کرتا ہے اور کچھ سائے کم۔ انسان کے دماغ میں لاشمار خلئے (Cells) بھی کام کرتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ان لاشمار خلیوں میں سائے کی لہریں جو فضا سے بنتی ہیں وہ اپنے اثرات کو برقرار رکھیں۔ کبھی ان کے اثرات بہت کم رہ جاتے ہیں اور کبھی ان کے اثرات بالکل نہیں

رہتے لیکن یہ واضح رہے کہ یہ تمام خلئے جو دماغ سے تعلق رکھتے ہیں کسی وقت خالی نہیں رہتے کبھی ان کا رخ ہوا کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے کبھی پانی کی طرف کبھی غذا کی طرف اور کبھی تنہا روشنی کی طرف۔ اس روشنی سے رنگ اور رنگ کی ملاوٹی شکلیں بنتی ہیں اور خرچ ہوتی رہتی ہیں۔ اگر انسان دماغ سے کام لے تو چہرہ پر طرح طرح کے رنگ نظر آتے ہیں۔ ان رنگوں میں سب سے نمایاں رنگ آنکھوں کا رنگ اور حواس کی رو کا رنگ ہوتا ہے۔ اگرچہ آنکھیں بھی حواس میں شامل ہیں لیکن یہ ان چیزوں کا جو باہر سے دیکھتی ہیں زیادہ اثر قبول کرتی ہیں۔ بہت سے باہر کے عکس آنکھوں کے ذریعہ اندرونی دماغ کو متاثر کرتے ہیں۔ اس کی شکل یہ ہوتی ہے کہ حواس تازہ ہو جاتے ہیں یا افسردہ کمزور ہو جاتے ہیں یا طاقتور۔

انہی باتوں پر دماغی کام کا انحصار ہے۔ رفتہ رفتہ یہ کام اعصاب میں سرایت کر جاتا ہے جو صحیح بھی کام کرتا ہے اور غلط بھی۔

دماغی لہروں سے چہرہ پر اتنے زیادہ اثرات آجاتے ہیں کہ ان سب کا پڑھنا مشکل ہے پھر بھی ایک فلم چہرہ میں چلتی رہتی ہے جو اعصاب میں منتقل ہونے والے تاثرات کا پتہ دیتی ہے۔

دھنک رنگ

جیسے کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ رنگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور ان کی افادیت بھی زیادہ ہے۔ ہم یہاں دھنک کے سات رنگوں کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

آسمانی رنگ

آسمانی رنگ حقیقت میں کوئی رنگ نہیں ہے بلکہ یہ ان کرنوں کا مجموعہ ہے جو ستاروں سے آتی ہیں جیسے کہ پہلے عرض کیا گیا ہے کہ کہیں بھی ان ستاروں کا فاصلہ پانچ (۵) نوری سال سے کم نہیں ہے (ایک کرن ایک لاکھ چھیاسی ہزار دو سو (۱،۸۶،۲۰۰) میل فی سیکنڈ سے سفر کرتی ہے)۔ اسی طرح نوری سال کا حساب لگایا جا سکتا ہے۔ ہر ستارہ کی روشنی سفر کرتی ہے اور سفر کے دوران ایک دوسرے سے ٹکراتی ہے۔ ان میں ایک کرن کا کیا نام رکھا جائے، یہ انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ نہ انسان کرن کے رنگ کو آنکھوں میں جذب کر سکتا ہے۔ یہ کرنیں مل جل کر جو رنگ بناتی ہیں وہ تاریک ہوتا ہے اور اس تاریکی کو نگاہ آسمانی محسوس کرتی ہے۔ انسان کے سر میں اس کی فضا سرایت کر جاتی ہے۔ نتیجہ میں وہ لاتعداد خلیے جو انسان کے سر میں موجود

ہیں اس فضا سے معمور ہو جاتے ہیں اور یہاں تک معمور ہوتے ہیں کہ ان خلیوں میں مخصوص کیفیات کے علاوہ کوئی کیفیت سما نہیں سکتی یا تو یہ خلیے کی ایک کیفیت ہوتی ہے یا کئی خلیوں میں مماثلت پائی جاتی ہے اور ان کی وجہ سے ایک دوسرے کی کیفیات شامل ہو جاتی ہیں لیکن یہ اس طرح کی شمولیت نہیں ہوتی کہ بالکل مدغم ہو جائے بلکہ اپنے اپنے اثرات لے کر خلط ملط ہو جاتی ہے اور اس طرح دماغ کے لاتعداد خلیے ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتے ہیں اور یہاں تک پیوست ہو جاتے ہیں کہ ہم کسی خلیے کا عمل یا ردعمل ایک دوسرے سے الگ نہیں کر سکتے بلکہ وہ مل جل کر وہم کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ انسان توہماتی جانور ہے تو بے جا نہیں ہو گا۔ خلیوں کی یہ فضا توہمات کہلا سکتی ہے یا خیالات یا محسوسات۔ یہ توہماتی فضا دماغی ریشوں میں سرایت کر جاتی ہے ایسے ریشے جو باریک ترین ہیں۔

خون کی گردش رفتار ان میں تیز تر ہوتی ہے۔ اسی گردش رفتار کا نام انسان ہے۔ خون کی نوعیت اب تک جو کچھ سمجھی گئی ہے۔ فی الواقع اس سے کافی حد تک مختلف ہے۔ آسمانی فضا سے جو تاثرات دماغ کے اوپر مرتب ہوتے ہیں وہ ایک بہاؤ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور حقیقت میں ان کو توہمات یا خیالات کے سوا اور کوئی نام نہیں دیا جا سکتا۔ جب آسمانی رنگ کی فضا خون کی رو بن جاتی ہے تو اس کے اندر وہ حلقے کام کرتے ہیں جو دوسرے ستاروں سے آئے ہیں۔ وہ حلقے چھوٹے سے چھوٹے ہوتے ہیں اس قدر چھوٹے کہ کسی مادی ذریعہ سے انہیں نہیں دیکھا جا سکتا۔ لیکن ان کے تاثرات عمل کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اعصاب میں وہی حرکات بنتے ہیں اور انہی کی زیادتی یا کمی اعصابی نظام میں خلل پیدا کرتی ہے۔

یہیں سے رنگوں کا فرق شروع ہوتا ہے۔ ہلکا آسمانی رنگ بہت ہی کمزور قسم کا وہم پیدا کرتا ہے۔ یہ وہم دماغی فضا میں تحلیل ہو جاتا ہے۔ اس طرح کہ ایک ایک خلیہ میں درجنوں آسمانی رنگ کے عکس (Shadow) ہوتے ہیں۔ یہ عکس الگ الگ تاثرات رکھتے ہیں۔ وہم کی پہلی رو خاص کر بہت ہی کمزور ہوتی ہے۔ جب یہ رو دو یا دو سے زیادہ چھ تک ہو جاتی ہے تو اس وقت ذہن اپنے اندر وہم کو محسوس کرنے لگتا ہے۔ یہ وہم اتنا طاقتور ہوتا ہے کہ اگر جنبش نہ کرے اور ایک جگہ مرکوز رہے تو آدمی نہایت تندرست رہتا ہے۔ اسے کوئی اعصابی کمزوری نہیں ہوتی بلکہ اس کے اعصاب صحیح سمت میں کام کرتے ہیں۔ اس رو کا اندازہ بہت ہی شاذ ہوتا ہے۔ اگر یہ رو کسی ایک ذرہ پر یا کسی ایک سمت میں یا کسی ایک رخ پر مرکوز ہو جائے اور تھوڑی دیر بھی مرکوز رہے تو دور دراز تک اپنے اثرات مرتب کرتی ہے۔

اس رو کا پہلا اثر دماغ پر ہوتا ہے۔ جہاں سے ام الدماغ کے ذریعہ اسپائنل کارڈ میں سرایت کر جاتا ہے اور باریک ترین ریشوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ اس تصرف یا تقسیم سے حواس بنتے ہیں۔ حواس میں سب سے پہلی حس نگاہ ہے، آنکھ کی پتلی پر جب کوئی

عکس پڑتا ہے تو وہ دماغ کے باریک ترین ریشوں میں سنسناہٹ پیدا کر دیتا ہے یہ ایک مستقل برقی رو ہے۔ اگر اس کا رخ صحیح ہے تو آدمی بالکل صحت مند ہے۔ اگر اس کا رخ صحیح نہیں ہے تو دماغ کی فضا کا رنگ گہرا ہوتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ دماغ میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اور اعصاب اس رنگ کے پریشر کو برداشت نہیں کر سکتے۔ آخر میں یہ رنگ اتنا گہرا ہو جاتا ہے کہ اس میں تبدیلیاں واقع ہو جاتی ہیں۔ مثلاً آسمانی رنگ سے نیلا رنگ بن جاتا ہے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ درمیان میں جو مرحلے پڑتے ہیں وہ بے اثر نہیں ہیں۔ سب سے پہلے مرحلے رونما ہوتے رہتے ہیں رنگ گہرا ہو جاتا ہے اور وہم کی قوتیں بڑھ جاتی ہیں۔ باریک ترین ریشے بھی اس تصرف کا اثر قبول کرتے ہیں۔ اب کیفیت مختلف اعصاب میں مختلف شکلیں پیدا کر دیتی ہے۔ باریک اعصاب میں بہت ہلکی اور معمولی اور تنومند اعصاب میں مضبوط اور طاقتور۔ اسی طرح یہ مرحلے گہرے نیلے رنگ میں تبدیلیاں شروع کر دیتے ہیں۔

نیلا رنگ

نیلا رنگ دو طرح کا ہوتا ہے ہلکا نیلا اور گہرا نیلا۔ سب سے پہلے ہلکے نیلے رنگ کا اثر دماغی خلیوں پر ہوتا ہے۔ اگرچہ دماغی خلیوں کا رنگ ہلکا نیلا الگ الگ ہوتا ہے لیکن ان خلیوں کی دیواریں ہلکی اور موٹی ہوتی ہیں۔ پھر ان میں رنگوں کو چھاننے کے اثرات بھی موجود ہوتے ہیں۔ ایک خلیہ جب اپنے ہلکے نیلے رنگ کو چھانتا ہے تو اس رنگ میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ اس طرح لاکھوں خلیے مل کر اپنا تصرف کرتے ہیں جس سے تخیل بن جاتا ہے اور اس تخیل کا عملی مظاہرہ ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی ان خلیوں کا رنگ اتنا تبدیل ہو جاتا ہے کہ نگاہ انہیں بالکل سرخ سبز زرد وغیرہ رنگوں میں دیکھنے لگتی ہے۔ اس لئے کہ باہر سے جو روشنیاں جاتی ہیں ان میں اسپیس (Space) نہیں ہوتا بلکہ خلیوں کے تصرف سے اسپیس (Space) بنتا ہے۔ خلیوں کا تصرف جب اسپیس بناتا ہے تو آنکھوں کے ذریعہ باہر سے جانے والی کرنوں کو الٹ پلٹ کر دیتا ہے نتیجہ میں رنگوں کی تبدیلیاں یہاں تک واقع ہوتی ہیں کہ وہ ساٹھ تک گنے جا سکتے ہیں۔ دراصل رنگ ہی حواس بناتے ہیں۔

آسمانی رنگ خلیوں میں ان کی بساط کے مطابق عمل کرتا ہے۔ آسمانی رنگ جو فی الواقع ایک برقی رو ہے دماغی خلیوں میں آنے کے بعد اسپیس بن جاتا ہے۔ آنکھ کے پردے پر جو عمل ہوتا ہے اس سے مختلف شکلیں نظر آتی ہیں۔ یہ خلیوں کے اندر بہنے والی رو کا تصرف ہے۔ آنکھ کی حس جس قدر تیز ہوتی ہے اتنا ہی رو میں امتیاز کر سکتی ہے۔

اس تصرف سے ہی رنگ تبدیل ہو کر سبز ہو جاتے ہیں، زرد ہو جاتے ہیں، نارنجی ہو جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ اور کتنے ہی رنگ بدل جاتے ہیں۔ مفہوم یہ ہے کہ ہم مستقل برقی رو میں گھرے ہوئے ہیں اور یہ برقی رو دماغی خلیوں سے گزر کر جب باہر آتی ہے تو طرح طرح کے رنگ آنکھوں کے سامنے آتے ہیں۔ دیکھنے کی حس سونگھنے کی حس، سوچنے کی حس، بولنے کی حس، چھونے کی حس، بیماری اور توانائی اسی برقی رو سے عمل بنتی ہے۔

باب نمبر ۳۔

افادیت اور خواص

سورج کی روشنی کے اثرات

جمادات، نباتات، حیوانات اور انسان روشنی سے متاثر ہوتے ہیں۔ روشنی رنگوں پر قائم ہے۔ ہر مادے سے ایک خاص قسم کی لہریں خارج ہوتی ہیں۔ جب کسی دھات کو دھوپ میں رکھتے ہیں تو اس کا رنگ بدل جاتا ہے۔ کسی دھات پر جلد اثر ہوتا ہے تو کچھ دھاتیں دیر سے اثر قبول کرتی ہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد سونے (Gold) کا رنگ بھی تبدیل ہوجاتا ہے۔

ہر جاندار کی جان روشنی کے غلاف میں بند ہے۔ روشنی ہماری صحت پر گہرے اثرات مرتب کرتی ہے۔

سورج کی روشنی شعور سے ٹکرا کر سات رنگوں میں بکھر جاتی ہے۔ ہر شخص اپنی افتاد طبیعت کے مطابق رنگوں کو تخریب یا تعمیر میں استعمال کرتا ہے۔ تخریب میں استعمال کرنے سے روشنی میں ایسا زہر پیدا ہو جاتا ہے۔ جو تعمیر کے لئے دیوار بن جاتا ہے اور حیات بخش اثرات تباہ ہو جاتے ہیں۔ سرخ رنگ اور اس سے ملتے جلتے قریب کے رنگ ہیجان پیدا کرتے ہیں۔ نیلا اور اس سے ملتے جلتے رنگ مسکن ہیں۔ ہر رنگ کے کئی شیڈز (Shades) ہوتے ہیں جو مختلف تموج (Wave Lenghts) سے پیدا ہوتے ہیں۔ روشنی کے زیر اثر کیمیاوی تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اگر روشنی کی ماہیت میں تبدیلی ہو جائے تو کیفیت میں بھی تبدیلی ہو جاتی ہے۔

انسانی تاریخ میں دریافت ہونے والے علاجوں میں رنگوں کے علاج سے شفایابی کا تناسب زیادہ ہے۔ اس علاج سے مریض کے اوپر بار بھی کم پڑتا ہے۔ آپریشن کرنا اگر نا گزیر ہے تو آپریشن سے پہلے یا آپریشن کے بعد رنگوں کے استعمال سے آپریشن میں نمایاں کامیابی ہوتی ہے۔ دل کے امراض دمہ موسمی بخار نمونیہ آشوب چشم اور آنکھوں کے دیگر امراض میں رنگین طریقۂ علاج بہترین ہے۔

منہ بند پھوڑوں (Carbuncles) کا علاج دوسرے طریقوں کے مقابلہ میں زیادہ آسان ہے۔

ایک عورت جس کا کاربنکل سر کے پچھلے حصہ سے گردن کے نیچے کمر تک پھیلا ہوا تھا۔ دس بہترین ڈاکٹروں کے زیر علاج رہی۔ مایوس ہو کر اس نے رنگ سے علاج شروع کیا مسکن ادویات کی ضرورت نہیں رہی اور چند ہفتوں میں وہ بالکل ٹھیک ہو گئی۔

جلنے کی صورت میں رنگوں سے علاج ہر معالج کو تحقیق کی دعوت دیتا ہے۔ جلے ہوئے عضو میں سوزش بیس سے تیس منٹ میں ختم ہو جاتی ہے۔

اندھیرے میں رہنے اور کام کرنے والوں میں خون کے سرخ ذرات کی کمی واقع ہو جاتی ہے اور سورج کی روشنی میں کام کرنے والوں میں یہ ذرات بڑھ جاتے ہیں۔ سال کے تین مہینوں میں سورج کی روشنی کم ہوتی ہے۔ ان میں میعادی بخار انفلوا ئنزا اور سینہ کی بیماریاں بڑھ جاتی ہیں۔ سورج کی روشنی میں شامل رنگوں کا اثر عام صحت پر عجیب و غریب ہوتا ہے۔ درد بخار اور ٹھنڈ لگنے کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔ ہیموگلوبن (Haemoglobin) اور سرخ ذرات کی تعداد بڑھ جاتی ہے، خون صحت مند ہو جاتا ہے۔ سورج کی روشنی جسم میں سرایت کر کے جراثیم کو مارتی ہے اور درد کو آرام پہنچاتی ہے۔ وٹامن ڈی (Vitamin-D) بنانے میں مدد دیتی ہے جو خون میں کیلشیم کی مقدار کو متوازن رکھتی ہے اور اس طرح بچوں اور بڑوں میں ہڈیوں کی بیماریوں کی روک تھام کرتی ہے۔ سورج کی روشنی زخموں کے مواد کو خارج کرتی ہے جسم میں جذب ہو کر اس کو قدرتی ذرائع سے خارج کرنے میں مدد دیتی ہے۔ یہی عمل جوڑوں، پھیپھڑوں اور پیٹ کے جوف میں پانی زیادہ ہونے کی صورت میں بھی ہوتا ہے۔

سورج کی روشنی قلب اور اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتی ہے۔ جسم کی حرارت میں اضافہ کرتی ہے، پسینہ زیادہ آتا ہے اور جسم کی کثافت خارج ہو جاتی ہے۔ سورج کی روشنی اعصابی نظام کو بہتر بنا کر بھوک بڑھاتی ہے۔ ذہنی صلاحیت بہتر کرتی ہے اور اچھی نیند کی ضامن ہے۔

تپ دق کا علاج بھی سورج کی شعاعوں سے ہوتا ہے۔ پہلے روز مریض کے صرف دونوں پیر پانچ منٹ تک دھوپ میں کھلے رکھے جاتے ہیں۔ یہ عمل دن میں دو یا تین بار دہرایا جاتا ہے۔ دوسرے روز دس منٹ پھر ٹانگیں یہاں تک کہ پورا جسم دن بھر میں تین سے چھ گھنٹے تک دھوپ میں کھلا رکھا جاتا ہے۔

ہر چیز کی زیادتی چاہے وہ کتنی ہی مفید کیوں نہ ہو خرابی پیدا کرتی ہے۔ چنانچہ سورج کی روشنی کی افادیت بھی اس وقت تک برقرار رہتی ہے جب تک جسم فرحت اور قوت محسوس کرتا ہے۔

شمسی توانائی میں بالائے بنفشی عنصر ان مقامات میں زیادہ ہوتا ہے جہاں سورج کی روشنی براہ راست زمین پر پہنچے۔ سورج کی روشنی جب زمین تک پہنچتی ہے تو زمین کے ارد گرد اوزون کا غلاف (Ozone Layer) بالائے بنفشی لہروں کو منعکس کر کے ان کو زمین تک پہنچنے سے روک دیتا ہے۔ اوزون کا غلاف اگر ٹھیک ہے تو زمین تک پہنچنے والی سورج کی روشنی میں شامل بالائے بنفشی لہروں میں اعتدال رہتا ہے۔

بالائے بنفشی لہروں کا انعکاس جسم پر زیادہ ہو جائے تو کینسر ہو جاتا ہے۔ بالائے بنفشی لہروں اور انفراریڈ لہروں کو بہت احتیاط کے ساتھ استعمال کرنا چاہئے۔ ایکس ریز اور گاماریز کا شمار بھی انہی لہروں میں ہوتا ہے جن کو بہت زیادہ احتیاط سے استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ ایکس ریز کے زیادہ استعمال سے ہڈیوں کے اندر سرخ گودا متاثر ہو جاتا ہے، ہڈیاں بھر بھری ہو جاتی ہیں۔ ایکس ریز کے زیادہ استعمال سے خون کا کینسر (Leukemia) ہو سکتا ہے۔ ایکس ریز لہروں کی زیادہ مقدار جلد کے نیچے عضلات کو ناقابل تلافی نقصان پہنچاتی ہیں یہاں تک کہ زخم بن جاتے ہیں۔ ان زخموں کو بالائے بنفشی لہروں سے ٹھیک کیا جا سکتا ہے۔

ٹی وی خاص طور پر رنگین ٹی وی زیادہ نقصان دہ ہے۔ اس سے تابکاری (Radio Activity) کا اخراج ہوتا ہے۔ ٹیلی ویژن کم قوت کی ایکسرے مشین کی طرح ہے۔ رنگین ٹی وی بلیک اینڈ وہائٹ کے مقابلے میں زیادہ خطرناک ہے کیونکہ اس میں سے زیادہ طاقت کی لہریں خارج ہوتی ہیں۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ ٹی وی اسکرین جتنے انچ ہے، اتنے ہی فٹ فاصلے سے ٹی وی دیکھنا چاہئے۔

قدرتی روشنی بمقابلہ مصنوعی روشنی

سائنسی تحقیق سے یہ نتائج سامنے آئے ہیں کہ نام نہاد ٹھنڈی سفید فلوریسنٹ ٹیوب لائٹ کی گلابی مائل روشنی میں نر پودے تو خوب بڑھے لیکن مادہ پودے مرجھا گئے۔ اس کے برخلاف دن کے مانند سفید بلب نے جو نیلگوں روشنی خارج کرتے ہیں مادہ پودوں کو تو خوب بڑھایا لیکن نر پودوں کو نقصان پہنچایا۔

پودوں کی افزائش بلب کی روشنی میں جاری تو رہتی ہے لیکن پھول اتنی جلدی نہیں نکلتے جتنی قدرتی روشنی میں نکلتے ہیں۔

وہ جانور جو ٹیوب لائٹ میں رکھے گئے ان پر بھی پودوں کی طرح رد عمل ہوا۔ انہیں قدرتی ماحول میں رکھا گیا تو ان کے بچوں میں نر اور مادہ کی تعداد برابر تھی۔ جن جانوروں کو گلابی روشنی میں رکھا گیا پودوں کی طرح سب کے سب نر تھے لیکن نیلگوں روشنی میں رہنے والے جانوروں کے بچے سارے کے سارے مادہ تھے۔

جب سے دنیا وجود میں آئی ہے زندگی قدرتی روشنی میں پھل پھول رہی ہے۔ سورج کی روشنی سے جسم میں وٹامن ڈی بننے کا عمل جاری ہے۔ روشنی آنکھوں میں داخل ہو کر دیکھنے کا ذریعہ بنتی ہے۔

پولٹری انڈسٹری والے جانتے ہیں کہ روشنی جو چوزوں کی آنکھوں کے ذریعہ سے ان کے بلغمی غدود (Pitutary Gland) کو تحریک دیتی ہے، سے انڈوں کی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ بہت ہی کام کی بات ہے۔ یہ غدود نہ صرف چوزوں میں بلکہ دوسرے جانوروں اور انسانوں میں بھی ایسا مرکزی کردار ادا کرتا ہے جو جسم کے غدودی نظام میں توازن برقرار رکھتا ہے۔

بڑھاپے میں جسم کے اندر عروق خارج کرنے والے غدود عمر میں اضافہ کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ غدود جو بڑھاپے سے متاثر ہوتے ہیں تھائی رائیڈ غدود بلغمی غدود ایڈرنیل غدود اور جنسی غدود ہیں۔ یہ تمام غدود بالائے بنفشی لہروں اور سورج کی روشنی سے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔

جو اشخاص اس قسم کا علاج کروا چکے ہیں وہ بے شمار فوائد گنواتے ہیں۔ موٹے لوگوں کا موٹاپا ختم ہو گیا اور دبلے پتلے لوگ موٹے ہو گئے۔

سردی کے زمانہ میں روشنی ترچھی پڑتی ہے چنانچہ اس میں زیادہ قوت اور طاقت نہیں ہوتی۔ صرف جاڑے کے زمانے میں ہی روشنی کی قلت نہیں ہوتی بلکہ نوے فیصد (90%) لوگ جو دفتروں کارخانوں میں زندگی گزارتے ہیں وہ بھی روشنی کی قلت کا شکار ہوتے ہیں۔

زندگی روشنی سے شروع ہوتی ہے، روشنی ہی زندگی کو برقرار رکھتی ہے اور روشنی پر ہی زندگی ختم ہو جاتی ہے۔ ہماری جسمانی اور ذہنی صحت کا دارومدار اس بات پر ہے کہ روشنی اور رنگوں کا توازن برقرار رہے۔

باب نمبر ۴۔

رنگ اور صحت

ضوفشانی لہروں میں روشنی حرارت اور رنگ انسانوں کی طرح جانوروں کی بافتوں (Tissues) میں بھی موثر تھر تھراہٹ پیدا کرتے ہیں۔اس تھر تھراہٹ سے بافتوں پر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

مخصوص غدود پر مخصوص رنگ اثرانداز ہوتے ہیں۔اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

غدود	رنگ
قلب	سرخ
جگر	زرد
تھائی رائیڈ گلینڈ	نیلا
پھیپھڑے	نارنجی
آنکھ	آسمانی
لبلبہ	بنفشی
بلغم کا غدود	گہرا نیلا
دماغ کے زیریں حصہ کا غدود	بنفشی
تلی	بینگنی
مثانہ	بنفشی
خصیہ	بنفشی

بیضہ دانی بنفشی

رنگوں کے ذریعے ہر اس بیماری کا علاج کیا جاتا ہے جو ابتدائے آفرینش سے اب تک انسان کو ورثہ میں ملی ہے۔

بچوں کے خون کی بیماری (Haemolytic Disease) کی وجہ سے سرخ خلیے زیادہ مقدار میں ٹوٹنے لگتے ہیں جس کی وجہ سے خون میں ایسے مادہ کا اضافہ ہو جاتا ہے جس کا رنگ زرد ہے۔ بچے کے خون میں اس مادے کے بڑھنے سے ان کو یرقان ہو جاتا ہے۔ اگر یہ مادہ دماغ میں پہنچ جائے تو ذہنی نشوونما متاثر ہو جاتی ہے۔ اس سے بچنے کے دو طریقے ہیں۔

۱۔ خون کی تبدیلی

۲۔ رنگ کے ذریعہ علاج

رنگ کے ذریعے علاج میں بچے کو نیلی روشنی میں رکھا جاتا ہے۔ تجربہ میں یہ بات آئی ہے کہ نیلی روشنی اس بیماری اور اس بیماری کی پیچیدگیوں کا علاج ہے۔

رنگوں کے مناسب استعمال سے مریضوں میں قوت مدافعت بحال ہو جاتی ہے۔ پیدائشی طور پر جب بچہ کمزور ہوتا ہے مثلاً ایک پونڈ دو پونڈ یا تین پونڈ کا ہوتا ہے تو اسے Incubator میں آکسیجن اور بنفشی رنگ میں رکھا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے بچہ کی نشوونما پوری ہو جاتی ہے۔

رنگ اور غذا

سورج کی روشنی میں معدنی عناصر اور گیس (Mineral + Gases) شامل ہیں جو انسانی غذا کا اہم جزو ہیں۔ غذا ہمیں قوت اور توانائی فراہم کرتی ہے۔ روشنی اور غذا دونوں کو استعمال کیا جائے تو توانائی دوگنی ہو جاتی ہے۔

مثال:

مجھے (خواجہ شمس الدین عظیمی کو) ایک روز انسپائر (Inspire) ہوا کہ سورج کی شعاعوں میں سب رنگ موجود ہیں اور ان رنگوں سے ہماری ساری غذائی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ سورج کی روشنی کو اپنے حیاتیاتی سسٹم میں اگر ذخیرہ کر لیا جائے تو غذا کی ضرورت پوری ہو سکتی ہے۔ پروگرام کے مطابق صبح سورج کے نکلنے سے پہلے میں مشرق کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتا تھا اور

سانس کے ذریعہ غذا کا تعین کر کے سورج کی کرنوں کو اپنے معدہ میں ذخیرہ کر لیتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پانی کے علاوہ کسی قسم کی غذا کی ضرورت پیش نہیں آئی اور نہ کمزوری محسوس ہوئی البتہ کھڑے ہو کر چلنے میں زیادہ لطافت محسوس ہوتی تھی اور خلاء میں چہل قدمی کا تاثر قائم ہوتا تھا۔ ٹھوس دیواریں کاغذ کی بنی ہوئی نظر آتی تھیں۔

سورج وٹامن ڈی کے حصول کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ سورج کی روشنی میں وٹامن ڈی کے علاوہ دوسرے وٹامن بھی شامل ہیں اور ہر وٹامن کسی رنگ سے متعلق ہے۔

۱۔ وٹامن اے پیلا رنگ

۲۔ وٹامن بی سبز رنگ

۳۔ وٹامن سی لیمن رنگ

۴۔ وٹامن ڈی بنفشی رنگ

۵۔ وٹامن ای بنفشی رنگ

۶۔ وٹامن کے گہرا نیلا رنگ

رنگ جذب کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ رنگوں کے مطابق سبزیاں، پھل اور رس دار چیزیں زیادہ استعمال کی جائیں۔ پھل اور سبزیوں میں سورج کی روشنی کا انجذاب براہ راست ہوتا ہے لیکن خوراک میں رنگوں کے تناسب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ بہت زیادہ پکانے اور بھوننے میں غذائیت میں موجود رنگ ضائع ہو جاتے ہیں۔

رنگوں کے نفسیاتی اثرات

ماہرین رنگ و روشنی اپنے تجربات بیان کرتے ہیں کہ انسان کے لئے رنگ ہر لحاظ سے مفید ہے۔ ہر شعبہ زندگی میں رنگوں کے استعمال سے نہایت بہتر نتائج مرتب ہوتے ہیں۔

مثال۔۱

فیکٹری میں ملازم خواتین جب غیر حاضر رہنے لگیں اور پیداوار بہت زیادہ متاثر ہوگئی تو انتظامیہ نے ایک کلر تھراپسٹ سے رجوع کیا۔اس نے فیکٹری کا معائنہ کر کے بتایا کہ غیر حاضری کی وجہ دیواروں پر نیلا رنگ ہے۔ جس کی زیادتی سے خواتین بیمار ہورہی ہیں۔

چنانچہ اس کے مشورے سے دیواروں پر ہلکا بادامی رنگ کر دیا گیا جس سے نیلی روشنیوں کا اثر معتدل ہو گیا اور کام کرنے والی خواتین حیرت انگیز طور پر ٹھیک ہو گئیں اور فیکٹری میں حاضری معمول کے مطابق ہو گئی۔

مثال۔۲

ایک اور فیکٹری میں جب خاکستری رنگ شیشوں پر ہلکا نارنجی رنگ کر دیا گیا تو کارکنوں کے کام میں دلچسپی بڑھ گئی۔ حادثات میں کمی آگئی۔ ملازمین میں تھکن اور بددلی کا احساس ختم ہو گیا اور وہ نئے جذبے اور ولولہ سے کام کرنے لگے۔

مثال۔۳

ایک فیکٹری کے ریسٹ روم کی دیواریں نیلی تھیں جہاں بیٹھنے پر ملازمین سردی کی شکایت کرتے تھے لیکن جب دیواروں پر نارنجی رنگ کر دیا گیا تو وہی لوگ گرمی کی شکایت کرنے لگے چنانچہ ٹمپریچر (Temperature) میں کوئی فرق نہیں ہوا تھا۔

مثال۔۴

تجربہ کے طور پر سیلز مینوں کے ایک گروپ کے افراد کو سبز اور سرخ رنگ کے کمرے میں الگ الگ بٹھا دیا گیا اور ان سے گھڑیاں لے لی گئیں۔ میٹنگ کے بعد جب ان سے پوچھا گیا کہ وہ کتنی دیر میٹنگ میں رہے تو سرخ رنگ کے کمرے میں بیٹھنے والے شخص نے تقریباً 6 گھنٹے کا وقت بتایا جب کہ وہ لوگ اس کمرے میں صرف تین گھنٹے رہے تھے اور سبز کمرے میں بیٹھنے والے ممبران نے میٹنگ کا وقت دو گھنٹے بتایا جب کہ وہ ساڑھے چار گھنٹے اس کمرے میں رہے۔

عام لوگوں کے اندازے رنگوں کے بارے میں کسی قدر غلط ہوتے ہیں۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ اگر کسی شخص سے پوچھا جائے کہ گہرے رنگ والی چیز کا وزن زیادہ ہے یا ہلکے رنگ والی چیز کا تو وہ گہرے رنگ والی چیز کا وزن زیادہ بتائے گا جب کہ دونوں کا وزن برابر ہوتا ہے۔ ایک فیکٹری میں تیار ہونے والی مصنوعات کو سیاہ رنگ کے دھاتی صندوقوں میں بند کیا جاتا تھا۔ یہ

صندوق اٹھاتے ہوئے فیکٹری کے مزدور ان کے وزنی ہونے کی شکایت کرتے تھے۔ فیکٹری کے فورمین نے جب ان صندوقوں پر سبز پینٹ کروادیا تو مزدوروں نے ان صندوقوں کا وزن کم محسوس کیا۔

مثال۔۵

رنگوں کے استعمال سے اسکولوں میں تعلیمی معیار بہتر ہو جاتا ہے۔ کسی مشکل مضمون کو رنگین فوٹو گرافک سلائیڈز کی مدد سے سمجھایا جائے تو وہ آسان اور قابل فہم بن جاتا ہے۔ سلائیڈز صرف ایک یا دو رنگ میں ہوں تو وہ زیادہ موثر ثابت ہوتی ہیں۔ کچھ طلبہ کو بلیک اینڈ وائٹ سلائیڈز کے مقابلے میں جب سبز رنگ کی سلائیڈز دکھائی گئیں تو طلبہ نے 40 فیصد نمبر زیادہ لئے۔ دو رنگوں سرخ اور سبز سلائیڈز بلیک اینڈ وائٹ کے مقابلہ میں نتیجہ 80 فیصد بہتر ثابت ہوا۔ تین رنگوں سرخ سبز اور نیلے بیک گراؤنڈ والی سلائیڈز دکھانے سے 30 فیصد اضافہ ہوا۔

مثال۔٦

ایک کوچ اپنے تجربات میں لکھتا ہے کہ میں نے اپنے کھلاڑیوں کے لئے دو ڈریسنگ روم بنا رکھے تھے۔ ایک ڈریسنگ روم کی دیواروں کا رنگ نیلا تھا۔ یہ کمرہ کھلاڑیوں کے آرام کے لئے استعمال ہوتا تھا جب کہ دوسرے ڈریسنگ روم کا رنگ سرخ تھا۔ میدان میں اترنے سے پہلے ٹیم کے کھلاڑی اس کمرے میں کھیل کی حکمت عملی تیار کرتے تھے۔ اس طرح سے کھیل کے میدان میں کارکردگی بہت بہتر ہو جاتی تھی۔

مثال۔ۓ

ایک ریڈیو اسٹیشن کے مالک نے اپنے اسٹیشن کو خوبصورت اور جاذب نظر بنانے کے لئے سرخ ٹیوب لائٹس لگوائیں۔ دو ماہ کے اندر ملازمین اور انتظامیہ نے آپس میں لڑنا شروع کر دیا۔ سرخ ٹیوب لائٹس تبدیل کر دی گئیں تو ایک ہفتہ میں معجزاتی طور پر لوگوں میں بھائی چارے کی فضا بحال ہو گئی۔ استعفے واپس لے لئے گئے اور کام کا معیار بڑھ گیا۔

مثال۔۸

ایک صاحب جن کا خیاطی کا بہت بڑا کاروبار تھا۔ رنگوں کی افادیت کے ۱۹۲۵ء سے قائل ہیں۔

ان کو کاروں ریل گاڑیوں اور پختہ فرش سے ڈر لگتا تھا۔ ایک روز انہوں نے گہرے سرخ رنگ کا کوٹ پہنا۔ اس سے ان کی طبیعت میں ایسی جولانی پیدا ہوئی کہ انہوں نے ٹائیاں، واسکٹ اور زیر جامہ بھی اسی رنگ کے پہننے شروع کر دیئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ڈر اور خوف سے انہیں نجات مل گئی۔

آج کے ترقی یافتہ دور میں مردوں نے بھی رنگین لباس پہننے شروع کر دیئے ہیں۔ جو مرد حضرات ماہرین کے مشوروں سے اپنا لباس منتخب کراتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ رنگین کپڑوں سے انسان کی زندگی میں تبدیلی آجاتی ہے۔ بے شمار خواتین و حضرات کا تجربہ ہے کہ رنگ کی دنیا میں داخل ہو کر وہ زیادہ پر اعتماد ہو گئے ہیں۔ بہتر ملازمت حاصل کر چکے ہیں۔ حلقہ احباب بڑھ گیا ہے اور طلاق کا تناسب کم ہو گیا ہے۔

بے چینی، بے سکونی اور انتشار کی موجودہ دنیا میں رنگوں سے استفادہ کرنے کی جتنی ضرورت آج ہے، تاریخ میں اس سے پہلے کبھی نہیں تھی۔

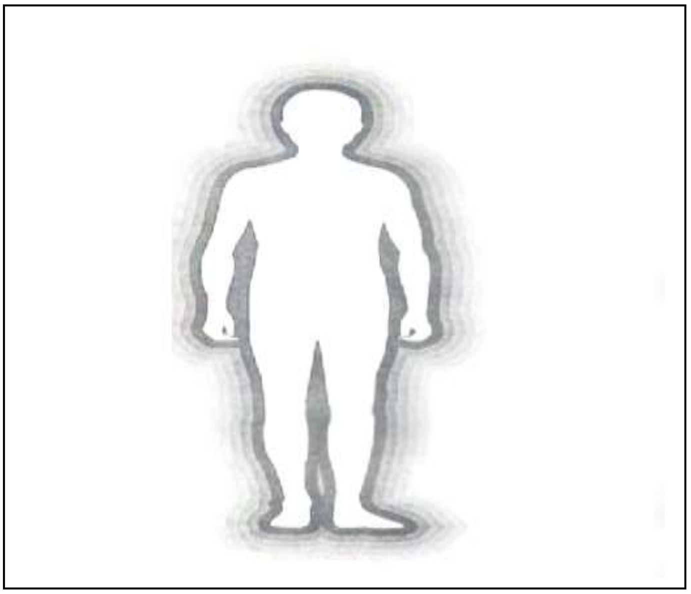
موافق رنگوں کے استعمال سے شخصیت میں نہ صرف وقار اور کشش میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ ذہنی طور پر بھی خوش گوار تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔ سیاہ اور بھورا رنگ جو مایوسی اور افسردگی کی علامت ہے اس کی جگہ دفتروں گھروں ملبوسات اور ایسی جگہوں پر جہاں لوگ زیادہ سے زیادہ وقت گزارتے ہیں ایسے رنگ استعمال کرنے چاہئیں جن سے خود اعتمادی حاصل ہوتی ہے اور روحانی سکون ملتا ہے۔

جسم مثالی

جسم میں توانائی کے مراکز ہر جگہ موجود نہیں ہیں لیکن توانائی سر سے پیر تک دور کرتی رہتی ہے اور جسم سے خارج ہوتی رہتی ہے۔ جس طرح کسی کہکشانی نظام میں ستارے روشنی خارج کرتے ہیں اسی طرح انسانی جسم سے بھی روشنی خارج ہوتی رہتی ہے۔

ظاہری جسم کی طرح انسان کے اوپر روشنیوں کا بنا ہوا ایک جسم اور ہے اس جسم کو جسم مثالی کہا جاتا ہے۔ جسم مثالی ان بنیادی لہروں یا بنیادی شعاعوں کا نام جو وجود کی ابتداء کرتی ہیں۔ جسم مثالی (روشنیوں کا بنا ہوا جسم) مادی وجود کے ساتھ تقریباً چپکا ہوا ہے لیکن جسم مثالی کی روشنیوں کا انعکاس گوشت پوست کے جسم پر نو انچ تک پھیلا ہوا ہے۔

اس کی مثال ٹارچ (Torch) ہے۔ ٹارچ کے اندر بلب جسم مثالی ہے لیکن بلب کی روشنی (Beam) کا پھیلاؤ اندر باہر دونوں سمتوں میں ہوتا ہے۔ اس طرح جسم مثالی کے انعکاس کا معین فاصلہ 9 انچ ہے۔ غالباً اسی معین فاصلہ پر روشنی کے انعکاس کو سائنسدان اورا (Aura) کہہ رہے ہیں۔



جسم مثالی کو کسی بھی مادی وسیلے سے نہیں دیکھا جا سکتا البتہ جسم مثالی کی روشنیوں کے انعکاس کو دیکھا جا سکتا ہے۔انعکاس چونکہ مادیت میں تبدیل ہو جاتا ہے اس لئے نظر آ جاتا ہے۔انسانی زندگی کا دارومدار صحت رنج وخوشی جسم مثالی پر قائم ہے۔ جسم مثالی کے اندر صحت موجود ہے تو گوشت پوست کا وجود بھی صحت مند ہے۔انسان کے اندر تمام تقاضے جسم مثالی سے منتقل ہوتے ہیں۔

جب دو افراد بغلگیر ہوتے ہیں یا معانقہ کرتے ہیں تو دونوں میں دوڑنے والی برقی رو ایک دوسرے میں جذب ہو جاتی ہے اور اس عمل سے اسپارکنگ (Sparking) ہوتی ہے جس کو ہر فرد بجلی کے ہلکے کرنٹ کی طرح محسوس کرتا ہے۔

چونکہ تخلیقی عوامل فضا میں جاری وساری ہیں اس لئے جب دو آدمی ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو فضا میں موجود لہریں ہزاروں افراد کے اندر اسپارک ہونے لگتی ہیں۔ نتیجتاً ایک آدمی سے ایک آدمی یا ایک آدمی سے ہزاروں آدمی متاثر ہو جاتے ہیں۔ جسم کو ہر وقت آکسیجن کی ایک معین مقدار کی ضرورت ہے جب کوئی آدمی جمائی لیتا ہے یعنی جسم میں آکسیجن کی کمی کو دور کرتا ہے تو سامنے بیٹھا ہوا یا کھڑا ہوا شخص بھی جمائی لینے لگتا ہے۔دراصل یہ جسم مثالی میں آکسیجن کی طلب کا مظاہرہ ہے۔

مثالی جسم کی شکل وصورت کا انحصار ہمارے چاروں طرف موجود توانائی کی قوت اور حجم پر ہے۔یہ توانائی پیروں کے ذریعہ ہمارے چاروں طرف گردش کرتے ہوئے زمین میں ارتھ ہو جاتی ہے۔اس طرح خارج ہونے والی توانائی کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہر وقت پیروں میں موجود رہتا ہے چنانچہ یہ ذخیرہ اور لہروں کے نیچے زمین میں موجود توانائی کا ذخیرہ خاص اہمیت کا حامل ہے۔اگر کسی وجہ سے پیروں کے ذریعہ جمع شدہ زائد توانائی خارج نہ ہو تو آدمی کے اوپر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔اس ضمن میں یہ بات بہت غور طلب ہے کہ مرگی کے دورہ سے پیشتر پیروں کے ذریعہ توانائی کے اخراج کے نظام میں خلل واقع ہو جاتا ہے۔

جسم مثالی میں ہمیشہ تغیر واقع ہوتا رہتا ہے لیکن ایسا بھی ہوتا ہے کہ جسم مثالی کی روشنیوں میں ٹھہراؤ آ جاتا ہے۔ جسم مثالی کی روشنیاں جب ایک نقطہ پر چند ثانیوں کے لئے ٹھہر جاتی ہیں اور آدمی ماحول میں موجود نادیدہ اشیاء دیکھنے لگتا ہے تو آدمی کی روح سے ہم آہنگی ہو جاتی ہے۔

روح اور جسم کی ہم آہنگی سے انسان میں محبت اور خدمت کے جذبات پرورش پاتے ہیں۔ جسم اور روح سے ہم آہنگ انسان جب کسی کمرے میں داخل ہوتا ہے تو کمرے کا ماحول روشن ہو جاتا ہے اور فضا لطیف ہو جاتی ہے۔

کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کا جسم مثالی پورے کمرے پر چھا جاتا ہے اور ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جن کا جسم مثالی سکڑ جاتا ہے یا بدرنگ ہو جاتا ہے۔ بدرنگ جسم مثالی سے فضا خراب اور ماحول مکدر ہو جاتا ہے۔ کچھ لوگوں کے جسم مثالی میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی لیکن وہ دوسروں کے مثالی جسم کو متاثر کر دیتے ہیں۔ یہ مثبت اور منفی دونوں طرزوں میں ہوتا ہے۔ جب دو شخص ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں تو طاقتور کمزور کو متاثر کر دیتا ہے۔ بالفاظ دیگر ایک کا رنگ دوسرے پر غالب آجاتا ہے۔

رنگوں کے مراکز

شمالی امریکہ میں پائے جانے والے ریڈ انڈین قبیلہ ہوپی کی کتاب ''ہوپی'' کے مطابق جسم انسانی اور کرہ زمین ایک ہی طرز بنائے گئے ہیں۔ دونوں کا ایک محور ہے۔ جسم انسانی کا محور ریڑھ کی ہڈی ہے جس پر انسانی حرکات و سکنات کا انحصار ہے۔ اس محور میں چند ایسے مراکز ہیں جن پر صحت کا دار و مدار ہے۔

پہلا مرکز سر کے اوپری حصہ میں واقع ہے۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو یہ حصہ نرم ہوتا ہے گویا یہ ایک دروازہ ہے جس کے ذریعہ بچہ زندگی قبول کرتا ہے۔

اس کے نیچے دوسرا مرکز ''دماغ'' ہے جس کے ذریعے اس نے سوچنا سیکھا۔ تیسرا مرکز حلق ہے جو منہ اور ناک کے سوراخوں کو آپس میں ملاتا ہے۔ اس مرکز کی وساطت سے چکھنے اور بولنے کی حس پیدا ہوئی۔ چوتھا مرکز دل ہے جس کے ذریعہ Vibration کا نظام قائم ہے۔ آخری مرکز ناف کے نیچے ہے۔ اس مرکز سے جسمانی حرکات و سکنات کنٹرول ہوتی ہیں۔

ان مراکز میں اور ان کے درمیان توانائی کا بہاؤ مناسب طور پر قائم رہے تو جسمانی صحت ٹھیک رہتی ہے۔ تمام مراکز توانائی کی مقداروں سے معمور ہیں۔ ہر مرکز ایک خاص وصف پر قائم ہے اور اس وصف کا اظہار رنگوں کی شکل میں ہوتا ہے۔

ہر شئے میں درجہ بندی ہے چنانچہ رنگ کے بھی کئی درجات ہیں۔ گرم توانائی جسم کو متحرک رکھتی ہے جو جسم کے نچلے حصہ میں پیدا ہوتی ہے جو توانائی کھانا ہضم کرتی ہے۔ اس کا مزاج گرم اور رنگ زرد ہے۔ اس مرکز کے عدم توازن کی بناء پر معدہ لبلبہ اور جگر کے افعال متاثر ہو جاتے ہیں۔

قلبی مرکز کا رنگ سرخ ہے۔اس مرکز کے عدم توازن کی بناء پر تھائی رائیڈ گلینڈ اور جنسی نظام کے افعال متاثر ہوتے ہیں۔ قوت مدافعت کمزور پڑ جاتی ہے۔ اگر سرخ رنگ میں عدم توازن پیدا ہو جائے تو غصہ بڑھ جاتا ہے اور آدمی جلد بازی کا مظاہرہ کرتا ہے۔

حلق میں بھی ایک مرکز ہے جس کا رنگ نیلا ہے۔اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص اپنے جذبات کا اظہار الفاظ میں کس طرح کرتا ہے۔ جسمانی طور پر چونکہ یہ گلے میں واقع ہے اس لئے گلے کی جملہ کمزوریاں اس مرکز کے ذریعہ دریافت کی جاسکتی ہیں۔ مثلاً اگر تھائی رائیڈ گلینڈ خراب ہو جائیں تو جسم متاثر ہو سکتا ہے۔

بھنوؤں کے درمیان میں جو مرکز ہے اس کا قدرتی رنگ گہرا نیلا ہے۔اس کا تعلق دماغ کے اس حصے سے ہے جو لاشعوری تحریکات کا حامل ہے۔

سر کے بیچ میں مرکز کا رنگ بنفشی ہے۔اس رنگ سے کسی شخص کے اندر فنکارانہ صلاحیتوں، مذہب سے لگاؤ اور حسن پرست ہونے کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

اگر ہم صحت مند رہنا چاہتے ہیں تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم تمام مراکز کے رنگوں سے مکمل طور پر واقف ہوں۔

باب نمبر ۵۔

رنگوں کے خواص

تمام رنگ ارتعاش کی کم یا زیادہ لہریں خارج کرتے ہیں جو کسی شئے سے ٹکرانے کے بعد گرمی یا ٹھنڈک کا احساس پیدا کرتے ہیں۔ سرخ رنگ کا طول موج طویل ترین ہے جس کی وجہ سے کم ترین ارتعاش پیدا ہوتا ہے۔ بنفشی رنگ کا طول موج مختصر ترین ہے جس کی وجہ سے تیز ترین ارتعاش ہوتا ہے۔

سرخ رنگ حدت پیدا کرتا ہے اور آسمانی رنگ ٹھنڈک پیدا کرتا ہے۔ سبز رنگ توازن پیدا کرنے والا رنگ ہے۔

سرخ رنگ کا بھاری پن (Density) اس کی حرکت اور شرح ارتعاش کو محدود کرتا ہے بر خلاف اس کے نیلا رنگ ماحول میں وسعت کا احساس دلاتا ہے۔

مختلف رنگ مختلف احساس پیدا کرتے ہیں۔ مثلاً سرخ سے جلن نارنجی سے گرمی زرد سے معمولی گرمی، سبز سے نہ سردی نہ گرمی اور عنابی سے ٹھنڈک کے ساتھ چبھن کا احساس ہوتا ہے۔

رنگ ہاتھ کے اوپر ڈنگ مارنے کا کاٹنے کا چوٹ کا کچلنے کا چٹکی لینے کا یا ضرب کا احساس پیدا کرتا ہے۔

لوگ بالعموم رنگوں کے بارے میں نہیں سوچتے۔ ہم تصاویر دیکھ کر متاثر ہوتے ہیں لیکن رنگوں کے مزاج کی طرف دھیان نہیں دیتے۔

تجربات یہ ہیں کہ ذہنی دباؤ اور بے خوابی کے مریض بنفشی نیلے اور فیروزی رنگ سے جلد صحت یاب ہو جاتے ہیں۔

سرخ نارنجی اور زرد رنگ کاہلی اور سستی کو ختم کر دیتے ہیں۔ ایک محقق کا کہنا ہے کہ مریض کو گلابی رنگ میں رکھنے سے جارحانہ اور منتقمانہ جذبات مغلوب ہو جاتے ہیں۔ گلابی رنگ رگ پٹھوں کے لئے مسکن ہے۔ گلابی رنگ کے مسکن اثرات کو پٹھوں جنس خاندانی مناقشات کاروباری معاملات اور جیل خانوں کی اصلاحات کے لئے استعمال کیا جارہا ہے۔ گلابی رنگ میں غصہ کم ہو جاتا ہے۔ اس رنگ کے زیر اثر پٹھوں میں تیزی پیدا نہیں ہوتی۔ اندھے لوگ بھی گلابی رنگ کمروں میں سکون محسوس کرتے ہیں۔

خواص

رنگوں کے خواص:

۱۔ ذہنی خواص

۲۔ جسمانی خواص

سرخ رنگ

سرخ شعاعیں مندرجہ ذیل اشیاء میں پائی جاتی ہیں۔

لوہا، جست، تانبہ، پوٹاشیم، آکسیجن، چقندر، مولی (Raddish) پالک، سرخ چیری اور سرخ غلاف والے پھل۔

ذہنی خواص:

اس رنگ میں گہری دلچسپی ہمت اور محبت کے جذبات کارفرما ہیں۔ معاملات میں جب بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے تو تعلقات ختم ہو جاتے ہیں۔ توقعات ٹوٹ جاتی ہیں اور کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی۔ ایسی صورت میں ذہنی مرکز میں سرخ رنگ غالب ہو جاتا ہے۔ سرخ رنگ سے جب دماغ مغلوب ہو جاتا ہے تو ہر شئے سرخ نظر آتی ہے۔

سرخ رنگ مرکز میں سرخ رنگ کی بے اعتدالی غیر معمولی جذباتی لگاؤ یا جذبات کے مجروح ہونے کی دلیل ہے۔

جن لوگوں میں سرخ رنگ اعتدال میں ہوتا ہے وہ دوسرے لوگوں کی مدد کرتے ہیں وہ لوگ نوع انسانی اور اپنی نسل کے بارے میں متفکر رہتے ہیں۔ پسندیدہ مشاغل میں اپنی تمام صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہیں۔

سرخ رنگ سے مغلوب لوگ اچھی زندگی گزارتے ہیں اور چونکہ کھانے پینے اور دوسرے معاملات میں جذبات پر قابو نہیں رکھ سکتے اس لئے موٹے زیادہ ہوتے ہیں۔ ہم زندگی میں ایسے دور سے ضرور گزرتے ہیں جب سرخ رنگ دوسرے تمام رنگوں سے زیادہ غالب ہوتا ہے۔ بلوغت کے وقت سرخ رنگ نہایت طاقتور ہو جاتا ہے۔ یہ بات دلچسپ ہے کہ باکسروں کے

اندر زنگ آلود سرخ رنگ غالب ہوتا ہے۔ غالب سرخ رنگ والا فرد اپنی جسمانی صحت کا خاص خیال رکھتا ہے۔ غالب سرخ رنگ والے لوگ تن سازی کے شوقین ہوتے ہیں۔

یہ رنگ محرک جذبات کو ابھارنے والا خوشی فراہم کرنے والا اور بھرپور زندگی کا رنگ ہے۔ آج کل لوگ کار میں بس میں ٹیلی ویژن کے سامنے یا دفتر میں زیادہ دیر بیٹھے رہتے ہیں، ورزش نہیں کرتے، اس کے نتیجہ میں سرخ رنگ کا مرکز غیر متحرک رہتا ہے اس وجہ سے انحطاط تیز رفتاری کے ساتھ مسلط ہو جاتا ہے۔ سرخ رنگ کی زیادتی سے طبیعت میں انتشار، جھنجھلاہٹ، بیزاری اور لوگوں پر ظلم کرنے کا رجحان بڑھ جاتا ہے۔

جسمانی خواص:

سرخ رنگ کا مزاج گرم ہے۔ اس رنگ میں تعمیری صلاحیت زیادہ ہے۔ یہ رنگ خون میں تحریک پیدا کرتا ہے، خون کی کمی میں اگر ریڑھ کی ہڈی پر سرخ شعاعیں ڈالی جائیں تو سرخ خلیوں (R.B.C) کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اگر جسم کے کسی حصہ پر فالج گر جائے تو سرخ شعاعیں ڈالنے سے دوران خون تیز ہو جاتا ہے اور اعصابی نظام صحیح ہو جاتا ہے اور اگر یہی شعاعیں ناف اور ٹانگ کے اوپر والے حصے پر ڈالی جائیں تو سست نسوں میں تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔

زرد رنگ مرکز میں سرخی پیدا ہو جائے تو معدہ میں تکلیف بڑھ جاتی ہے۔

ٹونسلز کے غدود میں ورم یا گلے میں خراش ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ گلے کے نچلے مرکز میں سرخی بڑھ جاتی ہے۔

نارنجی رنگ

لوہے، کیلشیم، نکل، نارنجی غلاف والے پھل، گاجر، میٹھا کدو، خوبانی، آم، آڑو وغیرہ میں نارنجی رنگ پایا جاتا ہے۔

ذہنی خواص:

جن لوگوں پر نارنجی رنگ کا غلبہ ہوتا ہے وہ ایسے کھیلوں میں دلچسپی لیتے ہیں جو تھکا دینے والے ہوں۔ ایسے لوگ ہر کام کو جلد از جلد کرنا چاہتے ہیں اور اگر ایسا نہ کر سکیں تو پریشان ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ اچھے منتظم ہوتے ہیں۔ نارنجی رنگ والے لوگ لوگوں کو اپنے ارد گرد رکھنا پسند کرتے ہیں۔ ڈھیلا اور آرام دہ لباس پہنتے ہیں۔ محافل کو سجانے کا انہیں خاص ذوق ہوتا ہے۔

غالب نارنجی رنگ والے لوگ غالب سرخ رنگ والے لوگوں سے زیادہ چاق وچوبند ہوتے ہیں۔ چمکدار نارنجی رنگ کا غلبہ ہو تو صبح سویرے بیدار ہونا آسان ہوتا ہے۔

جسمانی خواص:

نارنجی رنگ ہاضمہ میں معاون ہوتا ہے۔ سردی کی وجہ سے پھیپھڑوں کی خرابی تپ دق پیچش اور مروڑ میں نارنجی رنگ بہت مفید ہے۔

زرد رنگ

کیمیاوی تجزیہ کے مطابق سونے کیلشیم نکل جست تانبہ پلاٹینیم سوڈیم فاسفورس کے علاوہ گاجر سنہرے اناج کیلا انناس لیموں گرے فروٹ اور بیشتر زرد غلاف والے پھلوں میں زرد رنگ ذخیرہ ہوتا ہے۔

ذہنی خواص:

زرد رنگ تحقیق کا رنگ ہے۔ غالب زرد رنگ لوگوں کو علم سیکھنے کا شوق ہوتا ہے۔ ایسے حضرات وخواتین مطالعہ سے بھرپور زندگی گزارتے ہیں۔ سائنس دان، سیاست دان اور تاجر حضرات زیادہ تر اس رنگ کے زیر اثر ہوتے ہیں۔

جن خواتین و حضرات کے ذہنی مرکز میں زرد رنگ کی کثافت (Density) اعتدال سے بڑھی ہوئی ہوتی ہے وہ مادہ پرست ہوتے ہیں اور ذاتی مفاد کو ترجیح دیتے ہیں۔

کوئی بھی زرد رنگ شخص دنیاوی اعتبار سے کامیاب ہوتا ہے کیونکہ وہ دولت کمانے اور اس کے صحیح استعمال کا فن جانتا ہے۔ زرد رنگ دھوپ کا رنگ ہے۔ زرد رنگ لوگ متحرک ہوتے ہیں۔ اچھا رہن سہن اختیار کرتے ہیں۔

زرد رنگ ذہن میں تحریک پیدا کرتا ہے۔ اگر آپ کبھی ذہنی الجھن کا شکار ہوں تو خط لکھنے کیلئے زرد رنگ کا کاغذ استعمال کریں۔ ایسے کمرے میں جہاں سورج کی روشنی داخل نہ ہو زرد رنگ طبیعت پر خوشگوار اثر مرتب کرتا ہے۔

جسمانی خواص:

زرد رنگ پیٹ کی جملہ بیماریوں کا بہترین علاج ہے۔ معدے سے گیس کا اخراج کر کے قوت ہاضمہ کو بہتر بناتا ہے۔ جگر کے امراض ذیابیطس خونی بواسیر سے نجات کے لئے مفید ہے۔ یہ رنگ جسم پر پیدا ہونے والے داغ دھبوں کو دور کرتا ہے۔ زرد رنگ کی کمی امراض کا سبب بنتی ہے اور اس کی زیادتی بخار کے اسباب میں ایک سبب ہے۔

سبز رنگ

سبز رنگ نکل، کرومیم، کوبالٹ، پلاٹینم، ایلومینیم، کلوروفل اور بیشتر سبزیوں اور سبز غلاف والے پھلوں میں پایا جاتا ہے۔

ذہنی خواص:

سبز رنگ سکون بخش ہے۔ غالب سبز رنگ لوگ محبت سے لبریز ہوتے ہیں اور ان میں سے محبت کی کرنیں پھوٹتی رہتی ہیں جو ماحول کو لطیف بنادیتی ہیں۔ لوگ ان سے والہانہ محبت کرتے ہیں۔ غالب سبز رنگ لوگ باغبان اور کاشتکار ہوتے ہیں۔

سبز رنگ چونکہ زرد اور آسمانی رنگ کے امتزاج سے وجود میں آیا ہے اس لئے اس کے زیر اثر خواتین و حضرات کا ذہن چاق و چوبند رہتا ہے۔ دوسروں کے نقطہ نظر کو سکون سے سنتے ہیں۔ لوگ اپنی پریشانی بیان کرنے اور اس کا حل معلوم کرنے کے لئے ان کے پاس زیادہ تعداد میں آتے ہیں۔

حضرات و خواتین بچوں اور جانوروں سے محبت کرتے ہیں اور ان کی قربت سے خوش ہوتے ہیں۔ نرسری کے بچوں کے اساتذہ میں یہ رنگ وافر مقدار میں ہوتا ہے۔ آسمانی رنگ کی آمیزش کی وجہ سے ایسے حضرات پانی جھیل دریا اور سمندر سے خاص تعلق رکھتے ہیں۔ مزاجاً بہت متوازن ہوتے ہیں اور جلد ناراض نہیں ہوتے لیکن نرم دل ہونے کی وجہ سے صدمہ سے جلد دوچار ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ ہلکے رنگ کے کپڑے پہننا پسند کرتے ہیں۔ سبز رنگ والے اپنے کام سے کبھی مطمئن نہیں ہوتے۔ انہیں نئے نئے کام کرنے کا شوق ہوتا ہے اور دھن کے پکے ہوتے ہیں۔

معدہ کے زرد مرکز میں اگر سبز رنگ کی زیادتی ہو جائے تو ایسے لوگ نہ صرف خود جذباتی ہو جاتے ہیں بلکہ دوسروں کے حالات سے بھی پریشان ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگ زندگی کی ہر کیفیت سے متاثر ہوتے ہیں گزرے ہوئے واقعات کے بارے میں سوچتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے معدہ پر بار پڑتا ہے۔

ذہنی مرکز میں سبزی کے فقدان سے زندگی کے رویئے یک طرفہ رخ اختیار کر لیتے ہیں اور زندگی کے مقاصد حاصل کرنے میں شقی القلبی کا مظاہرہ ہوتا ہے۔

گلے میں اگر سبز رنگ معمول سے کم ہو جائے تو گفتگو میں تلخی پیدا ہو جاتی ہے اور معمول سے زیادہ بڑھ جائے تو اتنی نرمی آجاتی ہے کہ لوگ اپنے مقاصد کے لئے استعمال کر لیتے ہیں۔

جسمانی خواص:

سبز رنگ خصوصاً اعصابی نظام اور ہائی بلڈ پریشر کے لئے بے حد مفید ہے۔ یہ رنگ اپنے اندر زخموں کو مندمل کرنے کی اکسیری صفات کا حامل ہے۔ السر کے مریضوں کے لئے آب حیات ہے۔ بیشتر سبزیاں سبز رنگ کی ہوتی ہیں۔ انہیں کچا یا پکا کر کسی بھی صورت میں کھایا جائے تو سبز رنگ کے اثرات جسم میں سرایت کر جاتے ہیں۔

سبز اور نیلے رنگ کی آمیزش سے فیروزی رنگ بنتا ہے۔ یہ رنگ جلد کے ریشوں کو توانائی بخشتا ہے۔ جلی ہوئی دھوپ سے جھلسی ہوئی جلد اور خارش کا بہترین علاج ہے۔ سکڑی ہوئی اور جھریوں بھری جلد میں تناؤ پیدا کرتا ہے جس کی وجہ سے شخصیت میں کشش پیدا ہوتی ہے۔

آسمانی رنگ

آسمانی رنگ ایلومینیم، کوبالٹ، جست لیڈ (Lead) کے علاوہ آسمانی رنگ کے سارے پھل اور سبزیوں میں پایا جاتا ہے۔ مثلاً آلو بخارا، انگور، ناشپاتی، آلو اس کے علاوہ مچھلی اور مرغی میں بھی پایا جاتا ہے۔

ذہنی خواص:

آسمانی رنگ وحدانیت کا مظہر ہے یہ رنگ روحانی ہے۔ جسم مثالی میں آسمانی رنگ کا ہالہ اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ شخص صاحب فن ہے۔ پرسکون طبیعت کا مالک ہے، روحانی سوجھ بوجھ رکھتا ہے۔ رنگ میں جس قدر گہرائی ہو گی اسی مناسبت سے روحانیت دیانت داری فراست اور تقدس کا درجہ بلند ہو گا۔

جن لوگوں پر آسمانی رنگ غالب ہوتا ہے وہ خدا ترس مخلوق کی خدمت کرنے والے اللہ کی نشانیوں پر غور کرنے والے،انبیاءاور اولیاء اللہ سے محبت کرنے والے ہوتے ہیں۔اس رنگ کی حامل خواتین اور حضرات انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرز فکر کو زندگی کا نصب العین سمجھتے ہیں۔اخوت اور بھائی چارہ کی تلقین کرتے ہیں، تفرقہ بازی سے دور رہتے ہیں۔

جسمانی خواص:

آسمانی رنگ کو دوسرے رنگوں کے مقابلے میں قدرے اہمیت حاصل ہے۔اس کا مزاج ٹھنڈا ہے۔اسے سرخ رنگ کی ضد سمجھا جاتا ہے۔ تیز بخار اتارنے اعصابی تناؤ کم کرنے، نبض کی بڑھتی ہوئی رفتار کو اعتدال پر لانے اور دماغ کو سکون پہنچانے کے لئے بے حد مفید ہے۔آسمانی رنگ سے ہائی بلڈ پریشر پر قابو پانے میں مدد ملتی ہے۔آسمانی رنگ اعصاب کو پرسکون اور ذہنی و جسمانی ہیجان کو کم کرنے میں معاون ہے۔

آسمانی رنگ مندرجہ ذیل متفرق امراض میں مفید ہے۔

عام بخار، سرخ بخار، ٹائیفائیڈ، طاعون، چیچک، مرگی، ہسٹیریا، اختلاج قلب، پیاس، یرقان، صفرا، آنکھوں کے امراض، زہریلے ڈنک، خارش، السر، دانت کے امراض اور بے خوابی۔

نیلا رنگ

آسمانی رنگ میں ہلکی سی سرخی ہو تو نیلا رنگ ہے۔

ذہنی خواص:

اس رنگ کی خواتین و حضرات مخلوق کے علاج میں دلچسپی رکھتے ہیں۔طبیب اور ڈاکٹر حضرات اس رنگ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ گو کہ زیادہ نہیں بولتے پھر بھی دوسرے لوگ ان کی محفل میں خود آگاہی حاصل کرتے ہیں گویا وہ آئینہ ہوتے ہیں جس میں لوگ خود کو دیکھتے ہیں۔ایسے لوگ خاموش پرسکون اور نرم مزاج ہوتے ہیں اور ان میں یہ خوبی ہوتی ہے کہ لوگ ان کے پاس بیٹھ کر خود کو پرسکون محسوس کرتے ہیں۔

جسمانی خواص:

یہ رنگ خون کی صفائی آنکھوں کے ورم کانوں کے چند امراض (کانوں میں شور کان میں پھنسی) اعصابی تکالیف، سانس کی نالیوں کی سوزش، پھیپھڑوں اور ناک کی تکلیف، ٹانسلز اور کھانسی کے علاج میں مفید ہے۔

بنفشی رنگ

بنفشی رنگ میں سرخ اور نیلے رنگ کی مقداریں برابر ہوتی ہیں۔

ذہنی خواص:

اس رنگ کے لوگ حساس ہوتے ہیں اور مختلف طریقوں سے اس کا اظہار بھی کرتے ہیں۔

بنفشی رنگ فنکاروں اور مصوروں کا رنگ ہے۔ جب تک ہمارے اندر کچھ نہ کچھ بنفشی رنگ موجود نہ ہو تو ہم خوبصورتی کا احساس نہیں کر سکتے۔

بنفشی رنگ میں اگر سرخ رنگ کا تناسب زیادہ ہو تو اس کا اظہار جنس کی شکل میں ہوتا ہے لیکن اگر اس میں نیلے رنگ کی مقدار زیادہ ہو تو معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔ کبھی کبھی وہ خود اپنے اندر کھو جاتے ہیں۔ اچھے فن کاروں کے ساتھ یہی ہوتا ہے ایسے لوگوں میں روحانی قدریں زیادہ ہوتی ہیں۔ اگر ان کی باطنی آنکھ کھل جائے تو وہ غیب کا نظارہ کرتے ہیں۔ ان لوگوں کے اندر ہمہ وقت تعمیر کا جذبہ موجزن رہتا ہے۔ یہ لوگ اپنی ذات کے لئے کم اور نسل انسانی کے لئے زیادہ سوچتے ہیں اور ہمہ وقت اس فکر میں رہتے ہیں کہ نوع انسانی کو ان کی ذات سے فائدہ پہنچ جائے وہ اپنی زندگی کے پانچ منٹ بھی ضائع کرنا نہیں چاہتے۔

جسمانی خواص:

بنفشی رنگ تلی میں تحریک پیدا کر کے قوت مدافعت کو بڑھاتا ہے۔ بنفشی رنگ جسم میں پوٹاشیم اور سوڈیم کے توازن کو قائم رکھنے میں مدد دیتا ہے۔ بنفشی رنگ تمام غدود جن میں لمفیٹک گلینڈز (Lymphatic Glands) بھی شامل ہیں کی غیر

ضروری تحریک کو روکتے ہیں۔ یہ رنگ بھوک کو کنٹرول کر کے وزن کم کرنے کے لئے بھی مفید ہے۔ شدید ذہنی دباؤ اور ہیجانی کیفیت کو کم کرتا ہے۔ یہ رنگ گہری اور پر سکون نیند کے لئے ایک بہترین نسخہ ہے۔

بنفشی رنگ مندرجہ ذیل متفرق امراض میں مفید ہے۔

جنسی امراض، پیشاب کا تکلیف سے آنا، سوزاک، پیشاب کا بار بار آنا، ذیابیطس، رحم کی جملہ تکالیف، لیکوریا، گردوں کا ورم اور مثانہ کی پتھری۔

قرمزی رنگ (Magenta)

بنفشی رنگ میں اگر زرد رنگ شامل ہو جائے تو قرمزی رنگ بنتا ہے۔ اس رنگ والے شخص میں انتظامی صلاحیتیں زیادہ ہوتی ہیں۔

"ہر شخص کے اندر کسی نہ کسی رنگ کا غلبہ ہوتا ہے اور وہ زندگی کو اسی رنگ کی عینک سے دیکھتا ہے۔"

جو رنگ ہم مکان اور لباس کے لئے پسند کرتے ہیں وہ ہماری گہری دلچسپی کا نتیجہ ہے۔

"اگر ہم اس حقیقت سے واقف ہو جائیں کہ رنگ واقعی اہم ہیں تو آہستہ آہستہ ہمارے اوپر ہماری ذات کے رنگوں کے اسرار منکشف ہو جائیں گے۔"

ہم جس رنگ کے کپڑے پہنتے ہیں ہماری ذات اور ہمارے ماحول پر اس کا اثر مرتب ہوتا ہے۔ رنگوں میں بے شمار شیڈز (Shades) ہوتے ہیں۔ ہم کپڑوں میں رنگ کا چناؤ اندرونی تحریک کے تحت کرتے ہیں جو ہمیں بتاتی ہے کہ کون سا رنگ ہمارے لئے اچھا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جو رنگ ہمیں آج اچھا نہیں لگ رہا ہے ایک سال کے بعد وہی رنگ ہمیں بھلا لگنے لگے۔ اس تبدیلی کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے اندر روشنیوں کے بہاؤ میں تبدیلی واقع ہو گئی ہے۔ اگر ہم اس بات پر غور کریں کہ ہمارے ماحول میں کون سے رنگ بکھرے ہوئے ہیں تو ہم کس رنگ کے کپڑے پہنتے ہیں اور کھانے کی اشیاء کا رنگ کیا ہے؟ تو ہم اس حقیقت سے واقف ہو جائیں گے کہ ہماری زندگی رنگوں کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

شعور کا سفر

اس دنیا میں مقررہ وقت گزارنے کے بعد ہم ایسے عالم میں پیدا ہوتے ہیں جہاں سے ہمارا دوسرا سفر شروع ہو جاتا ہے۔ اس عالم میں ہمیں دودھیا روشنی سے واسطہ پڑتا ہے۔ دودھیا روشنی تیسری آنکھ سے نظر آتی ہے۔

دودھیا روشنی اپنے توازن کو قائم رکھتی ہے۔ ساتھ ساتھ دوسروں کے توازن کو قائم رکھتی ہے اور یہ روشنی جسم کے لئے استعمال ہونے والی اشیاء میں بھی سرایت کر جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روحانی لوگوں کی چیزوں کو تبرک کے طور پر محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ پاکیزہ اور لطیف لہریں قبروں سے باہر پھیلتی رہتی ہیں۔

انہی لہروں کے پھیلاؤ کو فیض کہا جاتا ہے۔ شفاف باطن میں روشنیوں کا ذخیرہ ہوتا ہے جس سے ماحول منور ہوتا رہتا ہے۔ جو حضرات دودھیا روشنی میں نہائے رہتے ہیں وہ کم گو ہوتے ہیں اور دنیاوی کاموں سے وقت نکال کر گوشہ نشین ہو کر تفکر کرتے ہیں۔

مگر سوال یہ ہے کہ زندگی میں بے شمار رنگوں کی یلغار ہو رہی ہو تو ہم دودھیا روشنی کو کس طرح حاصل کریں؟ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کچھ وقت نکال کر ایک کونے میں بیٹھ جائیں اور اپنی ذات سے رابطہ قائم کرنے کے لئے مراقبہ کریں۔

باب نمبر ٦۔

رنگ اور الہامی کتابیں

قرآن پاک میں بار بار رنگ، رنگوں کے تخلیقی مراحل میں کردار اور اس کے فوائد کی طرف انسان کو متوجہ کیا گیا ہے۔

* ’’اللہ روشنی ہے آسمانوں کی اور زمین کی۔‘‘

(نور۔۳۵)

* ’’اور جو بکھیرا ہے تمہارے واسطے زمین میں کئی رنگ کا۔ اس میں نشانی ہے ان لوگوں کو جو سوچتے ہیں۔‘‘

(نحل۔۱۳)

* ’’اور اس کی نشانیوں سے ہے آسمان زمین کا بنانا اور بھانت بھانت بولیاں تمہاری اور رنگ اس میں بہت پتے ہیں بوجھنے والوں کو۔‘‘

(روم۔۲۲)

* ’’تو نے نہیں دیکھا؟ کہ اللہ نے اتارا آسمان سے پانی پھر ہم نے نکالے اس سے میوے طرح طرح ان کے رنگ اور پہاڑوں میں گھاٹیاں ہیں سفید اور سرخ طرح طرح ان کے رنگ اور بھجنگ کالے۔‘‘

(فاطر۔۲۷)

* ’’اور آدمیوں میں اور کیڑوں میں اور چار پایوں میں کئی رنگ ہیں۔ اسی طرح اللہ کی عظمت کو وہی لوگ سمجھتے ہیں جن کو سمجھ ہے۔ تحقیق اللہ زبردست ہے بخشنے والا۔‘‘

(فاطر۔۲۸)

* ''تونے دیکھا نہیں؟ کہ اللہ نے اتارا آسمان سے پانی پھر چلایا وہ پانی چشموں میں زمین کے پھر نکالتا ہے اس سے کھیتی کئی کئی رنگ بدلتے اس پر پھر آئی تیاری پر تو تو دیکھے اس کا رنگ زرد پھر کر ڈالتا ہے اس کو چورا بے شک اس میں نصیحت ہے عقلمندوں کو۔''

(الزمر۔۲۱)

* ''نکلتی ان کے پیٹ میں سے پینے کی چیز جس کے کئی رنگ ہیں اس میں آزار چنگے ہوتے ہیں لوگوں کے۔اس میں پتہ ہے ان لوگوں کو جو دھیان کرتے ہیں۔''

(نحل۔۶۹)

قرآن مجید اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ شہد کی مکھی کے پیٹ سے مختلف رنگ کی رطوبتیں خارج ہوتی ہیں جن کو علم طب میں خامرے (Enzymes) کہتے ہیں۔ یہ ''جوہر'' مختلف امراض کے علاج میں مفید ہے۔ میڈیکل سائنس شہد کے جراثیم کش اثرات اور مختلف بیماریوں میں شہد کی افادیت کی قائل ہے۔

کتاب مقدس میں بار بار روشنی اور رنگ کی تخلیقی اہمیت اور افادیت کو واضح کیا گیا ہے۔

* ''اور خدا نے کہا کہ روشنی ہو جا اور روشنی ہو گئی اور خدا نے دیکھا کہ روشنی اچھی ہے اور خدا نے روشنی کو تاریکی سے جدا کیا۔''

(پیدائش باب ا،۳۔۴)

* ''اور اس نے ستاروں کو بھی بنایا اور خدا نے ان کو فلک پر رکھا کہ زمین پر روشنی ڈالیں۔''

(پیدائش باب ا،۱۷۔۱۸)

* ''اور زمین کے کل جانوروں کے لئے اور ہوا کے کل پرندوں کے لئے اور ان سب کے لئے جو زمین پر رینگنے والے ہیں جن میں زندگی کا دم ہے کل ہری بوٹیاں کھانے کو دیتا ہوں اور ایسا ہی ہوا۔''

(پیدائش باب ا،۳۱)

* ’’اور بنی اسرائیل نے اس کا نام ’’من‘‘ رکھا اور وہ دھنئے کے بیج کی طرح سفید اور اس کا مزہ شہد کے بنے ہوئے پوئے کی طرح تھا۔‘‘

(خروج باب ۱۶، ۳۲)

کوہ طور پر اللہ تعالیٰ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان گفتگو کو کتاب مقدس میں بڑی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ گفتگو کے اس حصہ سے جہاں پر خداوند تعالیٰ بنی اسرائیل کو نذر کے احکامات دیتے ہیں، رنگوں کی اہمیت اور افادیت ظاہر ہوتی ہے۔

* ’’اور خداوند نے موسیٰ کو فرمایا بنی اسرائیل سے یہ کہنا کہ میرے لئے نذر لائیں اور تم ان ہی سے میری نذر لینا جو اپنے دل کی خوشی سے دیں اور جن چیزوں کی نذر تم کو ان سے لینی ہے وہ یہ ہیں سونا اور چاندی اور پیتل اور آسمانی اور ارغوانی اور سرخ رنگ کا کپڑا اور باریک کتان اور بکری کی پشم اور مینڈھوں کی سرخ رنگی ہوئی کھالیں اور تخس کی کھالیں اور کیکر کی لکڑی اور چراغ کے لئے تیل اور مسح کرنے کے لئے تیل اور خوشبودار بخور کے لئے مصالح اور سنگ سلیمانی اور افود اور سینہ بند میں جڑنے کے نگینے۔‘‘

خروج باب ۲۵، ۱۔۸)

زبور میں بھی روشنی سے متعلق مختلف جگہوں پر ذکر آیا ہے۔ اس کتاب میں روشنی کا ذکر زیادہ تر باطنی صفائی اور رشد و ہدایات کے مفہوم میں آیا ہے۔

* ’’وہ تیری راستبازی کو نور کی طرح اور تیرے حق کو دوپہر کی طرح روشن کرے گا۔‘‘

(داؤد کا مزمور۔ ٦)

* ’’زوفے سے مجھے صاف کر تو میں پاک ہوں گا۔ مجھے دھو اور میں برف سے زیادہ سفید ہوں گا۔‘‘

(میر معنی کے لئے مزمور۔ ۵۱۔ ۷)

* ’’بگولے میں تیرے رعد کی آواز تھی برق نے جہاں کو روشن کر دیا۔‘‘

(آسف کا مزمور۔ ۷۷۔ ۱۸)

*　　''اس کی بجلیوں نے جہاں کو روشن کر دیا۔''

(چوتھی کتاب۔۷۔۹۔۴)

زرتشت کی تعلیمات کے مطابق کائنات کی تخلیق میں روشنی اور رنگوں کے کردار کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ مذہبی کتاب گھار تھا کے مطابق کائنات کی ابتداء خالق کائنات ''آہورامزدا'' کے خیال ''فراواشی''Faravashi سے ہوئی۔ آہورامزدا کا خیال ارتعاش کے قانون ''زروان''Zurvan کے زیر اثر آواز Ahu-Na-Var میں تبدیل ہوئی۔ یہ آواز مقدس سفید روشنی کی صورت میں آہورامزدا کے کائناتی شعور سے ظاہر ہوئی۔ اس سفید روشنی سے رنگ وجود میں آئے اور یہ رنگ کائنات اور کائنات میں موجود تمام اشیاء ستارے، چاند، سورج، کہکشان، پھول، پھلواری، زمین، آسمان، درخت، پہاڑ، دریا وغیرہ کی بنیاد بنے۔ آہورامزدا نے کائنات کو چلانے کے لئے دو قوتیں تخلیق کیں۔

۱۔　　روشنی کی قوت Spenta-Mainyeu

۲۔　　تاریکی کی قوت Anghre-Mainyeu

روشنی کی قوت آہورامزدا کے بنائے ہوئے قوانین کی تعمیل کرتی ہے جب کہ تاریکی کی قوت ان قوانین کی تعمیل نہیں کرتی۔

ویدا اور بھگوت گیتا میں روشنی اور رنگ سے متعلق کئی آیتیں موجود ہیں۔

I am the inner light,

I am the outer light,

I am the all-pervading light,

I am above all, (the greatest of the great)

I am the light of the light,

I am the self luminous,

I am the light of my ownself,

I myself am siva the self of the self.

ترجمہ:

میں اندرونی روشنی ہوں،

میں بیرونی روشنی ہوں،

میں سرایت کرنے والی روشنی ہوں،

میں سب سے بڑا ہوں (عظیم سے عظیم تر ہوں)

میں روشنیوں کی روشنی ہوں،

میں خود روشن ہوں (نور ہوں)

میں اپنی ذات کی روشنی ہوں،

میں خود تخلیق کرتا ہوں اور تباہ کرتا ہوں۔

There is neither East nor West here,

The sun never shines nor sets there,

There is neither day nor night here,

It is the lights of lights sublime of eneffable,

ترجمہ:

یہاں نہ کوئی مغرب ہے نہ مشرق ہے،

یہاں نہ سورج طلوع ہوتا ہے نہ غروب ہوتا ہے،

یہاں نہ رات ہے نہ دن،

یہاں وہ باجمال نور ہے جس کے بیان سے الفاظ قاصر ہیں۔

Here there is no intoxication of caste creed or colour

ترجمہ:

یہاں پر ذات پات عقائد مذہب اور رنگ کا نشہ مخمور کرنے والا نہیں ہے۔

وید کی تعلیمات اور ہندو فلاسفی کے مطابق کائنات میں تین ایجنسیاں Agencies سرگرم عمل ہیں:

۱۔ ساٹوا Sattwa

۲۔ راجاس Rajas

۳۔ تاماس Tamas

ساٹوا دراصل اچھائی ہے سکون ہے، روشنی ہے۔ اس ایجنسی کا رنگ سفید ہے۔

راجاس دراصل جذبہ ہے، عمل ہے، اس ایجنسی کا رنگ سرخ ہے۔

تاماس دراصل تاریکی ہے جمود ہے، اس ایجنسی کا رنگ سیاہ ہے۔

ان تین ایجنسیوں کے ملاپ سے انسانی شخصیت بنتی ہے۔ شخصیت میں جو رنگ غالب ہوتا ہے، انسان انہی خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔

عظیم سائنٹسٹ (Scientist) قلندر بابا اولیاءؒ کی ریسرچ یہ ہے کہ مخلوق کی ساخت میں تین روحیں کام کرتی ہیں۔ ہر روح کے دو دائرے ہیں۔

۱۔ روح اعظم

۲۔ روح انسانی

۳۔ روح حیوانی

روح اعظم کے پہلے دائرے کا رنگ نیلا ہے اور دوسرے دائرے کا رنگ بنفشی ہے۔ روح انسانی کے پہلے دائرے کا رنگ سبز ہے اور دوسرے دائرے کا رنگ سفید ہے۔ روح حیوانی کے پہلے دائرے کا رنگ سرخ ہے اور دوسرے دائرے کا رنگ زرد ہے۔

باب نمبر ۷۔

تخلیق اور رنگ

انسان کے اندرونی اور بیرونی جسمانی نظام کا مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ انسان کی تخلیق رنگوں سے ہوئی ہے۔

۱۔ کھال کا رنگ
۲۔ بالوں کا رنگ
۳۔ ہونٹوں کا رنگ
۴۔ زبان کا رنگ
۵۔ حلق کا رنگ
۶۔ آنکھوں کے مختلف رنگ
۷۔ ناک کے اندر کا رنگ
۸۔ نرخرے کا رنگ
۹۔ پھیپھڑوں کا رنگ
۱۰۔ دل کا رنگ
۱۱۔ جگر کا رنگ
۱۲۔ پتہ کا رنگ
۱۳۔ گردوں کا رنگ
۱۴۔ تلی کا رنگ
۱۵۔ آنتوں کا رنگ
۱۶۔ معدہ کا رنگ
۱۷۔ ہڈیوں کا بیرونی واندرونی رنگ
۱۸۔ خون کا رنگ
۱۹۔ پیشاب کا رنگ
۲۰۔ پاخانے کا رنگ

نظریہ رنگ و نور کے مطابق ہر رنگ کا مزاج اور خاصیت الگ الگ ہے۔ جب تک رنگ متوازن رہتے ہیں انسان صحت مند رہتا ہے اور جب کسی بھی رنگ میں توازن برقرار نہیں رہتا تو آدمی بیمار ہو جاتا ہے۔

انسان بنیادی طور پر مختلف رنگوں کا امتزاج ہے اور سورج کی روشنی میں یہ تمام رنگ موجود ہیں جو انسان دھوپ سے اپنی ضرورت کے مطابق حاصل کرتا رہتا ہے لیکن جب اس نظام میں خرابی واقع ہو جاتی ہے تو رنگ میں کمی و بیشی ہو جاتی ہے۔اس کی علامات مرض کی صورت میں ظاہر ہوتی ہیں۔رنگ کی کمی یا بیشی کو دور کر دیا جائے تو انسان تندرست ہو جاتا ہے۔

انسان انسان کی دنیا، جنات جنات کی دنیا، فرشتے فرشتوں کی دنیا غرضیکہ کائنات میں موجود ہر شئے رنگوں کے اعتدال پر قائم ہے۔اگر کسی دانشور کو اس بات سے اختلاف ہے تو زمین پر پھیلی ہوئی کھربوں چیزوں میں سے کوئی ایک چیز بے رنگ تلاش کرے جو اسے نہیں ملے گی۔دراصل کائنات رنگوں کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

باب نمبر ۸۔

مرض اور رنگین خواب

آدمی پوری زندگی دو حواس میں گزارتا ہے۔

۱۔ بیداری

۲۔ خواب

جس طرح بیداری کی دنیا میں کوئی بھی عمل رنگوں کا مظہر ہوتا ہے اسی طرح خواب کی دنیا میں بھی رنگوں کا کردار موجود ہے۔ ہم جب کچھ سوچتے ہیں تو اس میں ہماری دلچسپی یا تو کم ہوتی ہے یا زیادہ ہوتی ہے یا یہ سوچ ہوا کی طرح گزر جاتی ہے۔ اگر سوچ میں ٹھہراؤ پیدا ہو جائے اور نقوش گہرے ہو جائیں تو اس کا مظاہرہ ہونا ضروری ہے۔۔۔۔۔ یہ ماورائی قانون کی ایک شق ہے۔ اس قانون کے خلاف کوئی خیال عملی جامہ نہیں پہن سکتا۔ جس طرح بیداری میں کسی ایک خیال پر ذہن مرکوز ہونے کے بعد وہ خیال مظہر بنتا ہے بالکل یہی صورت خواب میں بھی کارفرما ہے۔ ہم خواب میں بھی وہی سب اعمال و حرکات کرتے ہیں جو بیداری میں کرتے ہیں۔ مثلاً اگر ہم بیداری میں گلاب کا پھول دیکھتے ہیں اور گلاب کے پھول میں سرخ گلابی سفید یا زرد رنگ ہماری نظروں کے سامنے آتا ہے اسی طرح خواب میں اگر ہم گلاب کا پھول دیکھتے ہیں تب بھی رنگوں کا مظاہرہ ہماری آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔ انسانی زندگی کے ان دو حواسوں میں دیکھنا سننا محسوس کرنا خوش ہونا غمگین ہونا بیمار ہونا یا صحت مند ہونا سب مشترک ہے۔ آدمی جس طرح بیداری میں بیمار ہوتا ہے کمزور و نحیف ہوتا ہے اسی طرح وہ خواب میں بھی خود کو جب بیمار دیکھتا ہے تو اسے چلنے پھرنے میں کمزوری محسوس ہوتی ہے۔

قانون

قانون یہ ہے کہ خواب ہو یا بیداری دونوں حالتوں میں انسان کی زندگی متحرک ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ بیداری میں براہ راست مادی وجود کا عمل دخل ہوتا ہے اور خواب میں آدمی مادی وجود سے آزاد ہو کر سفر کرتا ہے۔

کائنات کی کوئی شئے بے رنگ نہیں ہے۔ کائنات میں ظاہری دنیا ہو ماورائی دنیا ہو یا ماورائی دنیا سے اوپر غائب کی دنیا سب شامل ہیں۔ انسان جب خواب کی دنیا میں سفر کرتا ہے تو وہاں زمین بھی ہوتی ہے اسے آسمان بھی نظر آتا ہے۔ ندی نالے دریا اور سمندر

بھی اس کی آنکھوں کے سامنے آتے ہیں۔ وہ خود چلتے پھرتے دیکھتا ہے اور خلاء میں پرواز بھی کرتا ہے۔ لیکن پرواز کے دوران اس کی نظر آسمان پر پڑتی ہے تو آسمان پر چاند اسی طرح نظر آتا ہے جس طرح چاند کو بیداری میں دیکھتا ہے۔ خواب میں وہ اگر کسی باغ میں چہل قدمی کرتا ہے تو باغ کے اندر روشیں گلاب کے تختے رنگ رنگ پھول فوارے فواروں میں اچھلتا ہوا پانی، پانی میں رنگ برنگ مچھلیاں، ہلکے ہلکے گہرے سبز رنگ پتے مختلف پھل مثلاً آم، امرود، ناشپاتی، چیکو، بادام، جامن ناریل اور دوسرے بے شمار قسموں کے پھل جب وہ دیکھتا ہے تو انہیں باقاعدہ پہنچاتا ہے۔ پہچاننے کا ذریعہ اس پھل کی ساخت اور رنگ ہے۔ جب وہ آدم دیکھتا ہے تو آم کی ساخت اور آم کے رنگ سے آم کو پہچانتا ہے۔ جب وہ انگور دیکھتا ہے تو انگور کی ساخت اور انگور کے رنگ سے انگور کو پہچانتا ہے اور جب وہ بڑے بڑے گھاس کے Lawn دیکھتا ہے تو بھی رنگ شناخت کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اگر وہ خواب میں سنگترہ کھاتا ہے تو ایسا نہیں ہوتا کہ خواب میں سنگترہ کا رنگ معدوم ہو جائے۔ سنگترہ کا جو رنگ اس مادی دنیا میں ہے وہی اسے نظر آتا ہے۔ سنگترہ جب ہاتھ میں آتا ہے تو وہ دیکھتا ہے کہ نارنجی رنگ اس کے ہاتھ میں ہے۔ جب وہ سنگترہ کو کھولتا ہے تو دیکھتا ہے کہ چھلکے کے اندرونی رخ میں سفید رنگ غالب ہے۔ جب وہ سنگترہ کی قاش الگ کرتا ہے تو قاش کا رنگ اسے الگ نظر آتا ہے۔ قاش کے اندر بیج، بیج کے اندر گری اور گری کے اندر جو سبز رنگ غالب ہے وہ بھی اسے الگ سے نظر آتا ہے۔

مفہوم یہ ہے کہ ہم رنگوں کی اہمیت کو خواب میں بھی نظر انداز نہیں کر سکتے۔ خواب کے اندر جب ہم کسی کالے آدمی کو دیکھتے ہیں تو ہمیں اس کا رنگ بالکل کالا اسی طرح کالا نظر آتا ہے جس طرح بیداری کے عالم میں نظر آتا ہے۔ بیداری کے عالم میں ہمیں اگر کوئی گندمی رنگ آدمی نظر آتا ہے تو خواب میں بھی ہم اسے گندمی رنگ کا دیکھتے ہیں۔ خواب میں رنگوں کی اہمیت افادیت اور نقصان کا اندازہ اس طرح بھی کیا جاتا ہے کہ خواب دیکھنے والا بندہ جب آگ دیکھتا ہے تو آگ کے الاؤ کو آگ کے مخصوص رنگوں سے پہچانتا ہے۔ آگ کی تپش بھی محسوس کرتا ہے۔ اگر خواب دیکھنے والا ایسے مقام پر خود کو دیکھتا ہے جہاں کی فضا یخ اور سرد ہے اور جہاں ہر طرف برف ہی برف ہے لیکن وہاں آگ کا الاؤ بھی روشن ہے تو سردی کا احساس کم ہو جاتا ہے۔ یہ بات کہ ظاہری دنیا میں مادی وجود کام کرتا ہے اور خواب کی دنیا میں مادی وجود معطل ہو جاتا ہے۔ اس کی پوری تفصیلات ہم ''خواب اور تعبیر'' کتاب میں بیان کر چکے ہیں۔

غور کیا جائے تو آدمی دراصل خواہشات کا غلام ہے۔ ایک خواہش پوری نہیں ہوتی تو دوسری خواہش سامنے آجاتی ہے۔ دوسری خواہش پوری نہیں ہوتی تو تیسری چوتھی پانچویں خواہش سامنے آجاتی ہے اور خواہشات کا یہ تسلسل اتنا زیادہ ہو جاتا ہے کہ آدمی کی اپنی حیثیت خواہشات کے پردوں میں چھپ جاتی ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ انسان کی ہر خواہش پوری ہو جائے۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ انسان کا ہر ارادہ پورا ہو جائے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا:

''آپؓ نے اللہ کو کیسے پہچانا؟''

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

''میں نے اپنے ارادوں کی ناکامی سے اللہ کو پہچانا۔''

اس کے باوجود کہ انسان کی ہر خواہش پوری نہیں ہوتی اور انسان کا ہر ارادہ تکمیل پذیر نہیں ہوتا انسان کی یہ عادت ہے کہ وہ خواہشات کے ہجوم میں گرفتار رہتا ہے۔ یوں کہنا چاہئے کہ مادی زندگی۔۔۔۔۔ دراصل خواہشات کا تسلسل ہے۔ انسان کی خواہش اگر پوری نہیں ہوتی تب بھی وہ دوسری خواہش کے پیچھے چل پڑتا ہے اور یہ چل پڑنا اس لئے ضروری ہے کہ زندگی ٹھہر کر انتظار نہیں کرتی۔ انسان کی بنیادی کمزوری یہ ہے کہ وہ محرومی یا ناکامی کا افسوس کرتا ہے جب کہ محرومی اور ناکامی ہی اسے اگلا قدم اٹھانے پر مجبور کرتی ہے۔ ناکام خواہشات اور محکوم تمناؤں کا جب کوئی تدارک نظر نہیں آتا اور انسان اس نقطہ پر رک جاتا ہے تو چونکہ یہ عمل خلاف قانون ہے اور غیر فطری ہے اس لئے اس کے اوپر احساس محرومی کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ احساس محرومی ایک بیماری ہے۔

احساس محرومی بیماری کا ایک ایسا درخت ہے جس کے تنے سے نکلنے والی ہر شاخ اور شاخ میں سے نکلنے والا ہر پتہ احساس محرومی کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ اس صورت حال میں انسان نفسیاتی مریض ہو جاتا ہے اور نفسیاتی بیماریوں میں پہلے دماغی عارضہ ہوتا ہے اور پھر یہ عارضہ بڑھتے بڑھتے مختلف بیماریوں میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ مثلاً ڈپریشن، خوف، پریشانی، شیزوفرینیا، مینیا، تکرار عمل اور تکرار خیال۔ ان بیماریوں کے دباؤ کی وجہ سے نروس سسٹم جب مزید کمزور ہو جاتا ہے تو دوسری بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ مثلاً لوبلڈ پریشر، ہائی بلڈ پریشر، پٹھوں کا کھچاؤ، ہڈیوں کا گلنا وغیرہ وغیرہ۔

قدرت رحیم و کریم ہے اور رحیم و کریم کے ساتھ فیاض بھی ہے۔ قدرت کائنات میں پھیلی ہوئی مخلوق کو ہمیشہ سکھ چین کی زندگی گزارنے کی ترغیب دیتی ہے۔ کسی آدمی پر جب احساس محرومی اس حد تک غالب ہو جائے کہ دنیا بیزاری اس کا محبوب مشغلہ بن جائے تو قدرت اسے زیادہ سے زیادہ رنگین خواب دکھاتی ہے۔ یہ رنگین خواب ایک طرح کا لاشعوری علاج ہے۔

رنگین خواب بہت کم نظر آتے ہیں لیکن جب بھی نظر آتے ہیں تو ان کے پیچھے قدرت کی فیاضی شامل ہوتی ہے۔ دماغی اعتبار سے اگر کوئی آدمی ماؤف ہو جائے اور دماغ میں وہ سیلز (Cells) جو اعصاب کو کنٹرول کرتے ہیں تھک جائیں اور ان کی کارکردگی

سست پڑ جائے تو آدمی خواب میں نیلا رنگ دیکھتا ہے۔ یعنی اسے خواب میں ہر چیز نیلی نظر آتی ہے۔ اگر اعصاب زیادہ کمزور نہیں ہوئے اور کسی وجہ سے حافظہ متاثر ہو گیا تو خواب میں اسے چیز کی گہرائی میں نیلے پن کا احساس ہوتا ہے۔

ہائی بلڈ پریشر کا کوئی مریض خواب میں زیادہ تر سرخ رنگ دیکھتا ہے لیکن اگر کوئی ہائی بلڈ پریشر کا مریض خواب میں سرخ کے بجائے سبز رنگ دیکھے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ قدرت نے اسے ہائی بلڈ پریشر کے مرض سے نجات دے دی ہے لیکن اگر وہ سرخ رنگ دیکھے یا بھڑکتے ہوئے شعلے دیکھے یا سرخ رنگ کا جلتا ہوا بلب دیکھے تو معالج کے لئے یہ بات قرین قیاس ہے کہ یہ خواب دیکھنے والا آدمی ہائی بلڈ پریشر کا مریض ہے یا آئندہ ہائی بلڈ پریشر کا مریض بن جائے گا۔

خواب کی دنیا کے اسرار و رموز میں ایک نکتہ یہ ہے کہ آدمی خواب میں شر یا خیر سب کچھ دیکھتا ہے اور متاثر ہوتا ہے۔ جو کچھ خواب میں دیکھتا ہے اکثر بیداری میں پیش آ جاتا ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک آدمی نے خواب میں دیکھا کہ مجھے بخار چڑھا ہوا ہے جب وہ بیدار ہوتا ہے تو بخار میں مبتلا ہوتا ہے۔ بہت سے کند ذہن لوگ جن کو بظاہر شاعری سے کوئی لگاؤ نہیں ہوتا جب وہ خواب میں کوئی نظم یا غزل سنتے ہیں تو اٹھنے کے بعد انہیں پوری کی پوری غزل یا نظم یاد ہوتی ہے۔ تاریخ یہ بھی بتاتی ہے کہ ایک ان پڑھ شخص عالم خواب میں کسی علمی محفل میں شریک ہوا اور بیدار ہونے کے بعد علم و حکمت کی باتیں بیان کرنے لگا۔ ادب کی دنیا میں بہت ساری مثالیں ایسی ہیں کہ کسی نے خواب میں کچھ لکھا اور بیدار ہونے کے بعد وہی سب کچھ کاغذ پر منتقل کر دیا۔ مثلاً مولانا جلال الدین رومیؒ نے بہترین اشعار نیند کی حالت میں کہے۔ صوفی شاعر ابن الفارس نے اپنے ساری عمدہ قصیدے پہلے خواب میں لکھے اور پھر بیداری میں قلم بند کئے۔ شیخ سعدیؒ کا یہ شعر:

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

بھی خواب میں ہی تخلیق ہوا۔ ادب ہو شاعری ہو قصائد ہوں یا کوئی محیر العقل کارنامہ ہو تاریخ میں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ پہلے ان کا مظاہرہ خواب میں ہوا اور پھر عملی مظاہرہ دنیا میں ہوا۔

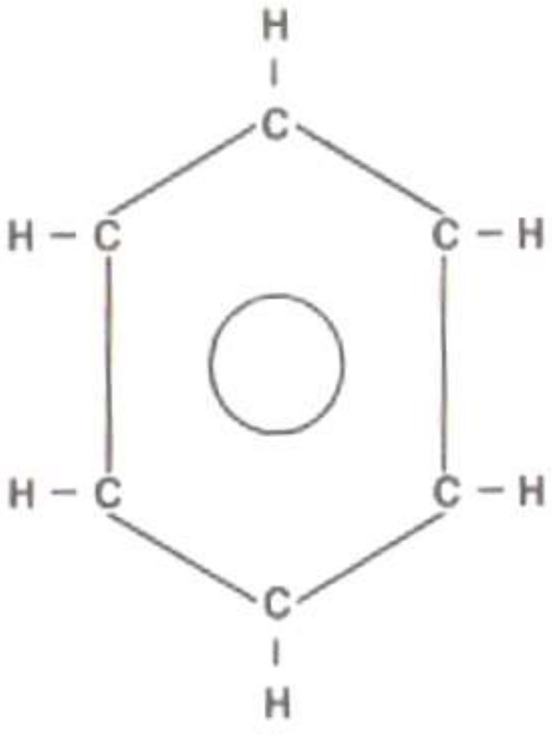
نامیاتی کیمیا میں کاربن کمپاؤنڈز کی ساخت بہت عرصے تک سائنس دانوں کے لئے معمہ بنی رہی۔ سائنس دان کاربن کمپاؤنڈز کی جو بھی ساخت تجویز کرتے تھے اس پر اتنے سوالات اٹھتے تھے کہ اس ساخت کو رد کر کے دوسری ساخت پر غور و فکر شروع ہو جاتا تھا۔ کیمیا دان کیکول (Kekule) بھی کاربن کمپاؤنڈ کی ساخت پر کام کر رہا تھا۔ اس کا ذہن مسلسل اس کی ساخت

دریافت کرنے میں مصروف تھا۔ایک رات اسی غور و فکر میں اسے نیند آگئی۔خواب میں اس نے دیکھا کہ چھ عدد سانپ ہیں اور انہوں نے ایک دوسرے کی دم منہ میں پکڑی ہوئی ہے۔



خواب میں دیکھی ہوئی شکل

اس شکل کو دیکھ کر کیکول کے ذہن میں Benzene (نامیاتی کمپاؤنڈ) کا خیال آیا۔ بیدار ہونے کے بعد اس نے خواب میں دیکھی ہوئی شکل پر کام شروع کیا اور ثابت کر دیا کہ Benzene کی ساخت وہی ہے جو اس نے خواب میں دیکھی تھی۔اس طرح نامیاتی کیمیا کا یہ لاینحل معمہ حل ہو گیا۔



Benzene C_6H_6
(نامیاتی کمپاؤنڈ) کی ساخت

باب نمبر ۹۔

امراض کی تشخیص

بیماری کی وجوہات

جسم کا اپنا ایک نظام ہے اور ہر نظام میں الگ الگ مدافعاتی نظام موجود ہے۔ اگر جسم کے اندر کوئی خرابی ہو جاتی ہے تو مدافعاتی نظام مزاحمت کرتا ہے۔ مدافعاتی قوت دو طرح کام کرتی ہے۔

۱۔ کسی کے تعاون کے ساتھ

۲۔ براہ راست

امراض سے شفایابی کے لئے بہت سارے علاج ہیں مثلاً جھنجھناہٹ یا وائبریشن (Vibration) سے علاج، سورج کی شعاعوں سے علاج، روشنی سے علاج، پانی سے علاج، رنگوں سے علاج، باتوں سے علاج، مفرد جڑی بوٹیوں سے علاج، ایکو پنکچر سے علاج، ایورویدک علاج، یونانی علاج، ایلوپیتھی علاج، ہومیو پیتھی علاج، لمس مالش (Physiotherapy) سے علاج، خوشبوؤں سے علاج، روحانی علاج۔

ان علاجوں میں سے ایک علاج یہ ہے کہ جسم کے مخصوص حصوں پر ایسی ضرب لگائی جائے جس سے جسمانی نظام میں جھنجھناہٹ پیدا ہو۔ یہ بالکل ابتدائی زمانہ کا طریقہ ہے اور Uncivilized لوگوں میں ابھی تک یہ طریقہ رائج ہے۔ مریض کو زمین سے تقریباً ۳ فٹ اونچے تختے پر پتھر یا بانسوں سے بنائی ہوئی چارپائی پر سیدھا لٹادیا جاتا ہے۔ دونوں پیر کو ملا کر

موٹے دھاگے سے انگوٹھے باندھ دیئے جاتے ہیں۔ معالج اپنے دونوں ہاتھ جوڑ کر پیروں کے تلوؤں پر ضرب لگاتا ہے۔ان کا یقین ہے کہ پیروں میں جسمانی نظام کے تمام پوائنٹس (Points) موجود ہیں۔ یہ پوائنٹس چین کے ایکو پنکچر(Accupuncture)علاج میں بھی موجود ہیں لیکن ان کا طریقہ ضرب کے بجائے سوئی چبھونے کا ہے۔یہی طریقہ ریفلیکسالوجی(Reflexology)میں بھی رائج ہے۔اس طریقہ علاج کے ماہر بھی پوائنٹس دبا کر علاج کرتے ہیں۔

کسی پائپ میں پانی یا کوئی چیز رک جائے۔پانی رکنے کی کوئی وجوہات ہیں۔پانی جم جائے، پانی میں پائپ کے سوراخ کی نسبت سے بہنے کی صلاحیت کم ہو جائے، پانی گاڑھا اور غلیظ ہو جائے، پائپ کو صاف کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پائپ میں پیچھے سے پریشر ڈالا جاتا ہے۔پریشر ہوا کے ذریعہ ہو، حرارت کے ذریعہ ہو یا ضرب کے ذریعہ ہو یا کسی بھی طرح ہو۔پریشر کے ذریعہ پائپ کھل جاتا ہے۔ اگر پائپ میں پانی کا بہاؤ اپنی اصلی حالت میں آ جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پائپ بیمار نہیں ہے۔ پائپ میں Leakageہو جائے تو بہاؤ برقرار رکھنے کے لئے سوراخ بند کر دیا جاتا ہے۔کوئی چیز لیپ کر دی جاتی ہے۔لپیٹ دی جاتی ہے یا پائپ کو سی دیا جاتا ہے۔ایک پائپ پر پورے جسمانی نظام کو قیاس کیا جاسکتا ہے۔

طریقہ علاج کوئی بھی ہو یونانی طب ہو، ایکو پنکچر ہو، ایلو پیتھی ہو یا Reflexologyہو لیکن ایک بات زیادہ اہم ہے جو ہر معالج کو یاد رکھنی چاہئے کہ پانی کا اپنا رنگ ہے، پائپ کا الگ رنگ ہے، پائپ میں پانی کا بہاؤ صحیح نہ رہے تو پانی سڑ جاتا ہے، رنگ تبدیل ہو جاتا ہے اور پانی میں زہریلے مادے پیدا ہو جاتے ہیں۔پائپ میں اگر خرابی ہو گی تو رنگ تبدیل ہو جائے گی۔ پانی کا بہاؤ رکے گا تب بھی رنگ تبدیل ہو جائے گا، پانی میں لیس یا چپچپاہٹ پیدا ہو جائے اس وقت بھی رنگ تبدیل ہو جائے گا۔ پانی میں اگر جراثیم مرنے لگیں یا نشوونما زیادہ ہو جائے تب بھی رنگ میں تبدیلی واقع ہو جائے گی۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر پانی کا رنگ صحیح ہے تو آدمی صحت مند ہے اور پانی کے رنگ میں تبدیلی بیماری ہے۔ چاہے پانی گاڑھا ہو، پتلا ہو اس میں سڑاند ہو جائے یا کڑوا ہو جائے گا، گاڑھا یا سرخی مائل ہو جائے۔

مثال

پانی جب اپنی اصل سے پتلا ہو جائے انیمیا یا لو بلڈ پریشر ہے۔پانی گاڑھا ہو جائے یا اس میں معمول سے زیادہ گرمی ہو جائے تو ہائی بلڈ پریشر ہے۔پانی کڑوا ہو جائے تو صفرا بن جائے گا۔پانی میں اگر ایسی خلط پیدا ہو جائے جو جلی ہوئی ہو تو بیماریاں پیدا ہو جائیں گی جو سوداویت سے تعلق رکھتی ہیں۔ مثلاً تلی کا خراب ہو جانا(Thalassemia)۔اگر پانی میں لیس پیدا ہو جائے تو بلغمی

امراض پیدا ہو جائیں گے۔ پانی میں اگر ایسے ذرات شامل ہو جائیں جو پانی کے سفید ذرات پر غلبہ حاصل کر لیں اور پانی کے سفید خلئے(White Blood Cells)ان کی غذا بننے لگیں تو کینسر بن جائے گا۔

عرض یہ کرنا ہے کہ صحت ہو یا بیماری اس میں بہر حال رنگوں کی کمی و بیشی کا عمل دخل ہے۔ ہم جب جڑی بوٹیوں سے علاج کرتے ہیں تو دراصل ان جڑی بوٹیوں سے جسم میں غالب رنگ کو معتدل کرتے ہیں۔ لاکھوں جڑی بوٹیوں میں کوئی ایک بوٹی یا جڑ ایسی نہیں ہے جو بے رنگ ہو۔ ہم دراصل دواؤں کے ذریعہ مریض کے جسم میں رنگ منتقل کرتے ہیں۔ کھانے پینے میں اگر اعتدال نہ رہے تب بھی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ سبزیاں اور ترکاریاں کھانے سے جسم زیادہ دیر اچھا رہتا ہے۔ اعتدال سے زیادہ گوشت اور انڈے کھانے سے جسم بیمار ہو جاتا ہے۔ ترکاریاں کھانے سے صحت اس لئے اچھی رہتی ہے کہ جسم میں سبز رنگ منتقل ہوتا ہے۔ اعتدال سے زیادہ گوشت کھانے سے طبیعت میں تکدر، تساہل، بوجھ، غصہ اور درندہ پن اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ گوشت میں سرخ اور گلابی رنگ غالب ہے جب کہ سرخ رنگ اعتدال میں استعمال کرنا محرک ہے۔ معالج حضرات اور سائنس دان ایک میز پر بیٹھ کر رنگ کے بارے میں غور و فکر کریں تو کسی بھی طرح رنگ کی افادیت اور نقصانات سے انکار ممکن نہیں ہے۔ اس لئے کہ ہر معالج اور سائنس دان رنگوں کا مرکب ہے۔

چھ ارب انسانوں میں ایک بھی انسان رنگوں کے مرکب کے علاوہ کچھ نہیں۔ انسان جس ماحول میں رہتا ہے وہاں بھی رنگوں کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

۱۔ سورج کے سات رنگ

۲۔ اندھیرے کا رنگ

۳۔ پھولوں کا رنگ

۴۔ پانی کا رنگ

۵۔ آکسیجن کا رنگ

۶۔ چاند کی چاندنی

۷۔ ستاروں کا رنگ

۸۔ کہکشاؤں کا رنگ

۹۔ بادل کا رنگ

۱۰۔ قوس وقزح کا رنگ

۱۱۔ پھول پودوں کا رنگ

۱۲۔ درختوں کا رنگ

۱۳۔ زمین کا رنگ

۱۴۔ ہوا کا رنگ

۱۵۔ لباس کا رنگ

۱۶۔ دیواروں کا رنگ

۱۷۔ کھڑکیوں اور پردوں کا رنگ

۱۸۔ غذاؤں کا رنگ

ہر انسان چاہے وہ جاہل ہو، کم لکھا پڑھا ہو، زیادہ پڑھا لکھا ہو، ڈاکٹر ہو، Ph.D ہو، کسان ہو، شاعر ہو، ادیب ہو، مؤرخ ہو، فنکار ہو، مرد ہو، عورت ہو یا سائنس دان ہو رنگوں کی دنیا میں زندہ رہتا ہے اور جب رنگ اس کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں تو مر جاتا ہے۔

ہمارا کھانا پینا رہن سہن لباس خزاں کا موسم بہار کا موسم سب رنگین ہیں۔

جسمانی صحت اور بیماری کا نظام رنگوں پر قائم ہے۔ زمین پر موجود تمام سسٹم رنگین سسٹم ہے۔ جب کوئی چیز بے رنگ نہیں تو یہ تلاش کرنا ضروری ہو گیا ہے کہ کون سے رنگوں کی کمی بیشی سے امراض پیدا ہوتے ہیں اور رنگوں کے اعتدال سے جسمانی صحت کس طرح برقرار رہتی ہے۔ ہم جب Uncivilized لوگوں کے علاج کا تذکرہ کرتے ہیں تو ہمارے طریقہ علاج میں تبدیلی تو ہے لیکن بنیاد میں کوئی فرق نہیں۔

مثال

جھنجھناہٹ(Vibration)سے علاج:

جب ہم مریض کو دوا دیتے ہیں تو اس میں کوئی نہ کوئی رنگ ہوتا ہے۔

۱۔ جب دوا معدے میں جاتی ہے تو وہاں ایک اثر چھوڑتی ہے اور وہ تاثر جھنجھناہٹ(Vibration)ہے۔

۲۔ اس ہی طرح انجکشن لگاتے وقت جیسے ہی سوئی جسم کیا اندر داخل ہوتی ہے Vibration ہوتی ہے۔

۳۔ سرجن جب آپریشن کرتا ہے تب بھی Vibration ہونا ضروری ہے۔

۴۔ Anesthetist مریض کو کلوروفام سنگھاتا ہے۔اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ دواؤں کے پریشر یا تاثرات سے عارضی طور پر شعور کو معطل کر دیا گیا ہے۔

انسانی جسم خلاء کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ خلاء سے مراد سوراخ ہیں۔انسان کے اندر سے اگر سوراخ نکال دیئے جائیں تو جسم ختم ہو جائے گا۔

۱۔ آنکھوں کے سوراخ

۲۔ ناک کے سوراخ

۳۔ حلق کے سوراخ

۴۔ بول و براز کے سوراخ

۵۔ انسان کے اندر آنتوں کے سوراخ اور کھال میں سوراخ

سوراخ نہیں ہوں گے تو پسینہ نہیں آئے گا ہوا اندر جائے گی نہ باہر آئے گی۔جب ان سوراخوں میں بے اعتدالی پیدا ہو جاتی ہے تو وہ جگہ سوج جاتی ہے، جسم پھولنا شروع ہو جاتا ہے۔ جسم کے اندر رنگ اور روشنی سے مرکب ایک برقی رو دوڑتی رہتی ہے جو جسمانی نظام کو بحال رکھتی ہے۔ جس کو ہم سمجھنے کے لئے کرنٹ کہہ سکتے ہیں۔

جسمانی نظام میں اگر کرنٹ رک جائے تو سوراخ یا اس کا اسفنجی سسٹم غیر متوازن ہو جاتا ہے جس کے نتیجے میں جسم پر ورم آجاتا ہے۔

جوڑوں اور اعضاء میں الیکٹریکل امپلس (Electrical Impulse) گھوم کر دائروں کی شکل میں چلتے ہیں۔ دائروں میں گھومنے کی وجہ سے جوڑوں میں خلاء رہتا ہے۔ ساتھ ساتھ اس عمل سے جوڑوں میں چکنائی پیدا ہوتی ہے۔ اگر Electrical Impulse کی حرکت میں اعتدال نہ رہے تو جوڑوں پر ورم آجاتا ہے اور جوڑ آپس میں جڑ جاتے ہیں۔

لطیف اور کثیف وجود

انسان صرف مادی جسم کا نام نہیں ہے اس کے اوپر ایک اور لطیف جسم ہے۔ ہماری تخلیق لطیف اور کثیف دو جسموں سے ہوئی ہے۔ تمام حرکات اور افعال لطیف جسم کے تابع ہیں۔ ماہرین نے معالجین کی استعداد میں اضافہ کرنے کے لئے جسم کے مختلف مقامات متعین کئے ہیں۔ یہ مقامات ان حضرات کے مشاہدہ میں آجاتے ہیں جو لطیف جسم کو دیکھ لیتے ہیں۔ لطیف جسم سے مختلف روشنیاں پھوٹتی رہتی ہیں جن کا رنگ قوس وقزح کے رنگوں کی طرح ہوتا ہے۔

معالج جب مریض کو دیکھتا ہے تو اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ مریض کے اندر کس رنگ کی کمی یا زیادتی ہو گئی ہے۔ وہ جان لیتا ہے کہ مرض جذبات واحساسات میں عدم توازن کی وجہ سے ہے یا بیرونی اثرات (جراثیم وغیرہ) کی وجہ سے ہے۔

پیچیدہ تصورات منفی احساسات غیر پاکیزہ خیالات اور تخریبی اعمال وحرکات سے روشنیوں کے جسم میں دھبے پڑ جاتے ہیں۔ بعد میں یہ دھبے مادی جسم میں زخم بن جاتے ہیں اور ان میں سڑاند پیدا ہو جاتی ہے۔ نتیجے میں جسم میں جراثیم یا Foreign Body داخل ہو جاتا ہے۔

رنگوں میں کمی و بیشی معلوم کرنے کا طریقہ

مرض کی تشخیص اور علاج تجویز کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مریض کی جسمانی اور جذباتی سطح کو پوری طرح سمجھا جائے۔ مرض کی تشخیص کے لئے معلوم ہونا چاہئے کہ جسم میں کس رنگ کی کمی واقع ہو گئی ہے تا کہ ضروری رنگ کے استعمال سے اس مرض کو رفع کیا جاسکے۔ مریض کی عادات مزاج عمل اور رد عمل کا علم ہونا بھی ضروری ہے۔

سرخ رنگ کی کمی واقع ہو جانے سے مریض سست، کاہل، کمزور اور سویا سویا سا رہتا ہے۔ قبض کی شکایت بھی ہو جاتی ہے۔ بر خلاف اس کے جس شخص کے اندر نیلے رنگ کی کمی واقع ہو جائے وہ اضطراری کیفیت سے دوچار رہتا ہے۔ بات بات پر غصہ کرتا ہے اور ہر کام میں جلد بازی کا مظاہرہ کرتا ہے۔

جسم میں رنگوں کی کمی بیشی کا اندازہ لگانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ مریض کی آنکھوں کے ڈیلوں Eye Balls ناخنوں اور جلد کے رنگ کا بغور مطالعہ کیا جائے۔ مثلاً اگر کسی مریض کو سرخ رنگ کی ضرورت ہے تو اس کی آنکھوں کے ڈیلے اور ناخن نیلاہٹ مائل ہوں گے، جلد کا رنگ بے رونق ہو گا، آنکھوں کے نیچے حلقے ہوں گے جب کہ جسم میں نیلی روشنی کی کمی کا اظہار آنکھوں کے ڈیلوں میں سرخی ناخنوں میں تیز سرخی اور جلد میں سرخی سے ہو گا۔

اگر جسم میں سرخی یک لخت اور بے تحاشا بڑھ جائے جیسا کہ سگ گزیدگی میں ہوتا ہے تو نیلا رنگ بار بار اور جلد جلد استعمال کرنا چاہئے۔

بعض حالتوں میں ایسا لگتا ہے کہ کوئی ایک رنگ جسم کے کسی خاص حصہ میں جمع ہو گیا ہے جیسے پھوڑا پھنسی، آشوب چشم، درد سر اور فالج وغیرہ لیکن درحقیقت وہ رنگ پورے جسم پر غالب ہوتا ہے۔ جسم کا قدرتی نظام مدافعت اس کو کسی عضو یا حصہ پر ظاہر کر کے ہماری توجہ اس زیادتی کی طرف مبذول کراتا ہے۔ ایسی صورت میں معالج کو چاہئے کہ یکسوئی کے ساتھ غور و فکر کرے کہ مریض کو کس رنگ کی ضرورت ہے۔

آنکھوں کا رنگ کبھی کبھی دھوکہ بھی دے دیتا ہے۔ جیسے آنکھوں کے سرخ ہونے میں سرخ رنگ کی کمی بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن جب بقیہ دو چیزوں کا معائنہ کیا جائے تو صحیح صورتحال سامنے آجائے گی۔ آنکھوں کا رنگ مختلف ہوتا ہے۔ گرم ممالک کے لوگوں میں سیاہ ہوتا ہے۔ سفید فام اقوام میں ہلکا یا نیلا ہوتا ہے۔ چنانچہ اکٹھی تین چیزیں ہی صحیح صورت حال کے تعین میں رہنمائی کریں گی۔ کبھی کبھی ناخنوں میں باریک یا موٹی عمودی لکیریں ہوتی ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بلغم زیادہ بن رہا ہے۔ ناخن کالے ہونے کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ خون میں سوداویت بڑھ گئی ہے۔

جسم میں اگر کسی ایک رنگ کی زیادتی ہوئی ہو تو اس رنگ کو متوازن کرنے کے لئے ایسا رنگ استعمال کرنا چاہئے جو اس رنگ کی زیادتی کو معتدل کر دے۔ ایسے رنگ کی پہچان کیسے ہو؟ کون سا رنگ کس رنگ کو معتدل کرے گا؟

ان سوالات کے جوابات الہامی کتابوں میں موجود ہیں۔

"اور ہم نے ہر چیز کو دو رخوں پر پیدا کیا۔" (القرآن)

اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ ہم نے ہر چیز کو دو رخوں پر پیدا کیا ہے مطلب یہ ہے کہ کائنات کی ہر چیز کی تخلیق میں دو رخ کارفرما ہیں۔ مثلاً دن رات مرد عورت خوشی غم روشنی اندھیرا سردی گرمی بہار خزاں سونا جاگنا غرضیکہ ہر تخلیق اس قانون کی پابند ہے۔ ان دو رخوں میں کبھی ایک رخ غالب ہوتا ہے اور دوسرا مغلوب اور کبھی دوسرا غالب اور پہلا مغلوب ہوتا ہے۔ رنگ اللہ کی تخلیق ہیں اور وہ بھی اسی قانون کے پابند ہیں۔

جس رنگ کو ہماری آنکھ دیکھتی ہے وہ رنگ کا غالب رخ ہوتا ہے۔ رنگ کا دوسرا رخ غالب رخ کے پس پردہ ہوتا ہے۔ مغلوب رخ کی خاصیت یہ ہے کہ وہ غالب رخ کے اثرات کو معتدل کر دیتا ہے اسی طرح غالب رخ کی خاصیت یہ ہے کہ وہ مغلوب رخ کے اثرات کو معتدل کر دیتا ہے۔

کسی رنگ کے مغلوب رخ کو دیکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس رنگ کو تھوڑی دیر کے لئے نظر جما کر دیکھیں اور پھر فوراً کسی سفید یا خاکستری سطح کو دیکھیں۔ اس سطح پر مغلوب رخ نظر آجاتا ہے۔

رنگ کے غالب اور مغلوب رخ چونکہ ایک دوسرے کے اثرات کو معتدل بناتے ہیں اس لئے دونوں رخ ایک دوسرے کے معاون رنگ کہلاتے ہیں۔

باب نمبر ۱۰۔

طریقہ علاج

رنگ اور روشنی سے علاج کے لئے الگ الگ رنگ معین ہیں۔ سر گردن اور چہرے کے لئے نیلا رنگ، سینے کے امراض کے لئے نارنجی رنگ، معدے کے امراض کے لئے زرد رنگ، جنسی اعضاء اور جنسی امراض کے لئے جامنی رنگ۔ معالج اپنے تجربہ اور صوابدید سے ان رنگوں میں دوسرے رنگ شامل کرکے امراض کا علاج کرتا ہے۔

اصول

جب ایک یا ایک سے زائد مراکز میں رنگوں کی معین مقداروں کا تناسب بگڑ جاتا ہے تو نئے نئے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ رنگ کی مقدار متوازن ہو جائے تو مرض کا علاج آسان ہو جاتا ہے۔ رنگوں کی کمی پورا کرنے یا زیادتی کو ختم کرنے کے لئے سورج کی شعاعوں اور روشنی سے مدد لی جاتی ہے۔

رنگوں سے علاج

رنگ اور روشنی کے علاج سے معمولی سمجھ بوجھ کا آدمی بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اس علاج میں وقت کم لگتا ہے اور خرچ بھی کچھ نہیں ہوتا۔ رنگ اور روشنی سے علاج مندرجہ ذیل طریقوں سے کیا جاتا ہے۔

۱۔ جسم کے زیادہ سے زیادہ حصوں کو تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد دھوپ میں رکھا جائے۔ سورج کی روشنی کے طیف میں چونکہ تمام رنگ پائے جاتے ہیں اس لئے جسم کو جس ایک یا ایک سے زیادہ رنگ کی ضرورت ہوتی ہے جسم

اس کو جذب کر لیتا ہے۔ امراض کا علاج دراصل سورج کے رنگ ہیں، حدت اضافی چیز ہے۔

۲۔ جس رنگ کی ضرورت ہو اس رنگ کی بوتل بازار سے خرید کر پہلے اسے ٹھنڈے پانی سے پھر گرم پانی سے خوب اچھی طرح صاف کر لینا چاہئے تاکہ بوتل کی اندر کی سطح میں کسی قسم کا میل باقی نہ رہے۔ اگر بوتل کے اوپر کوئی لیبل یا کاغذ وغیرہ

لگا ہوا ہے تو اسے بھی دھو دینا چاہئے۔ صاف شدہ بوتل یا شیشی میں آب مقطر (WaterDistilled) بھر دیں۔ پانی بھرتے وقت یہ خیال رکھیں کہ بوتل یا شیشی کے اوپر کا ایک چوتھائی حصہ خالی رہے۔

اس بوتل یا شیشی کو لکڑی یا لکڑی کی چوکی پر ایسی جگہ رکھیں جہاں صاف اور کھلی دھوپ ہو۔ مطلوبہ رنگ کی بوتل یا شیشی فراہم نہ ہو سکے تو صاف پکے شیشے کی سفید بوتل پر مطلوبہ رنگ کا ٹرانسپیرنٹ کاغذ (PaperCelophene) اس طرح چپکا دیا جائے کہ بوتل اوپر نیچے اور اطراف سے کاغذ کے اندر آ جائے۔ کاغذ دستیاب نہ ہو تو مطلوبہ رنگ کی ٹرانسپیرنٹ پلاسٹک شیٹ سے بھی کام لیا جا سکتا ہے۔

i) بوتل کو چار یا چھ گھنٹے تک دھوپ میں رکھا جائے۔ پانی تیار کرنے کا بہترین وقت دن میں دس گیارہ بجے سے چار بجے تک ہے۔ بوتل کے خالی حصے پر بھاپ کی طرح بوندیں جمع ہو جائیں تو پانی تیار ہونے کی علامت ہے۔

ii) ایک بوتل کو دوسری بوتل کے قریب اس طرح نہ رکھیں کہ ایک بوتل کا سایہ دوسری بوتل پر پڑے۔

جس مقام پر بوتلیں رکھی جائیں وہاں کی فضا گرد و غبار اور دھوئیں سے پاک ہونی چاہئے۔ بوتلوں کے اوپر

کارک مضبوطی سے لگا رہنا چاہئے۔

۳۔ برسات کے دنوں میں سورج کبھی نکلتا ہے اور کبھی مطلع ابر آلود ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ طریقہ اختیار کیا جائے کہ جس رنگ کی ضرورت ہو اسی رنگ کی بوتل میں شوگر آف ملک کی دو گرین کی ٹکیاں بھر کر ایک ماہ تک روزانہ چھ گھنٹے دھوپ میں رکھیں۔ بوقت شب بوتل یا مختلف رنگ کی بوتلیں مطلوبہ رنگ کی روشنی میں رکھ دیں۔

ہر دوسرے روز بوتل کو اچھی طرح ہلاتے رہیں۔ گرمیوں میں چونکہ سورج کی کرنیں تیز ہوتی ہیں اور جلدی جذب ہو جاتی ہیں اس لئے پندرہ روز میں دوا تیار ہو جاتی ہے۔

۴۔ پروجیکٹر پر مختلف رنگین شیشے لگا کر رنگین شعاعوں سے علاج کیا جا سکتا ہے اور دوائیں بھی تیار کی جا سکتی ہیں۔

۵۔ کمروں کی کھڑکیوں یا دروازوں میں مختلف رنگوں کے شیشے ایسی سمت میں لگائے جائیں جہاں سے براہ راست صبح و شام دھوپ آتی ہے۔ بوقت ضرورت ایک شیشہ پر سے پردہ ہٹا دیا جائے یا معالج کی ہدایت پر ایک سے زیادہ پردے ہٹا دیئے جائیں۔ شیشوں پر سے پردہ اس طرح ہٹایا جائے کہ مریض پر مطلوبہ روشنی پڑتی رہے۔

مریض کو آرام دہ کاؤچ(Couch)پر لٹادیا جائے یا کرسی پر بٹھا کر روشنی ڈالی جائے۔روشنی ڈالنے سے

پہلے وقت کا تعین کرنا ضروری ہے کہ روشنی کتنے وقت کے لئے ڈالنی ہے۔

۶۔ ڈیڑھ فٹ کا ایک بکس بنوالیا جائے جس میں چاروں طرف اس طرح کے خانے بنائے جائیں کہ ان میں حسب منشاء جس رنگ کا چاہیں شیشہ لگا دیں۔ بکس کی زمین لکڑی کی ہو۔البتہ چھت پر ریفلیکشن (Reflection) والی دھات لگائی جائے۔بکس کے اندر ۱۰۰ واٹ کا بلب لگادیں۔اب تین طرف کے خانے بند کر کے چوتھے خانے میں مطلوبہ رنگ کا شیشہ لگا کر علاج کریں۔

۷۔ رنگ اور روشنی سے علاج میں رنگین تیل کا استعمال بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ تیل بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مختلف رنگوں کی بوتلوں میں کچی گھانی کا خالص السی کا تیل بھر کر چالیس دن تک دھوپ میں رکھیں۔اگر اس عرصہ میں بارش آجائے یا بادل چھا جائیں تو اتنے ہی دنوں کا اضافہ کر کے مزید دھوپ میں رکھیں۔

سر میں مالش کرنے کے لئے آسمانی رنگ کی بوتل میں تلوں کا تیل تیار کیا جائے۔ یہ تیل ایسے مریضوں کے لئے مفید ہے جن کے دماغ پر گرمی چڑھ گئی ہو۔ مریض کبھی ہوش میں اور کبھی بے ہوش ہو جاتا ہو۔ مریض بے سروپا باتیں کرتا ہو۔اسے کوئی سایہ نظر آتا ہو۔کانوں میں آوازیں آتی ہوں۔ آنکھوں کے سامنے نادیدہ مناظر آتے ہوں۔ آنکھوں میں چمک یا چنگاریاں محسوس ہوتی ہوں۔

۸۔ شیشے کے رنگین جار میں(Distilled Water) کے ایمپیول دو سو گھنٹوں میں تیار ہو جاتے ہیں۔ایمپیول کی تیاری کے دوران بادل آجائیں تو مزید اتنے ہی گھنٹے دھوپ میں رکھیں اور معالج کی ہدایت پر جس رنگ کی ضرورت ہو استعمال کریں۔

نوٹ: ایمپیول کا علاج کسی ہوشیار اور مستند معالج کے مشورے کے بغیر نہ کیا جائے۔

۹۔ آنکھوں کی بیماریوں آنکھ کی دکھن اور ان آنکھوں کے لئے جو آپریشن کے بعد خراب ہو گئی ہوں ہلکے آسمانی رنگ شیشے کی عینک لگانے سے بہترین نتائج سامنے آئے ہیں۔

نوٹ: آسمانی رنگ گلاس کی عینک دن میں نو یا دس بجے سے شام چار یا پانچ بجے تک لگانی چاہئے۔زیادہ بہتر یہ ہے کہ دو تین گھنٹے کا وقفہ گزرنے پر عینک اتار دی جائے اور پندرہ بیس منٹ کے بعد دوبارہ لگائی جائے۔

۱۰۔ فالج لقوہ یااس قبیل کے دیگرامراض جن میں مالش یاٹکور عام طور سے فائدہ مند ہوتی ہے ان کے علاج کے لئے ایک کپ نمک اور دو کپ بھوسی رنگین تھیلیوں میں بھر کر دھوپ میں اتنی دیر رکھیں کہ نیم گرم ہو جائیں۔ان تھیلیوں سے ٹکور کریں۔

۱۱۔ دوسوت موٹی لکڑی کافریم بنوایاجائے جس میں ایک طرف دستہ ہو۔اس کے اوپر مکمل رنگین کپڑااس طرح لپیٹ دیا جائے کہ کپڑے کے درمیان میں مختلف رنگ کے خوشبودار پھولوں کی پتیاں بھر دی جائیں۔اس رنگین خوشبودار پنکھے کواس طرح چہرے کے سامنے رکھاجائے کہ سورج کی روشنی اس میں سے چھن کر چہرے پرپڑتی رہے۔

نوٹ:رنگ اورروشنی سے علاج کے اور بھی طریقے ہیں جن پر تحقیق ہورہی ہے۔

باب نمبر ۱۱۔

نظام ہضم، جگر اور لبلبہ کی بیماریاں

معدہ کا زخم

اسباب

اس مرض میں معدہ کی اندرونی دو تہوں میں زخم ہو جاتے ہیں۔اس کی وجہ تیزابیت کی زیادتی یا چکنی رطوبت(Mucus) کی کمی ہوتی ہے۔ سگریٹ، کافی، چائے، مصالحہ دار چیزوں اور مرچوں کے زیادہ استعمال سے بھی تیزابیت بڑھ جاتی ہے۔

علامات

معدہ کے زخم کے مریض عام طور پر معالج سے اس وقت رجوع کرتے ہیں جب پیٹ کے اوپری حصے میں درد ہوتا ہے۔ یہ درد عام طور پر کھانا کھانے سے بڑھ جاتا ہے اور وقفے وقفے سے ہوتا ہے۔ درد کے ساتھ ساتھ بھوک میں کمی، متلی، قے، سینے کی جلن اور ریاح کی زیادتی ہو جاتی ہے۔

السر چھوٹی آنت کے پہلے حصے میں بھی ہو جاتا ہے۔اس کی علامات کم و بیش معدہ کے السر جیسی ہوتی ہیں۔ فرق یہ ہے کہ اس السر میں دودھ بسکٹ وغیرہ کھانے سے درد کم ہو جاتا ہے۔

علاج

۱۔ سبز(Green) رنگ کا پانی صبح وشام

۲۔ زرد(Yellow) رنگ کا پانی کھانے سے پہلے

۳۔ رنگین پانی کی خوراک بڑوں کو ۲ اونس اور بچوں کو ایک اونس دی جائے۔ چھوٹے بچوں کو معالج کے مشورے سے ایک ٹیبل اسپون یا ٹی اسپون رنگین پانی دیا جائے۔

نفخ و قراقر معدہ

اسباب

بادی ثقیل اور ٹھنڈی چیزوں کا زیادہ استعمال پانی زیادہ پینا کھانا کھانے کے فوراً بعد سو جانا کھانے کے بعد چہل قدمی نہ کرنا زیادہ دیر بیٹھے رہنا اور کم چلنا پھرنا۔

علامات

پیٹ میں پسلیوں کے نیچے کھچاؤ ہوتا ہے۔ قراقر کی آواز سنائی دیتی ہے۔ کبھی کبھار میٹھا اور کبھی سخت درد ہوتا ہے پیٹ پھول جاتا ہے، کھٹی ڈکاریں آتی ہیں اور منہ سے تھوک زیادہ آتا ہے۔

علاج

۱۔ نارنجی (Orange) رنگ کا پانی صبح و شام

۲۔ سبز (Green) رنگ کا پانی دونوں وقت کھانے سے پہلے

پیٹ کے کیڑے

اسباب

کچی غذا جو صحیح طرح پکی ہوئی نہ ہو اور سڑی ہوئی چیزوں کے کھانے اور غیر صاف پانی پینے سے پیٹ میں کیڑے ہو جاتے ہیں۔

علامات

پیٹ میں ہلکا ہلکا درد ہوتا ہے اور پیٹ میں نفخ ہوتا ہے۔ بھوک کے وقت کوئی چیز اوپر کو چڑھتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ منہ سے رال بہتی ہے۔ مریض سوتے میں دانت چباتا ہے، ہونٹ خشک ہو جاتے ہیں، چکنی چیزوں سے کراہت ہوتی ہے۔ فاسد غذا

دستوں میں نکلتی ہے، کبھی پاخانہ کے ساتھ کیڑے خارج ہوتے ہیں، کھانا کھانے کے بعد جی متلاتا ہے۔ اگر کیڑے کدو دانے ہوں تو پیٹ میں مروڑ اٹھتا ہے اور سر میں درد ہوتا ہے۔ چہرہ کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ بچوں میں اگر یہ شکایت ہو تو بچہ اپنی ناک نوچتا ہے۔ مریض کی مقعد (Anus) کے مقام پر خارش ہوتی ہے اور منہ سے بو آتی ہے۔

علاج

۱۔ نیلے (Blue) رنگ کا پانی صبح و شام

۲۔ زرد (Yellow) رنگ کا پانی دوپہر و رات

اسہال

اسباب

امیبا (Amoeba) بیکٹیریا کے زہریلے مادے وائرس اور ایسی خوراک جس سے آدمی الرجک ہو ایسی غذا جو صحیح طرح پکی ہوئی نہ ہو سڑی ہوئی ہو یا فریج میں زیادہ مدت تک رکھی گئی ہو اس بیماری کا سبب بنتی ہے۔

علامات

مریض میں مندرجہ ذیل علامات پائی جاتی ہیں۔

دست، پیٹ میں درد، کمزوری، بھوک نہ لگنا، متلی اور قے۔ اس کی دو مشہور قسمیں ہیں۔

۱۔ ہیضہ

۲۔ پیچش

پیچش

اسباب

پیچش عام طور پر امیبا(Amoeba)اور کبھی کبھی بیکٹیر یا کی وجہ سے ہوتی ہے۔ایسے مریض جن کو پیچش رہ چکی ہو ان کے پاخانے سے دوسروں تک یہ مرض پھیل سکتا ہے اور ایسی غذا کھانے سے بھی پیچش ہو جاتی ہے جس میں انسانی فضلے کی آمیزش ہو۔

علامات

عام طور پر مختلف مریضوں کو مختلف درجوں کی پیچش ہوتی ہے۔ بعض لوگوں میں علامات ظاہر نہیں ہوتیں، بعض میں علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ پیچش میں آنتوں کے اندر اعصاب متاثر ہو جاتے ہیں۔

۱) کم درجے کی پیچش:

اس مرض میں نیم سیال پتلے پاخانے آتے ہیں جس میں چکنی رطوبت(Mucus)موجود ہوتی ہے مگر خون نہیں ہوتا۔اس کے ساتھ ساتھ پیٹ میں مروڑ حبس ریاح تھکن ہوتی ہے وزن کم ہو جاتا ہے۔یہ علامات وقفے وقفے سے ہوتی ہیں۔

۲) زیادہ درجے والی پیچش:

اس مرض میں بالکل پتلے پاخانے آتے ہیں اور پاخانے کے ساتھ آؤں اور خون آتا ہے اور زیادہ شدت ہونے پر صرف خون آتا ہے۔ بخار (104ڈگری فارن ہائیٹ) بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ پیٹ میں درد اور پاخانہ کرنے میں شدید تکلیف(Tenusmus)ہوتی ہے۔

علاج

۱۔ زرد رنگ کا پانی صبح و شام، شدت کی صورت میں زرد رنگ کا پانی دو دو گھنٹے کے وقفے سے استعمال کریں۔

۲۔ خون آنے کی صورت میں سبز رنگ کا پانی دوپہر اور رات کو استعمال کریں۔

۳۔ مرہم زرد ناف کے اطراف صبح و شام مالش کریں۔

ہیضہ

اسباب

یہ بیماری جراثیم (Vibreo Cholera) کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جراثیم سے متاثر غذا اور پانی کے استعمال سے یہ بیماری لگ جاتی ہے۔

علامات

ہیضہ کے مریض کو چاول کے پانی کی طرح پاخانے آتے ہیں جس میں بہت سا مفید دودھیا پانی نکلتا رہتا ہے۔ اسہال میں عام طور پر پاخانے کی مخصوص بدبو نہیں ہوتی اور پیپ اور خون بھی نہیں ہوتا۔ مریض کے جسم میں پانی کی کمی ہو جاتی ہے۔ مثلاً مریض کی جلد اور زبان سوکھ جاتی ہے، آنکھیں دھنس جاتی ہیں، دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے، نبض سست چلتی ہے۔

عام طور پر ہیضہ کے دست ۲ سے ۷ دن تک آنے کے بعد خود بخود رک جاتے ہیں لیکن اس ۲ سے ۷ دن میں پانی کی کمی کی وجہ سے موت کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہیضہ میں سب سے اہم علاج پانی اور نمکیات کی کمی کو دور کرنا ہے۔

علاج

۱۔ ابتداء میں زرد رنگ پانی دو دو گھنٹے کے وقفہ سے اور آخر میں نارنجی رنگ پانی ایک ایک گھنٹہ کے بعد استعمال کریں۔

۲۔ سبز رنگ پانی صبح و شام

قبض

اسباب

ثقیل دیر ہضم غذاؤں کے زیادہ استعمال سے یا بعض دفعہ دماغی کاموں کی زیادتی سے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں اور انتڑیوں کی قوت دافعہ ضعیف ہو جاتی ہے۔ غیر صحت مند چکنائیوں کے استعمال، نیند کی کمی، بہت زیادہ وظائف پڑھنے، عام جسمانی کمزوری اور کاہل الوجود کام کاج نہ کرنے والے لوگوں کو قبض ہو جاتا ہے۔

علامات

رفع حاجت کے وقت زیادہ دیر لگتی ہے۔ خشک سیاہی مائل فضلہ مشکل سے خارج ہوتا ہے۔ فضلہ دیر تک آنتوں میں رہنے سے پیٹ میں متعفن ریاح پیدا ہو کر نفخ ہو جاتا ہے۔ طبیعت سست اور حواس کندہ ہو جاتے ہیں۔ سر میں درد رہتا ہے، دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے، جسم کی رنگت زردی مائل ہو جاتی ہے، انگڑائیاں اور جمائیاں کثرت سے آتی ہیں، پنڈلیوں میں درد ہوتا ہے، دماغ بھاری رہتا ہے۔

علاج

۱۔ زرد رنگ پانی صبح وشام

۲۔ نارنجی رنگ پانی دوپہر و رات

ذہنی دباؤ کی وجہ سے پیٹ کی خرابی

اسباب

اس بیماری کی کوئی مادی وجہ ابھی تک سامنے نہیں آئی البتہ جس بات پر سب متفق ہیں وہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو کسی بھی وجہ سے خاندانی معاملات اور معاشی حالات کے بارے میں پریشان رہتے ہیں، غیر ضروری باتیں سوچتے ہیں اور جن لوگوں کو وسوسے زیادہ آتے ہیں، بے یقینی ان کے اوپر مسلط ہو جاتی ہے یا کسی وجہ سے ذہنی دباؤ میں رہتے ہیں، اس بیماری کا شکار ہوتے ہیں۔

اسٹیٹس(Status)مادیت کا غلبہ ہونے سے اور عدم تحفظ کے احساس کی بنا پر یہ بیماری آج کل عام ہو گئی ہے۔

علامات و شکایات

عام طور سے پیٹ میں درد ہوتا ہے جو کسی کو ایک جگہ، کسی کو دوسری جگہ محسوس ہوتا ہے۔ یہ درد دوروں کی شکل میں ہوتا ہے۔ پاخانہ آنے یا ریاح خارج ہونے پر درد کم یا ختم ہو جاتا ہے، غذا کھانے سے بڑھ جاتا ہے۔ مریض کو کبھی قبض اور کبھی دست آتے ہیں۔ قبض کی صورت میں کبھی کبھی مریض کو بکری کی مینگنیوں کی طرح پاخانہ آتا ہے اور دستوں کی صورت میں ربن (Ribbon) کی طرح پتلا پاخانہ آتا ہے۔ ریاح زیادہ بنتی ہے اور خارج نہیں ہوتی۔ قراقر ہوتا ہے اور پیٹ پھول جاتا ہے۔ دل کی حرکت تیز ہو جاتی ہے۔

علاج

۱۔ آسمانی رنگ پانی صبح و شام

۲۔ زرد رنگ پانی دوپہر اور رات

۳۔ نارنجی رنگ پانی دن میں ایک بار

ہاضمہ کی خرابی

اسباب

ہاضمہ کی نالی میں کہیں بھی کوئی بیماری ہو وہ اس بیماری کی وجہ ہو سکتی ہے۔

کچھ دوائیں مثلاً اسپرین اور اینٹی بائیوٹک دوائیں اور نفسیاتی بیماریاں خصوصاً ڈپریشن اور اعصابی تناؤ سے یہ بیماری لاحق ہوتی ہے۔

علامات

اس مرض میں مریض عام طور پر اوپری پیٹ میں درد سینے میں جلن، متلی قے، بھوک کی کمی، پیٹ پھولنا، کھٹی ڈکاریں آنا اور حبس ریاح کی شکایت کرتے ہیں۔

علاج

۱۔ فیروزی رنگ پانی صبح و شام

۲۔ زرد رنگ پانی دوپہر و رات

ہچکی

غلیظ مادی اور چکنی غذاؤں کا زیادہ استعمال کثرت سے ریاح پیدا ہونا، صفرا کی زیادتی اور آکسیجن کی زیادتی سے ہچکی آتی ہے۔

علامات

معدہ کے اوپر دباؤ، گھٹن اور سوزش محسوس ہوتی ہے۔ پیاس میں شدت ہو جاتی ہے، زبان خشک ہو جاتی ہے۔ صفرا کی علامات بھی پائی جاتی ہیں۔ ہاضمہ میں فتور واقع ہو جاتا ہے۔ زیادہ ہچکی آنے سے پیٹ میں درد ہو جاتا ہے۔

علاج

۱۔ آسمانی رنگ پانی صبح و شام

۲۔ زرد رنگ پانی دن میں ایک بار

چھوٹی آنت کی سوزش

علامات

چھوٹی آنت میں سوزش اور زخم ہو جاتے ہیں۔ پیٹ کے نچلے حصے میں درد ہوتا ہے۔ یہ درد اسہال اور بخار سے بڑھ جاتا ہے۔ پیٹ دبا کر دیکھنے سے پیٹ کے نچلے حصے میں دائیں طرف ایک رسولی نما چیز محسوس ہوتی ہے۔

اپینڈکس (Appendicitis) سے ملتی جلتی علامات ہوتی ہیں۔ آنتوں کی سوزش کو زیادہ عرصہ گزر جائے تو مندرجہ ذیل پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

۱۔ آنتوں میں سوراخ بن جاتے ہیں۔

۲۔ آنتیں ایکدوسرے سے چپک کر فضلہ کے اخراج میں رکاوٹ بنتی ہیں۔

۳۔ آنتوں کا بھگندر بھی بن سکتا ہے۔

۴۔ آنتوں کا کینسر ہو سکتا ہے۔

آنتوں کی سوزش میں آنتوں کے علاوہ جسم کے دوسرے حصوں میں مندرجہ ذیل علامات پائی جاتی ہیں۔

۱۔ وزن کی کمی معدنیات کی کمی وٹامنز کی کمی ناخنوں کا مخروط نما ہو جانا۔

۲۔ جسم پر زخم جیسے سرخ نشانات پڑ جاتے ہیں۔

۳۔ آنکھوں کا رنگ لال ہو جاتا ہے، آنکھ کی پتلی میں سوزش محسوس ہوتی ہے۔

بڑی آنت کی سوزش

اسباب

ذہنی درماندگی، دماغی کشمکش، اعصابی کشاکش، مستقبل کا خوف، احساس کمتری یا احساس برتری میں شدت مصائب و پریشانیاں بڑھنے اور قناعت نہ ہونے سے یہ بیماری بڑھ جاتی ہے۔

علامات

جس طرح چھوٹی آنت میں سوزش و زخم ہو جاتے ہیں بالکل اسی طرح بڑی آنت میں بھی سوزش اور زخم ہو جاتے ہیں۔ لیکن بڑی آنت کی سوزش عام طور پر بڑی آنت تک ہی محدود رہتی ہے۔

مندرجہ ذیل علامات وقفہ وقفہ سے پیدا ہوتی ہیں۔

دستوں میں خون کی آمیزش، بخار، وزن کی کمی، کبھی کبھی پیٹ میں درد، نچلے پیٹ میں بائیں طرف پیٹ دبانے سے پیٹ میں دکھن ہوتی ہے۔ رانوں پر گوشت اور پٹھوں کو دبانے سے تکلیف ہوتی ہے۔ پنڈلیوں میں اینٹھن ہوتی ہے۔ مرض پرانا ہونے سے مندرجہ ذیل پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

۱۔ معدنیات کی کمی ہو جاتی ہے۔

۲۔ آنتوں میں سوراخ بن جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ جسم میں تقریباً وہی علامات پائی جاتی ہیں جو چھوٹی آنت کی سوزش میں پائی جاتی ہیں۔

علاج

۱۔ نیلا رنگ پانی صبح و شام کھانے کے بعد

۲۔ زیتونی رنگ پانی صبح، دوپہر، شام کھانے سے پہلے

۳۔ زرد رنگ پانی دوپہر، رات

۴۔ 12x9 انچ شیشہ پر نیلا رنگ پینٹ کروا کر صبح و شام کھانے سے پہلے دس دس منٹ دیکھا کریں۔

نوٹ: ایکسرے اور الٹرا ساؤنڈ کرانے کے بعد اگر بڑی آنت میں رکاوٹ ہو یا اوپری سطح پر پھوڑے کی طرح آنت ایک یا کئی جگہ سے پھول جائے اور غذا (Pass) نہ ہوتی ہو تو فوراً سرجن سے رجوع کیا جائے۔

خونی بواسیر

اسباب

زیادہ بیٹھے رہنا، قبض، زیادہ گوشت کھانا، تیز مرچ مصالحہ دار غذائیں، حبس ریاح۔ وضو قائم رکھنے کے لئے بول و براز اور اخراج ریاح پر غیر فطری کنٹرول کرنے سے بھی خونی و بادی بواسیر ہو جاتی ہے۔ خواتین میں دوران حمل یہ مرض لاحق ہو سکتا ہے۔

علامات

مقعد کی دیواروں میں موجود وریدوں کا جال کمزور ہو کر پھیل جاتا ہے اور یہ وریدیں مقعد کے ذریعے باہر نکل آتی ہیں اس کو مسے کہتے ہیں۔ ان میں نہایت شدت کا درد اور تکلیف پیدا ہو جاتی ہے۔ خون کی گرمی اور خشکی ان کو پھاڑ دیتی ہے جس کی وجہ سے خون کا ترشح ہو جاتا ہے۔ بسا اوقات سخت تکلیف کے باعث مقعد پر ورم بھی ہو جاتا ہے۔ پاخانہ کرتے وقت مسوں اور پھولی ہوئی رگوں پر دباؤ پڑنے سے تکلیف اور درد کے علاوہ خون بہنے لگتا ہے۔ خون کبھی پاخانہ کے ساتھ ملا ہوا آتا ہے اور کبھی قطرہ قطرہ ٹپکتا ہے۔ کسی وقت خون بہت زیادہ خارج ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے مریض بے ہوش ہو جاتا ہے۔ درد میں شدت اور سخت تکلیف کے باعث مسے متورم ہو کر مقعد سے باہر نکل آتے ہیں۔ مقعد کے مقام پر بوجھ، خارش اور جلن ہوتی ہے۔ بواسیر کے مسے کبھی اندر ہوتے ہیں۔ ایسی حالت میں دوا لگانے میں تکلیف اور جلن ہوتی ہے اور جب مسے باہر ہوں تو دوا آسانی سے لگائی جا سکتی ہے۔

علاج

۱۔ زرد رنگ پانی صبح و شام

۲۔ آسمانی رنگ پانی دن میں دو بار

۳۔ پندرہ منٹ کے لئے مسوں پر آسمانی رنگ کی روشنی ڈالیں۔ بلب تقریباً 100W کا ہو اور بلب کا فاصلہ ۴ فٹ کے قریب ہو نیلے رنگ کے پانی میں Bandage کی گدی بھگو کر بار بار مسوں پر رکھیں۔

ریح البواسیر

اسباب

دیکھئے بواسیر کے اسباب

علامات

مریض کو مقعد کی جگہ سے کوئی چیز باہر نکلتی ہوئی محسوس ہوتی ہے لیکن مسوں سے خون نہیں نکلتا جوف شکم میں ریاح بھری ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ قبض ہوتا ہے بعض اوقات اعضاء شکنی اور جوڑوں میں درد کی شکایت ہوتی ہے۔ کمر اور رانوں میں بھی درد ہوتا ہے۔ اٹھتے بیٹھتے جوڑ چٹختے ہیں۔ ہاضمہ خراب رہتا ہے، بھوک کم لگتی ہے۔ چہرہ پھیکا پھیکا لگتا ہے اور جسم کا رنگ بھی پھیکا پڑ جاتا ہے۔ خارش کی شکایت بھی ہو سکتی ہے۔

علاج

۱۔ درد کی صورت میں مسوں پر آسمانی رنگ کی گدی رکھیں (آسمانی رنگ کی گدی بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ کسی پٹی کو آسمانی رنگ کے پانی سے بھگوئیں)۔

۲۔ سبز رنگ پانی ناشتہ سے پہلے اور رات سوتے وقت۔

۳۔ نارنجی رنگ پانی کھانے کے بعد۔

بھگندر

اسباب

یہ ایک ایسا مرض ہے جس میں آنت کے حصوں Rectum اور مقعد (Anus) کی دیوار سے مقعد کے اطراف موجود جلد تک ایک غیر قدرتی راستہ بن جاتا ہے۔ آنتوں کا ورم تپ دق زیادہ گوشت خوری میٹھی چیزوں اور گرم مصالحوں کا زیادہ استعمال اور مزمن پیچش اس مرض کی بنیادی وجوہ ہیں۔

علامات

مقعد کے اطراف سے مسلسل مواد خارج ہوتا رہتا ہے۔ پاخانہ کی جگہ کھجلی ہوتی ہے۔ مقعد میں انگلی ڈال کر بھگندر کا اندرونی سرا یا منہ محسوس کیا جاسکتا ہے۔

علاج

۱۔ سبز رنگ پانی صبح و شام

۲۔ زرد رنگ پانی دوپہر و رات

۳۔ نیلے رنگ کی روشنی پندرہ منٹ کے لئے زخم پر دن میں دو بار ڈالیں۔

یرقان

اسباب

یرقان بذات خود بیماری نہیں ہے بلکہ یہ ایک علامت ہے جو جگر کے متاثر ہونے سے ظاہر ہوتی ہے۔ جگر میں بے شمار رنگین لہریں ہر وقت دوڑتی رہتی ہیں۔ یرقان میں پیلے رنگ کے مادے بلیروبن (Billirubine) کی مقدار جسم میں بڑھ جاتی ہے۔ یہ مادہ جگر میں تیار ہوتا ہے اور صفرا کے ذریعہ جسم سے خارج ہوتا رہتا ہے۔

علامات

یہ پیلے رنگ کا مادہ پوری جلد اور آنکھوں کے ڈیلوں میں جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے۔اس لئے زردی پورے جسم میں اور آنکھوں سے ظاہر ہوتی ہے۔ بھوک اڑ جاتی ہے، ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ متلی اور قے آتی ہے، چھوٹے بچوں میں یہ پیلا مادہ دماغ میں داخل ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے بچوں کی دماغی نشو ونما رک جاتی ہے۔

علاج

۱۔ سفید رنگ پانی دوپہر ورات کھانے کے بعد

۲۔ آسمانی رنگ پانی صبح وشام

۳۔ سبز رنگ پانی دوپہر ورات کھانے سے پہلے

۴۔ آسمانی رنگ روشنی دن میں ایک بار پندرہ منٹ تک سر پر اور پندرہ منٹ تک پیٹ کے دائیں طرف جگر کے مقام پر ڈالیں۔

۵۔ اس بیماری میں تیس دن مکمل آرام کی ضرورت ہے۔

ورم جگر

اسباب

جگر کے ورم کی کئی وجوہات ہیں۔اس میں وائرس بیکٹیریا زہریلے مادے، دوائیں، شراب اور جسم میں ہونے والے کیمیاوی توڑ پھوڑ(Catabolism) کی بیماریاں شامل ہیں۔ موجودہ دور میں اس کی عام وجہ ہیپاٹائٹس(Hepatitis) وائرس ہے۔

علامات

اس وائرس کی وجہ سے ہونے والے ورم مختلف درجات میں مریض پر ظاہر ہوتے ہیں۔ مثلاً حاد (Acute) یا مزمن (Chronic)۔

۱)حاد ورم:

بھوک کی کمی، متلی، قے، تھکن، نزلے یا فلو کی سی کیفیات کا ہونا، بخار ہونا، جگر کا بڑھ جانا، جگر میں درد اور یرقان کا ہونا۔اس مرض میں مریض غیر مخصوص علامات مثلاً بھوک کی کمی، متلی اور تھکن کی شکایت کرتا ہے۔کچھ دن گزر جانے کے بعد پیٹ کے اوپری حصے میں دائیں طرف درد شروع ہو جاتا ہے۔اس کے بعد یرقان ہو جاتا ہے۔یرقان شروع ہوتے ہی غیر مخصوص علامات (بھوک کی کمی تھکن قے متلی) میں زیادتی ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اس مرض میں پرہیز کے ساتھ علاج میں تقریباً ۹ سے ۱۶ ہفتے لگ جاتے ہیں۔

۲)مزمن ورم:

اگر ۶ مہینے یا زیادہ عرصے تک جگر پر ورم رہے تو اس مرض کو مزمن ورم کہتے ہیں۔ایسی حالت میں جگر بڑھ جاتا ہے۔ پیٹ کے دائیں طرف درد ہوتا ہے اور یرقان ہو جاتا ہے۔

علاج

۱۔ فیروزی رنگ پانی صبح و شام

۲۔ زرد رنگ پانی کھانا کھانے سے آدھا گھنٹہ پہلے

۳۔ سفید رنگ پانی کھانے کے بعد

۴۔ آسمانی رنگ کی روشنی پیٹ کے دائیں طرف جگر کے مقام پر روزانہ پندرہ منٹ تک ڈالیں

۵۔ زرد شعاعوں کا تیل جگر کی جگہ پیٹ پر مالش کریں

۶۔ مالش کے لئے مرہم زرد بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

جگر کا سکڑ جانا

یہ ایسی بیماری ہے جس میں جگر کی مختلف بیماریوں کی وجہ سے جگر کے اندر ریشے بن جاتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی گلٹیاں بن جاتی ہیں اور جگر سخت ہو کر سکڑ جاتا ہے۔ جگر کے افعال میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ جگر کی کارکردگی ختم ہو جاتی ہے۔

اسباب

شراب کی زیادتی، جگر کا ورم، جگر کی چوٹ تیز نا قابل برداشت دوائیں صفرا کی نالیوں کا سکڑنا۔

علامات

شروع میں جگر بڑھ جاتا ہے اور بعد میں سکڑ کر سخت ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل علامات ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

یرقان جلد پر لال نشانات مردوں میں پستان کا ابھر آنا، خصیوں کا سوکھ جانا، جسم پر بالوں کی کمی، عضلات کا سوکھ جانا، جسم پر ورم اور نیل کے نشانات اور سانس میں ایک مخصوص بو کا شامل ہونا۔ اس کے علاوہ پیٹ میں پانی جمع ہو جاتا ہے، تلی بڑھ جاتی ہے۔ عورتوں میں ایام کی بے قاعدگی ایام ختم ہونے اور پستان سوکھ جانے کی شکایت ہو جاتی ہے۔ ان علامات کے علاوہ مریض کو کمزوری تھکن، وزن کی کمی اور متلی کی شکایت رہتی ہے۔ عام طور پر اس مرض میں بخار نہیں ہوتا۔ اگر بخار ہو تو کسی انفیکشن کی علامت ہے۔

جگر کا مرض پرانا ہو جائے تو مندرجہ ذیل پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ خون کی الٹیاں آتی ہیں، تلی بڑھ جاتی ہے، پیٹ میں پانی بھر جاتا ہے (استسقاء)، جگر کام کرنا چھوڑ دیتا ہے اور گردے متاثر ہو جاتے ہیں۔

یہ طویل عرصہ تک قائم رہنے والی بیماری ہے۔ میڈیکل سائنس کے مطابق اس کا علاج ممکن نہیں ہے۔ اس مرض میں صرف ۵۰ فیصد لوگ ۲ سال تک زندہ رہتے ہیں۔

علاج

۱۔ آسمانی رنگ پانی صبح وشام

۲۔ سبز رنگ پانی صبح وشام کھانے کے بعد

۳۔ زرد رنگ پانی دوپہر کھانے سے پہلے

۴۔ نارنجی رنگ پانی شام کھانے سے ایک گھنٹہ پہلے

۵۔ جگر کے مقام پر آسمانی رنگ کی روشنی پندرہ منٹ تک ڈالیں

بیماری کی وجہ سے ہونے والی جنسی پیچیدگیوں کے لئے جامنی تیل کولہوں کے جوڑ پر اینٹی کلاک وائز(Anti Clock Wise)دائروں کی سورت میں پانچ منٹ تک مالش کریں۔

استسقاء اگر ہو گیا ہو تو اس کا علاج کریں۔

استسقاء

اسباب وعلامات

گردوں کی خرابی، دل کی بیماری اور جگر کی بیماری کی وجہ سے پیٹ میں پانی بھر جاتا ہے۔

اس بیماری میں پیٹ پھول جاتا ہے۔ بعض اوقات پانی ایک لیٹر سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔

علاج

۱۔ اسباب کے علاج کے ساتھ زرد رنگ پانی صبح وشام

۲۔ سفید رنگ پانی دوپہر ورات

۳۔ صبح کے وقت مریض کو زرد رنگ کی روشنی میں ۳۰ منٹ رکھا جائے اور رات کو سفید رنگ کی روشنی میں لٹایا جائے

۴۔ مریض کو کھلی دھوپ میں اس طرح لٹایا جائے کہ سورج کی شعاعیں مریض کی پشت پر پڑیں اتنی دیر کہ اچھی طرح سینکائی ہو جائے۔

ذیابیطس

ذیابیطس کا ذکر کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ ہم خون میں شکر کی مقدار کو کنٹرول کرنے میں لبلبہ کے کردار کا جائزہ لیں۔

خون میں شکر کی مقدار کو توازن میں رکھنے کے لئے لبلبہ میں دو قسم کے خلیے ہیں:

۱۔ الفا خلیے: یہ ہارمون (کیمیاوی) گلوکاگون بناتے ہیں۔

۲۔ بیٹا خلیے: یہ ایک ہارمون انسولین بناتے ہیں۔

الفا اور بیٹا خلئے خون میں موجود شکر کی مقدار کا جائزہ لیتے رہتے ہیں۔ جیسے ہی خون میں شکر کی مقدار 80mg/dl سے بڑھتی ہے۔ بیٹا خلئے انسولین خارج کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ انسولین خون میں دور کرتا ہے اور جسم کے تقریباً تمام خلیوں خصوصاً عضلات (Muscles) جگر اور چکنائی کے ذخیروں میں شکر جذب کرنے کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔

الفا خلیے خون میں شکر کم ہونے پر گلوکوگان (Glucagon) کا اخراج شروع کر دیتے ہیں۔ گلوکوگان جگر میں موجود شکر کے ذخیرے سے شکر خون میں پہنچا دیتا ہے۔ اس طرح خون میں شکر کی کمی پوری ہو جاتی ہے۔ ان دونوں ہارمونز کے متوازن عمل سے خون میں شکر کی مقدار صحیح رہتی ہے۔ اب ہم ذیابیطس اور اس میں ہونے والی خرابیوں کا تذکرہ کرتے ہیں۔

یہ ایسا مرض ہے جس میں قطعی یا اضافی طور پر انسولین کی کمی ہو جاتی ہے۔ بنیادی ذیابیطس کی دو بڑی قسمیں ہیں۔

ذیابیطس (۱)

ذیابیطس (۲)

ذیابیطس (۱) میں انسولین تقریباً ختم ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے خون میں شکر کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔

ذیابیطس (۲) میں انسولین کی کچھ مقدار تو جسم میں رہتی ہے لیکن کئی وجوہات کی بنا پر خلیوں پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ جس کی وجہ سے شکر ان خلیوں میں داخل نہیں ہوتی اور اس کی مقدار خون میں بڑھ جاتی ہے۔

علامات

۱۔ رات کے وقت پیشاب زیادہ آتا ہے۔

۲۔ بھوک زیادہ لگتی ہے اور کبھی کھانے کی طرف رغبت کم ہو جاتی ہے۔

۳۔ پیاس زیادہ لگتی ہے۔

۴۔ وزن کم ہو جاتا ہے۔

۵۔ تھوڑا سا کام کرنے سے مریض تھک جاتا ہے۔

۶۔ بینائی متاثر ہوتی ہے۔

ذیابیطس کا مریض طبیب کے پاس تین صورتوں کے ساتھ آتا ہے۔

۱۔ اوپر دی گئی ذیابیطس کی مخصوص علامات کے ساتھ۔

۲۔ بغیر کسی علامت کے (کسی اور وجہ سے مریض کا بلڈ شوگر چیک کرنے پر شوگر کی موجودگی کا پتہ چلتا ہے۔)

۳۔ ذیابیطس کسی بھی صورت میں آئے، ذیابیطس کی تشخیص کے لئے مندرجہ ذیل پیمانہ مقرر کیا گیا ہے:

۱۔ مخصوص علامات کے ساتھ ساتھ مریض کے خون میں شکر کا لیول بڑھنا۔

۲۔ دو تین روز تک صبح نہار منہ وریدی خون میں mg/dl140 سے زیادہ شکر کا اضافہ ہونا

ذیابیطس کی پیچیدگیاں

ذیابیطس کے مرض میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پیچیدگیاں پیدا ہوتی رہتی ہیں لیکن اگر انسولین کو کم کرنے والی دواؤں کا مناسب استعمال کیا جائے تو ان پیچیدگیوں کا تدارک ہو جاتا ہے۔ جسم میں تیزابیت یا شکر کی زیادتی سے مریض کوما(Coma) میں چلا جاتا ہے۔

ذیابیطس کا مرض ۵ سال یا اس سے زیادہ عرصہ تک رہنے سے جسم کے مختلف حصوں پر خراب اثرات مرتب ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور متاثرہ حصے صحیح طرح کام نہیں کرتے۔ جسم کے مندرجہ ذیل حصے خصوصی طور پر متاثر ہوتے ہیں۔

آنکھ

اندھے پن کی وجوہات میں سے ایک بڑی وجہ ذیابیطس ہے۔اس مرض میں موتیا کالا پانی اور آنکھ کے پردے(Retina) میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔

گردے

۱۵ سے ۲۰ سال گزرنے پر ذیابیطس کے مریض کے گردے خراب ہو جاتے ہیں۔پیشاب میں پروٹین خارج ہوتے ہیں یہاں تک کہ مریض کے گردے بالکل ناکارہ ہو جاتے ہیں۔

شریانیں

شریانوں کی دیوار میں چربی جمنے کا عمل(Atherosclerosis) تیز ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے شریانوں کا قطر چھوٹا ہو جاتا ہے۔ہارٹ اٹیک انجائنا اور اسٹروک کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔

اعصاب

مریض کے پیر یا ہاتھوں کی حس ختم ہو جاتی ہے۔ پاؤں یا ہاتھ چھونے کا مریض کو احساس نہیں ہوتا۔ کبھی کبھی مریض اندھیرے میں صحیح طرح چل نہیں سکتا۔ مریض کا جوتا اس کے پاؤں سے اتر جاتا ہے مگر اس کو اس بات کا احساس نہیں ہوتا۔ اس کے ساتھ ساتھ پیر میں جلن پیر سرخ ہونا، سوئیاں چبھنا وغیرہ کی کیفیات کا احساس ہوتا ہے۔ پیر کی انگلیوں کی جڑوں میں

چیونٹیاں کاٹتی رہتی ہیں۔ پیروں میں زخم بن جاتے ہیں لیکن مریض کو احساس نہیں ہوتا۔ ان زخموں میں پیچیدگی پیدا ہونے پر پیر میں ناسور بن جاتا ہے۔ ذیابیطس کے مریضوں کے لئے ضروری ہے کہ اپنے پیروں کی صفائی کا خاص خیال رکھیں۔

علاج

۱۔ جامنی رنگ پانی صبح و شام

۲۔ آسمانی رنگ پانی کھانے سے پہلے

۳۔ زرد رنگ پانی دوپہر و رات کھانے کے بعد

۴۔ کمر میں اوپر کے مہروں (Lumbar Vertebrae) پر پانچ منٹ تک زرد تیل کی مالش کریں۔

ریڑھ کی ہڈی پر دس منٹ تک جامنی رنگ کی روشنی اور دس منٹ تک زرد رنگ کی روشنی ڈالیں۔

خونی قے

اسباب

معدہ کا السر، چھوٹی آنت کا السر، جگر کی خرابی

علامات

قے ہوتی ہے اور قے کے ساتھ خون آتا ہے۔

علاج

۱۔ سبز رنگ پانی صبح و شام کھانے سے پہلے

۲۔ منہ کھول کر سرخ رنگ کی روشنی منہ میں اندر ڈالیں

۳۔ اسباب کے علاج کے ساتھ ساتھ نارنجی رنگ پانی صبح و شام استعمال کریں۔

باب نمبر ۱۲۔

نظام تنفس کی بیماریاں

نزلہ وزکام

رطوبات جب ناک کی طرف بہتی ہیں تو زکام کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اگر حلق وسینہ کی طرف گرتی ہیں تو اسے نزلہ کہتے ہیں۔ نزلہ اور زکام ایک قسم کے وائرس سے ہوتا ہے۔

موسم گرما، موسم بہار اور سردیوں میں یہ بیماریاں زیادہ ہوتی ہیں۔ دماغ ضعیف ہونے کی وجہ سے معمولی سردی گرمی سے بھی نزلہ وزکام ہو جاتا ہے۔ زیادہ دماغی محنت اور کسی چیز کی الرجی سے بھی یہ امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ دھوپ میں زیادہ چلنے پھرنے گرم اور مصالحہ دار غذا کے کھانے سے صفرا زیادہ ہو کر بلغم میں مل کر زکام یا نزلہ پیدا کرتا ہے۔ سرد پانی سے نہانے اور ٹھنڈی ہوا میں ننگے سر سونے برف اور ٹھنڈی چیزیں کثرت سے استعمال کرنے اور دماغ میں رطوبت جمع ہونے سے بھی نزلہ و زکام کی شکایت ہو جاتی ہے۔

علامات

شروع میں طبیعت سست اور کسلمند ہوتی ہے، کام کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ پیشانی پر جکڑن اور کنپٹیوں پر بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ ناک بند اور خشک ہوتی ہے۔ سر میں ہلکا درد ہوتا ہے بار بار چھینکیں آتی ہیں۔ ناک سے پتلی اور خراش دار رطوبت بہتی ہے۔ اگر سردی کی وجہ سے ہو تو رطوبت سفید اور غلیظ نکلتی ہے، سوزش اور خراش کم ہوتی ہے، ناک بند ہو جاتی ہے۔ چہرہ میں گرمی محسوس ہوتی ہے۔ اگر گرمی کی وجہ سے ہو تو رطوبت رقیق اور نمکین نکلتی ہے۔ چہرہ اور آنکھیں سرخ ہوتی ہیں، حلق میں خراش اور ناک میں سوزش ہوتی ہے۔ بار بار پیاس لگتی ہے اور ناک کے نتھنے سرخ رہتے ہیں۔ سر اور کان گرم رہتے ہیں۔ معدہ پر بوجھ رہتا ہے۔ چھینک آنے پر معدہ کا بوجھ قدرے کم ہو جاتا ہے۔ لیٹے رہنے کو جی چاہتا ہے۔

علاج

۱۔ سر پر روزانہ نیلے رنگ کی شعاع پندرہ منٹ تک ڈالیں۔

۲۔ نیلا رنگ پانی صبح و شام۔

۳۔ زرد رنگ پانی کھانے سے پہلے۔

۴۔ زرد شعاعوں کا تیل پیٹ پر مالش کریں اور ناک اور نتھنوں میں لگائیں۔

ناک اور منہ کے اوپر ململ کا کپڑا باندھے رکھنا چاہئے۔

بہتّر (۷۲) گھنٹے تک مسلسل آرام (Bed Rest) اور گرم پانی پینا اس مرض کا ایک علاج ہے۔

کھانسی

اسباب

وائرس یا بیکٹیریا کے انفیکشن کی وجہ سے ہوتا ہے۔

علامات

بچوں، بوڑھوں اور بلغمی مزاج لوگوں کو سردی کے موسم میں نزلہ زکام ہو جاتا ہے۔ پسلیوں کے نیچے ہلکا درد ہوتا ہے۔ سانس تنگی سے آتا ہے۔ بار بار کھانسی اٹھتی ہے۔ رات کو سوتے وقت اور صبح کے وقت کھانسی زیادہ ہوتی ہے۔ شروع میں سفید پھر سبز اور آخر میں زردی مائل بلغم خارج ہوتا ہے۔ بعض دفعہ پتلا لیس دار میلے رنگ کا بلغم خارج ہوتا ہے۔ پرہیز کے ساتھ صحیح علاج نہ کیا جائے تو کھانسی مستقل ہو جاتی ہے اور جڑ پکڑ لیتی ہے۔ سردی کے موسم میں کھانسی زیادہ ہوتی ہے۔ گرمی اور خشکی کی وجہ سے ہو تو کھانسی میں بلغم خارج نہیں ہوتا حلق خشک رہتا ہے۔ سینہ پر خراش معلوم ہوتا ہے۔ اس قسم کی کھانسی گرم مزاج لوگوں کو موسم سرما میں زیادہ ہوتی ہے۔ اگر علاج کی طرف سے لاپرواہی کی جائے تو پھیپھڑوں میں زخم بن جاتے ہیں۔

علاج

۱۔ خشک کھانسی کے لئے:

نیلا پانی صبح و شام

نارنجی شعاعوں کا تیل کمر اور پھیپھڑوں کی جگہ مالش کریں۔

۲۔ تر کھانسی کے لئے:

نیلا رنگ پانی صبح و شام

نارنجی رنگ پانی صبح و شام کھانے کے بعد

نارنجی شعاعوں کا تیل کمر پر پھیپھڑوں کی جگہ مالش کریں۔

۳۔ مزمن کھانسی کے لئے:

نیلا رنگ پانی صبح و شام

نارنجی رنگ پانی صبح و شام کھانے کے بعد

نیلی شعاعوں کا تیل سینہ پر اور نارنجی تیل کمر پر پھیپھڑوں کی جگہ دن رات میں دو وقت مالش کریں۔

دمہ

اسباب

یہ مرض سانس کی نالیوں کے تنگ ہونے سے ہوتا ہے اور کسی مخصوص شئے سے الرجی کی وجہ سے بھی ہوتا ہے۔ ان مخصوص اشیاء میں گرد و غبار دھاتی ذرات آٹے کے ذرات روئی کے باریک ذرات بلی یا پرندوں کے چھوٹے چھوٹے بال یا اینٹی بائیوٹک ادویات اور Expired Drugs وغیرہ شامل ہیں۔

علامات

نزلہ زکام یا کھانسی کی وجہ سے یہ شکایت ہو جاتی ہے۔ پہلے خفیف کھانسی آتی ہے، سانس لینے میں تکلیف ہوتی ہے، دفعتاً دورہ پڑ جاتا ہے۔ دم گھٹنے لگتا ہے۔ کھانستے کھانستے چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ بلغم خارج ہونے سے تکلیف کم ہو جاتی ہے۔

علاج

۱۔ نارنجی رنگ پانی صبح و شام

۲۔ دورہ کی حالت میں نارنجی رنگ پانی تھوڑا تھوڑا کر کے (دو ملی لیٹر) دس دس منٹ کے وقفوں سے پلائیں۔

ایک وقت میں خوراک کی مقدار ۱۰ ملی لیٹر سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔

۳۔ دن میں ایک مرتبہ نارنجی تیل سینہ پر اور نیلا تیل پشت پر پھیپھڑوں کی جگہ دائروں میں مالش کریں۔

نمونیا

اسباب

پھیپھڑوں کے انفیکشن کو نمونیا کہتے ہیں۔ اس کی وجوہات میں وائرس بیکٹیریا یا اور Fungus شامل ہیں۔

علامات

نمونیا کے مرض میں عام طور پر مندرجہ ذیل علامات پائی جاتی ہیں۔

۱۔ بخار ہوتا ہے ایسا بخار جو کپکپی کے بعد سردی لگ کر چڑھے اور مستقل ہو۔

۲۔ سینے کا درد

۳۔ سانس لینے کی رفتار بڑھ جاتی ہے

۴۔ بلغم کے ساتھ کھانسی

۵۔ سینے کے ایکسرے (X-Ray) میں نمونیا کی جگہ سفید دھبہ نظر آتا ہے

علاج

۱۔ نیلا رنگ پانی صبح و شام

۲۔ نیلی شعاعوں کا تیل سینہ پر پھیپھڑوں کی جگہ کمر پر دائروں میں مالش کریں

۳۔ سبز شعاعوں کا تیل پسلیوں پر انگلیوں کے پوروں سے مالش کریں۔

ٹی۔بی

یہ مرض جسم کے ہر حصے میں ہو سکتا ہے لیکن عموماً پھیپھڑوں اور آنتوں سے شروع ہوتا ہے اور اگر علاج نہ کیا جائے تو پورے جسم میں پھیل جاتا ہے۔

اسباب

ٹی۔بی ایک بیکٹیر یا مائیکو بیکٹیریم ٹیوبر کلوسس (Mycobactarium Tuberculosis) کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ مرض عام طور پر بوڑھوں اور کم آمدنی والے لوگوں میں ہوتا ہے۔ ایسے لوگ جن کا جسمانی و دماغی نظام کمزور ہو وہ بھی ٹی بی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ مرض عام طور پر زیادہ عمر ہونے، غذا کی کمی، پریشانی اور صحیح آب و ہوا میسر نہ ہونے سے ہوتا ہے۔

علامات

ٹی بی میں وزن کم ہو جاتا ہے۔ بھوک کم لگتی ہے۔ شام کے وقت پسینہ آتا ہے اور ہلکا بخار ہوتا ہے۔ کھانسی آتی ہے، بلغم نکلتا ہے اور بلغم میں خون شامل ہوتا ہے۔ پرانی ٹی بی میں آنکھوں کے سفید ڈیلے نیلگوں دیکھے گئے ہیں۔

علاج

۱۔ سرخ رنگ پانی صبح و شام

۲۔ نیلا رنگ پانی کھانے سے پہلے

۳۔ نارنجی رنگ پانی کھانے کے بعد

۴۔ پھیپھڑوں پر نارنجی روشنی ڈالیں

۵۔ سینے پر نارنجی تیل اور کمر پر پھیپھڑوں کی جگہ نیلے تیل کی مالش کریں

باب نمبر ۱۳۔

دل اور نظام خون کی بیماریاں

اختلاج قلب

اسباب

دل کی کمزوری کی وجہ سے عام جسمانی کمزوری کی وجہ سے ہائی بلڈ پریشر لو بلڈ پریشر پیہم صدمات تیز ادویات کا استعمال گھر کا خراب ماحول، غصہ اور سختی کی وجہ سے اختلاج قلب ہوتا ہے۔ یہ مرض زیادہ تران خواتین کو ہوتا ہے جو شوہر کے رویہ اور تلخ مزاجی سے پریشان رہتی ہیں۔

علامات

خفیف اتفاقی حادثہ، چیز چلنے، سیڑھیوں پر چڑھنے سے یا جوش اور غصہ وغیرہ سے دل دھڑکنے لگتا ہے۔ جب زور زور سے دل دھڑکتا ہے تو سینہ پر دھڑکن محسوس ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دل ڈوبا جارہا ہے۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا آجاتا ہے۔ کبھی مریض بے ہوش ہو جاتا ہے۔ نبض میں سرعت اور تواتر پایا جاتا ہے۔ پیشاب کی رنگت سرخ اور پاخانہ خشک ہو جاتا ہے۔ دائمی قبض کی شکایت ہوتی ہے۔

علاج

۱۔ نارنجی رنگ پانی صبح و شام

۲۔ زرد رنگ پانی کھانے سے پہلے

۳۔ آسمانی رنگ پانی کھانے کے بعد

۴۔ مرہم زرد صبح نہار منہ اور زرد تیل رات کو سوتے وقت پیٹ پر مالش کریں

انجائنا

اسباب

دیکھیں دل کا دورہ

علامات

دل میں خون کی سپلائی کم ہو جائے یا خون کی ترسیل نہ ہو تو دل کے عضلات میں ایسے کیمیاوی مادے جن کا اخراج خون کے ذریعے ہوتا ہے جمع ہونے لگتے ہیں۔ایسی حالت میں سینہ میں شدید درد ہوتا ہے۔اس درد کو Angina کا درد کہتے ہیں۔

انجائنا کا درد سینے میں بائیں طرف الٹے ہاتھ یا سینے کے درمیان میں ہوتا ہے۔آرام کرنے سے انجائنا کا درد ۳۰ سیکنڈ یا چند منٹ میں ختم ہو جاتا ہے۔سانس گھٹنے متلی ہونے اور ٹھنڈے پسینے آنے سے کمزوری ہو جاتی ہے۔پیدل چلتے وقت دم گھٹتا ہے، چلتے چلتے رکنا پڑتا ہے۔عام طور پر انجائنا کولیسٹرول کی زیادتی، حبس ریاح اور شوگر کی وجہ سے ہوتا ہے۔

علاج

دورہ کی صورت میں فوراًہارٹ اسپیشلسٹ سے رجوع کریں۔اس کے ساتھ ساتھ

۱۔ آسمانی رنگ پانی صبح و شام

۲۔ زرد رنگ پانی کھانے سے پہلے

۳۔ بنفشی رنگ پانی ناشتہ کے بعد

۴۔ نارنجی رنگ پانی کھانے کے بعد

۵۔ انجائنا میں پیدل چلنا بہت مفید ہے۔روزانہ صبح و شام چالیس چالیس منٹ تک پیدل چلنا ضروری ہے۔ابلے ہوئے کھانے کھائیں۔چکنائیوں سے پرہیز کریں۔

دل کا دورہ

اسباب

دل چونکہ مسلسل کام کرتا رہتا ہے اس لئے خون کی سپلائی نہایت ضروری ہے۔ دل کو خون کورونری شریان(Coronary Arteries) سے ملتا ہے۔ کسی بھی وجہ سے کورونری شریان تنگ ہو جائے تو دل کو خون کی سپلائی کم ہو جاتی ہے اور دل کا دورہ یا انجائنا(Angina) ہو جاتا ہے۔

کورونری شریان کے تنگ ہونے کی بنیادی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہوئی مگر دیگر وجوہات مندرجہ ذیل ہو سکتی ہیں:

۱۔ زیادہ عمر

۲۔ ہائی بلڈ پریشر

۳۔ کولیسٹرول کی زیادتی

۴۔ سگریٹ نوشی

۵۔ ذیابیطس

۶۔ موٹاپا

۷۔ ضرورت سے زیادہ آرام و آسائش اور عیاشی

۸۔ غم غصہ پریشانی نشہ کی عادت

علامات

دل کے عضلات نہایت حساس ہوتے ہیں۔ اگر عضلات میں خون کی فراہمی ۳۰ منٹ سے دو گھنٹہ تک رک جائے تو دل مر جاتا ہے۔ دل کے دورہ کے مریض سینے کے شدید درد کے ساتھ تڑپتے ہیں۔ درد حرکت کرنے سے بڑھتا ہے۔ درد عام طور پر سینے میں بائیں طرف ہوتا ہے اور آرام کرنے سے کم ہوتا ہے لیکن ختم نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ مریض کو ٹھنڈے پسینے آتے ہیں،

کمزوری محسوس ہوتی ہے، سانس لینے میں تکلیف ہوتی ہے، متلی اور الٹی ہو سکتی ہے۔ موجودہ میڈیکل سائنس میں دل کے دورے کی تشخیص E.C.G سے کی جاتی ہے۔

علاج

۱۔ دل کا دورہ پڑ جائے تو فوراً ہسپتال میں داخل کریں یا ہارٹ اسپیشلسٹ سے رجوع کریں۔ کمزوری دور کرنے کے لئے ناشتہ کے بعد سرخ رنگ کا پانی دیں۔

۲۔ فیروزی رنگ پانی صبح و شام

۳۔ زرد رنگ پانی کھانے سے پہلے

۴۔ نارنجی رنگ پانی کھانے کے بعد دیں

۵۔ ہارٹ اسپیشلسٹ کی ہدایات پر مکمل طور پر عمل کریں۔

خون کی کمی

اس سے مراد جسم کے اندر خون میں سرخ خلیوں کی کمی واقع ہونا ہے۔ خون میں ہیموگلوبن (Haemoglobin) کی مقدار مردوں میں 13gm/dl اور عورتوں میں 12gm/dl سے کم ہو جائے تو یہ انیمیا کی علامت ہے۔ ہیموگلوبن کی مقدار خون کی رپورٹ سے معلوم ہو جاتی ہے۔

مردوں میں ہیموگلوبن کی نارمل مقدار 13-18gm/dl ہے۔

عورتوں میں ہیموگلوبن کی نارمل مقدار 11.5-16.5gm/dl ہے۔

اسباب

۱۔ سرخ خلیوں کی پیداوار میں کوئی خرابی واقع ہو جائے (مثلاً جسم میں آئرن کی کمی، وٹامن بی کی کمی، تھیلسیمیا،

ہڈی کے گودے کا کام چھوڑ دینا)۔

۲۔ سرخ خلیوں کی نارمل سے زیادہ ٹوٹ پھوٹ اور خاتمہ (مثلاً خون کا ضیاع ہیموگلوبن کی بیماریاں یا کچھ دواؤں مثلاً اینٹی بائیوٹک کونین (Quinin) اور کینسر کے لئے استعمال کی جانے والی ادویات کاری ایکشن۔

علامات

انیمیا کے مریض عام طور پر تھکاوٹ غشی طاری ہونے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے اختلاج قلب اور بعض صورتوں میں منہ کے کنارے پھٹ جائے زبان کی سوزش اور ہڈیوں کے درد کی شکایت کرتے ہیں لیکن بعض مریض تشخیص ہونے تک بالکل ٹھیک ٹھاک ہوتے ہیں۔

علاج

۱۔ سرخ رنگ پانی صبح وشام

۲۔ نارنجی رنگ پانی دوپہر کھانے کے بعد

۳۔ گلابی رنگ پانی عصر کے بعد اور رات کا کھانا کھانے سے ڈھائی گھنٹے پہلے

۴۔ ریڑھ کی ہڈی پر سرخ رنگ کی روشنی روزانہ پندرہ منٹ تک ڈالیں۔

لو بلڈ پریشر

اسباب

بعض اشخاص میں خون کا دباؤ فطری طور پر کم ہوتا ہے۔ یہ کوئی بیماری نہیں ہے۔ خون کا زیادہ بہہ جانا، دل کی بیماری، خون میں جراثیم کا نفوذ، اعصابی تناؤ، جذباتی ہیجان اور دست اور قے کی زیادتی سے اکثر لو بلڈ پریشر ہو جاتا ہے۔

علامات

بلڈ پریشر اگر نارمل سے ۵ یا ۱۰ درجے نیچے ہو جائے تو سر چکرانے لگتا ہے۔ سر خالی اور ہلکا محسوس ہوتا ہے۔ بلڈ پریشر اگر اس سے زیادہ نیچے ہو جائے تو آدمی Shock میں چلا جاتا ہے۔ اس پر غنودگی طاری ہو جاتی ہے، ایسی حالت میں مریض کو فوراً ہسپتال لے جانا چاہیئے۔

علاج

۱۔ اصل سبب کے علاج کے ساتھ ساتھ سرخ شعاعوں کا پانی صبح و شام دیا جائے۔

۲۔ پندرہ منٹ تک مریض کو سرخ روشنی میں لٹایا جائے۔

ہائی بلڈ پریشر

فشار یا خون کا دباؤ ایک نارمل مقدار میں برقرار رکھنے میں دل گردے، شریانیں، خون کا حجم اور اعصابی نظام کا اپنا اپنا کردار ہے۔ جب دل سکڑ کر خون کو شریانوں میں پھینکتا ہے اس وقت شریانوں میں خون کا دباؤ ناپا جائے تو اس کو اوپر کا بلڈ پریشر (Systolic B.P) کہتے ہیں۔ جب دل پھیلتا ہے اس وقت اگر شریانوں میں خون کا دباؤ ناپا جائے تو اس کو نچلا بلڈ پریشر (Diastolic B.P) کہتے ہیں۔ بلڈ پریشر عمر کے ساتھ ساتھ عموماً بڑھتا ہے۔

۲۰ سال کی عمر میں بلڈ پریشر ۱۴۰/۸۰ نارمل ہوتا ہے۔

۵۰ سال کی عمر میں بلڈ پریشر ۱۶۰/۶۵ نارمل ہوتا ہے۔

۷۵ سال کی عمر میں بلڈ پریشر ۱۷۰/۱۰۵ نارمل ہوتا ہے۔

بلڈ پریشر اگر دیئے گئے پیمانے سے بڑھ جائے تو اس کو کئی مرتبہ مسلسل ایک ہفتے کے لئے چیک کرنا چاہیئے۔ اگر پھر بھی نارمل سے مسلسل اوپر آئے تو اس شخص کو ہائی بلڈ پریشر کا مریض قرار دیا جاتا ہے۔

اسباب و علامات

غصہ، پریشانی، اجنبی ماحول اور بے آرامی وقتی طور پر عام آدمی کا بلڈ پریشر بڑھا دیتی ہے۔ لیکن یہ مرض میں شمار نہیں ہوتا۔ ہائی بلڈ پریشر کے مریض کو عموماً سر درد کی شکایت ہوتی ہے۔ پانچ سے دس فیصد مریضوں میں بلڈ پریشر بڑھنے کی کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے جب کہ اکثر کوئی وجہ نہیں ہوتی۔ بلڈ پریشر ہائی ہونے کی وجوہات یہ ہیں:

۱۔ گردوں کے امراض

۲۔ شہ رگ (Aorta) کا پیدائشی سکڑاؤ

۳۔ الکوحل

۴۔ دواؤں اور ہارمونز کی زیادتی

۵۔ منفی خیالات کی یلغار

۶۔ مستقبل کے خدشات

۷۔ مسلسل نادیدہ خوف اور غم و فکر

ہائی بلڈ پریشر ایک عذاب ہے۔ مسلسل بلڈ پریشر ہائی رہنے سے تقریباً جسم کا ہر حصہ متاثر ہوتا ہے۔

ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے مندرجہ ذیل پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں:

۱۔ دماغ کی رگ کا پھٹ جانا

۲۔ آنکھ کے پردے پر خون جم جاتا ہے۔ کبھی اندھا پن بھی ہو سکتا ہے۔

۳۔ گردے فیل ہو سکتے ہیں

۴۔ دل پر اضافی دباؤ پڑتا ہے یہاں تک کہ دل فیل ہو جاتا ہے۔

علاج

۱۔ سبز رنگ پانی صبح و رات

۲۔ سفید رنگ پانی کھانے سے پہلے دونوں وقت

۳۔ فیروزی رنگ پانی دوپہر و شام

۴۔ مریض کو روزانہ پندرہ منٹ تک سبز روشنی میں رکھا جائے

جسم پر نیلے نشانات

اسباب

کسی بھی وجہ سے خون میں موجود پلیٹیلٹس (Platelets) کی تعداد اگر گھٹ جائے تو یہ بیماری ہو جاتی ہے۔

علامات

جلد کے نیچے خون جمع ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے جسم پر جابجا نیلے رنگ کے داغ نظر آتے ہیں۔

علاج

۱۔ آسمانی رنگ پانی صبح و شام

۲۔ زرد رنگ پانی دوپہر و رات

۳۔ سبز رنگ پانی ناشتہ کے بعد اور رات سوتے وقت

۴۔ کمر پر پندرہ منٹ تک روزانہ سرخ رنگ روشنی ڈالیں

باب نمبر ۱۴۔

مردانہ امراض

جریان

اسباب

کثرت جماع، جلق کے باعث اور عضو تناسل کے ذکی الحس ہونے سے جریان ہو جاتا ہے۔ گرم اشیاء، شراب، گردوں میں پتھری، دائمی قبض، مثانہ میں خراش، زیادہ گوشت خوری وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔

علامات

جب مرض گردے یا مثانہ کی خراش، پتھری یا قبض کی وجہ سے ہو تو پیشاب کے چند قطرے خارج ہو جاتے ہیں۔ مقوی اور گرم غذاؤں کی وجہ سے انزال کی شکایت ہو جاتی ہے۔ جلق یا کثرت جماع کے سبب سے مریض کاہل اور سست ہو جاتا ہے، اعضا شکنی ہوتی ہے۔ پیشاب کرتے وقت جلن اور خارش محسوس ہوتی ہے۔ پیشاب بار بار اور زیادہ مقدار میں آتا ہے۔ کمر میں درد ہوتا ہے۔ دماغ اور پٹھے کمزور ہو جاتے ہیں۔ جسمانی کمزوری ہو جاتی ہے۔ کام کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ سر میں درد ہوتا ہے اور چکر آتے ہیں۔ مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ پشت پر چیونٹیاں رینگتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔ حافظہ کمزور اور ذہن کند ہو جاتا ہے۔ نیند پوری طرح نہیں آتی۔ عموماً قبض رہتا ہے۔ بھوک نہیں لگتی۔ مباشرت کی خواہش پہلے بہت زیادہ اور پھر کم ہو جاتی ہے۔ ذرا سی تحریک سے اور محض مباشرت کے خیال سے کپڑے خراب ہو جاتے ہیں۔

علاج

۱۔ زیتونی (Olive) رنگ پانی صبح وشام دیں

۲۔ قبض کی وجہ سے ہو تو زرد رنگ پانی صبح وشام دیں

۳۔ سبز رنگ پانی ناشتہ کے بعد اور رات کو سوتے وقت دیں

۴۔ جامنی تیل کولہوں کے درمیان ریڑھ کی ہڈی کے جوڑ پر دائروں میں مالش کریں

۵۔ زرد شعاعوں کا تیل صبح نہار منہ پیٹ پر ناف کے چاروں طرف مالش کریں

جلق

مادہ تولید کثرت سے خارج ہونے سے اعضاء ضعیف ہو جاتے ہیں۔پیشاب بار بار اور جل کر آتا ہے۔رطوبات فاسدہ جمع ہو جاتی ہیں۔عضو مخصوص کی رگیں پھول جاتی ہیں۔طبیعت پریشان اور غمگیں رہتی ہے۔سستی اور کاہلی کی وجہ سے کاروبار حیات میں دل نہیں لگتا۔مجالس میں بیٹھنے سے بیزاری ہوتی ہے، آدمی تنہائی پسند ہو جاتا ہے۔ایسے لوگ خجالت اور شرمندگی کی وجہ سے کسی سے آنکھ نہیں ملاتے۔جلد کا رنگ پیلا ہو جاتا ہے۔آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے پڑ جاتے ہیں اور بصارت کم ہو جاتی ہے۔سر میں بار بار درد ہوتا ہے اور چکر آتے ہیں۔

علاج

۱۔ فیروزی رنگ پانی صبح وشام اور افاقہ ہونے پر صرف رات کو دیں

۲۔ زرد رنگ پانی دو وقت کھانے سے پہلے دیں

۳۔ صبح کے وقت نیلی شعاعوں کا تیل کولہوں کے درمیان ریڑھ کی ہڈی پر دائروں میں مالش کریں

۴۔ بینگنی شعاعوں کا تیل رات کو سونے سے پہلے مثانہ پر ہلکے ہاتھ سے دائروں میں مالش کریں

۵۔ حبس ریاح اور قبض کے ختم ہونے کے لئے مرہم زرد معدہ کی جگہ مالش کریں

نامردی

۱۔ اس کی وجوہات زیادہ تر نفسیاتی ہوتی ہیں

۲۔ ٹیسٹوسٹیرون (Testosterone) ہارمون کی کمی کی وجہ سے

۳۔ کافی عرصہ تک رہنے والے جسمانی بیماریاں مثلاً

جگر کا سکڑنا

جسم کے کسی حصے میں کینسر

دل کی کوئی بیماری

ذیابیطس

تجرد کی زندگی میں جو لوگ بہت زیادہ محتاط ہوتے ہیں اور سالہاسال جنسی جذبہ سے غیر مانوس ہوتے ہیں ان کے اندر بھی جنسی تحریکات تقریباً ختم ہو جاتی ہیں۔ ایسے لوگ نامرد نہیں ہوتے۔ ان کے اندر جب جنسی تحریکات متحرک ہو جاتی ہیں تو وہ وظیفہ زوجیت احسن طریقہ پر پورا کرتے ہیں۔

جس طرح آدمی نامرد ہوتا ہے۔ اسی طرح عورت بھی ناعورت ہوتی ہے۔ ایسی خواتین میں جنسی جذبہ یا تو بالکل نہیں ہوتا یا انہیں اس عمل سے کراہت محسوس ہوتی ہے۔ کبھی کبھی ان کے اوپر خوف کا غلبہ ہو جاتا ہے۔

نوٹ: والدین اور اساتذہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ بلوغت کے بعد کی زندگی کے بارے میں نوجوان نسل کو معلومات فراہم کریں۔ لڑکے اور لڑکیوں کو نفع و نقصان سے آگاہ کریں۔

علاج

نامردی کے علاج کے ساتھ ساتھ اس بیماری کا علاج ہونا ضروری ہے۔ جس بیماری کی وجہ سے یہ مرض لاحق ہوتا ہے۔ اس کے لئے دیکھئے ذیابیطس دل کی بیماریاں اور کینسر۔

۱۔ جامنی رنگ پانی صبح و شام افاقہ ہونے کی صورت میں صرف رات کو استعمال کریں

۲۔ جامنی شعاعوں کا تیل صبح و شام کولہوں کے درمیان ریڑھ کی ہڈی پر مالش کریں

۳۔ گہرا نیلا رنگ پانی ناشتہ کے بعد اور رات کو سوتے وقت

۴۔ سرخ رنگ پانی کھانے کے بعد

۵۔ ہارمون کی کمی دور کرنے کے لئے جنگھاسوں اور پنڈلی پر سرخ تیل مالش کریں

سرعت انزال

اسباب

عموماً جلق و مشت زنی، کثرت مجامعت، جنسی تلذذ، جنسی لٹریچر، فاسد خیالات، عریاں تصاویر اور ہر وقت متفکر رہنے سے یہ شکایت پیدا ہوتی ہے۔ سرعت انزال کی ایک بڑی وجہ مادہ تولید کا رقیق ہونا ہے۔ علاج کے ساتھ ایسی غذائیں تجویز کی جائیں جو مادہ کو غلیظ کرتی ہوں۔ باقی اسباب وہی ہیں جو جریان و احتلام کے بیان میں تحریر ہو چکے ہیں۔

علامات

مباشرت کے وقت فوری طور پر انزال ہو جاتا ہے۔

ضعف باہ کی شکایت شدید ہوتی ہے۔ کبھی بلا انتشار انزال ہو جاتا ہے۔ اپنے ارادہ میں ناکامی کے باعث مریض شرمندگی سے زندگی پر موت کو ترجیح دیتا ہے۔

مباشرت میں کامیابی اور ناکامی کا تعلق براہ راست دماغ سے ہے۔ دماغ جب منفی خیالات کی آماجگاہ بن جاتا ہے تو اعصاب متاثر ہوتے ہیں اور اعصاب کی کارکردگی میں اعتدال اور توازن نہ ہونے سے سرعت انزال کی شکایت ہو جاتی ہے۔

دماغی سکون اور اطمینان قلب سے مرد و عورت کے اندر قوت ارادی (Will Power) زیادہ ہوتی ہے اور مباشرت فطری عمل بن جاتا ہے۔

علاج

۱۔ زیتون رنگ پانی صبح و شام

۲ آسمانی رنگ پانی کھانے کے بعد

۳۔ جامنی تیل کولہوں کے درمیان ریڑھ کی ہڈی کے جوڑ پر دائروں میں مالش کریں

۴۔ گہرا نیلا رنگ پانی کھانے سے پہلے

۵۔ مزاج میں غیر طبعی حدت ہو تو سبز پانی دونوں وقت کھانے سے پہلے دیں

کثرت احتلام

اسباب

فاسد خیالات، مجرد رہنا، جلق، کثرت مجامعت، چت سونا، قبض، بد ہضمی، کھانا زیادہ کھانا، پیٹ میں کیڑوں کا ہونا، آنتوں میں حدت اور جگر میں غیر طبعی گرمی اس کے اسباب ہیں۔

علامات

ہر دوسری تیسری رات کو یا ہر رات کو اور شدت مرض میں ایک رات میں دو دو بار اور کبھی دن کو بھی خواب کی حالت میں منی خارج ہوتی ہے۔ پیشاب جل کر آتا ہے۔ سستی کاہلی اور کمزوری بڑھ جاتی ہے۔ احتلام کی کیفیت یاد نہیں رہتی۔ کمر میں درد کی شکایت ہو جاتی ہے۔ خصیوں میں درد ہوتا ہے۔

علاج

۱۔ سبز رنگ پانی صبح و شام

۲۔ زرد رنگ پانی کھانے سے پہلے

۳۔ جامنی رنگ پانی کھانے کے بعد

۴۔ پرانے مرض میں ریڑھ کی ہڈی پر جامنی رنگ کی روشنی بیس منٹ تک ڈالیں

۵۔ جامنی رنگ تیل کولہوں کے درمیان ریڑھ کی ہڈی پر دائروں میں مالش کریں

۶۔ مرض میں بہت زیادہ شدت ہو تو سیدھی ٹانگ کی پنڈلی پر سبز تیل اوپر سے نیچے دائروں میں مالش کریں

باب نمبر ۱۵۔

گردہ اور مثانہ کے امراض

بستر میں پیشاب

اسباب

کثرت سے ٹھنڈی چیزوں کا استعمال، ایسی چیزیں جو مزاج میں سرد تر ہوں، زیادہ کھانے سے اور سردی کی بنا پر مثانہ کمزور ہو جاتا ہے۔ آنتوں میں کیڑے ہونے یا کانچ نکلنے سے بعض مرتبہ ہاضمہ کی خرابی سے ضعف و نقاہت کی وجہ سے نچلے دھڑ کے فالج کی وجہ سے حرام مغز پر چوٹ لگنے سے بڑھاپے کی وجہ سے اور ذہنی امراض کی بنا پر یہ بیماری ہوتی ہے۔

علامات

دن میں بلاارادہ پیشاب خارج ہو جاتا ہے۔ عموماً رات کو سوتے ہوئے بستر پر بے خبری میں پیشاب نکل جاتا ہے۔ دن رات میں کئی کئی بار پیشاب آتا ہے۔ ایسے مریضوں کو نیند زیادہ آتی ہے۔ اس قسم کے خواب نظر آتے ہیں کہ پیشاب کی ضرورت ہے اور کسی مقام پر بیٹھے ہوئے پیشاب کر رہے ہیں۔

علاج

یہ مرض اگر بچوں میں ہو

۱۔ نارنجی رنگ پانی صبح و شام پلائیں

۲۔ سرخ رنگ کی روشنی روزانہ دس منٹ تک مثانہ پر ڈالیں

بڑوں میں ہو یا حرام مغز کی خرابی کی وجہ سے ہو تو

۱۔ سرخ رنگ پانی صبح و شام

۲۔ ہلکا نیلا پانی (آسمانی) کھانے سے بیس منٹ پہلے

۳۔ جامنی رنگ تیل کولہوں کے درمیان ریڑھ کی ہڈی پر دائروں میں مالش کریں

۴۔ مثانہ پر سرخ رنگ کی روشنی پندرہ منٹ تک ڈالیں

۵۔ کالے تلوں کو صاف پانی میں دھو کر چالیس دن تک پرپل شعاعوں میں رکھیں اور سوتے وقت بڑوں کو ۲ بڑے چمچے اور چھوٹوں کو ایک ایک چمچہ کھلائیں۔

سوزاک

اسباب

غیر صحت مند جنسی اختلاط اس کا سبب ہے۔ یہ مرض ایک قسم کے جراثیم گونوکوکائی (Gonococci) سے ہوتا ہے۔ یہ جراثیم بیرونی جنسی اعضاء میں موجود ہوتے ہیں اور جنسی اختلاط کے وقت ایک دوسرے میں منتقل ہو کر دو سے چودہ دن کے اندر بیماری کی علامات پیدا کر دیتے ہیں۔

علامات

پیشاب کی نالی کے منہ پر سوزش ہوتی ہے اور پیشاب کرتے وقت درد ہوتا ہے۔ اس کے بعد پیپ خارج ہونے لگتی ہے۔ جو ابتداء میں رقیق نیلگوں ہوتی ہے بعد میں گاڑھی اور مقدار میں زیادہ ہو جاتی ہے۔ آس پاس کی گلٹیاں پھول جاتی ہیں، پشت کمر اور کولہوں میں تناؤ کے ساتھ درد ہوتا ہے، بخار بھی ہو جاتا ہے، پیشاب میں خون کا اخراج ہو سکتا ہے اور پیشاب بالکل بند بھی ہو سکتا ہے۔ تکلیف عام طور پر دو تین ہفتے رہتی ہے۔ علاج صحیح ہو جائے تو تمام علامات میں کمی ہو جاتی ہے اور اگر علاج درست نہ ہو یا بدپرہیزی کر لی جائے تو مرض پیشاب کی نالی کے پچھلے حصے وہاں سے مثانہ خصیے بیضہ دانی اور بعض اوقات گردوں تک پہنچ جاتا ہے۔ اگر مردوں کے خصیے اور عورتوں کی بیضہ دانی زیر اثر آ جائیں تو بچے پیدا کرنے کی صلاحیت متاثر ہو جاتی ہے۔

کبھی کبھار یہ مرض مزمن شکل اختیار کر لیتا ہے اور برسوں تک جسم کے اندر چھپا رہتا ہے۔ ایسی صورت میں کوئی شدید علامات ظاہر نہیں ہوتیں البتہ کسی قدر پیپ خارج ہونے سے کپڑے داغدار ہو جاتے ہیں۔ پیشاب میں جلن کا معمولی احساس ہوتا ہے۔ بدپرہیزی کی صورت میں تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ اس خفیف حالت میں بھی یہ مرض دوسروں کو لگ سکتا ہے۔ سوزاک کے مرض میں علاج سے زیادہ احتیاط اور پرہیز کی ضرورت ہے۔

علاج

۱۔ نیلا رنگ پانی صبح و شام

۲۔ سبز رنگ پانی دونوں وقت کھانے سے پہلے

۳۔ زرد رنگ پانی کھانے کے بعد

گردوں کا ورم

اسباب

گردوں میں انفیکشن یا تو خون کے ذریعہ آنے والے جراثیم سے ہوتا ہے یا مثانے کے انفیکشن کے جراثیم گردے میں پہنچ کر گردوں کو متاثر کردیتے ہیں۔دوسری صورت عام ہے۔ گردوں کے انفیکشن کی دو اقسام ہیں:

۱۔ حاد ورم

۲۔ مزمن ورم

گردوں کا حاد ورم

علامات

مریض کی کمر میں ایک طرف یا دونوں طرف اچانک درد اٹھتا ہے جو سامنے کی طرف سے نیچے آتا ہے۔اس کے ساتھ پیشاب کرنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ بوند بوند کر کے تکلیف کے ساتھ اور بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔ مریض کو بخار ہو جاتا ہے، کبھی کبھی الٹی ہوتی ہے اور جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے،اس کے علاوہ پیشاب میں پیپ خون کے سفید ذرات اور سرخ ذرات موجود ہوتے ہیں۔

علاج

۱۔ فیروزی رنگ پانی صبح و شام

۲۔ سبز رنگ پانی کھانے سے پہلے

۳۔ زرد رنگ پانی کھانے کے بعد

۴۔ سبز روشنی گردوں کی جگہ پانچ منٹ صبح پانچ منٹ رات ڈالیں

۵۔ سبز شعاعوں کا تیل گردوں کی جگہ تین منٹ صبح تین منٹ شام اور تین منٹ رات ہلکے ہاتھ سے ہتھیلی اور انگلیوں کے درمیانی ابھار سے مالش کریں

گردوں کا مزمن ورم

علامات

اس مرض میں مریض زیادہ تر سستی، تھکن، ہائی بلڈ پریشر یا پھر گردے فیل ہو جانے کی وجہ سے معالج کے پاس آتے ہیں۔ بعض مریضوں کو پیشاب بار بار آتا ہے۔ تکلیف کے ساتھ پیشاب آنے اور کمر میں درد کی شکایت بھی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ مریض کے پیشاب میں خون اور کم مقدار میں پروٹین بھی موجود ہوتی ہے۔

علاج

۱۔ نارنجی رنگ کی روشنی گردوں پر پندرہ منٹ کے لئے ڈالیں

۲۔ نارنجی رنگ پانی صبح و شام دیں

۳۔ سبز رنگ پانی دوپہر و رات کھانے سے پہلے

۴۔ ورم کے لئے زیتون رنگ پانی صبح و شام

درد گردہ

اسباب

غلیظ اور ٹھنڈی چیزیں زیادہ کھانے سے برف کا پانی بکثرت پینے سے اور ریاح کی وجہ سے گردے میں کھچاوٹ پیدا ہونے سے درد گردہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ پتھری گردے سے مثانہ کی طرف جانے سے غیر صاف پانی پینے اور ایسی غذائیں استعمال کرنے سے جن سے گیس بنتی ہو اور پیشاب کم آنے سے یہ مرض ہوتا ہے۔

علامات

کمر میں گردے کے مقام پر سخت درد ہوتا ہے۔ تکلیف کی شدت سے مریض ماہی بے آب کی طرح لوٹتا اور تڑپتا ہے۔ بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے مگر پیشاب خارج نہیں ہوتا اگر آتا بھی ہے تو قطرہ قطرہ ٹپکتا ہے۔ پتھری کی وجہ سے ہو تو خون آمیز پیشاب آتا ہے۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں، آنکھوں کے سامنے اندھیرا آ جاتا ہے۔ نبض باریک اور کمزور چلتی ہے، متلی اور قے ہوتی ہے۔ ریاحی درد میں درد ایک جگہ قائم نہیں رہتا، ادھر ادھر پھرتا ہے اور گردہ کے مقام پر بوجھ نہیں ہوتا۔

علاج

۱۔ نارنجی رنگ پانی صبح و شام

۲۔ سبز رنگ پانی دوپہر و رات کھانے سے پہلے

۳۔ جامنی رنگ کا پانی صبح و شام

۴۔ پتھری کے لئے جامنی رنگ کی روشنی گردوں کے مقام پر صبح پندرہ منٹ نارنجی روشنی شام بیس منٹ تک ڈالیں

۵۔ سبز شعاعوں کا تیل گردوں کی جگہ دائروں میں مالش کریں

۶۔ زرد شعاعوں کا تیل پیٹ پر دن میں ایک وقت مالش کریں

مثانے اور پیشاب کی نالی کا ورم

اسباب

گردوں، گردوں کی نالی (Ureter) اور مثانہ میں بیکٹیریا کی وجہ سے انفیکشن ہو جاتا ہے۔ مثانہ اور پیشاب کی نالی کا انفیکشن گردوں کے انفیکشن سے زیادہ عام ہے۔

علامات

اس میں مریض کو بار بار پیشاب کرنے کی حاجت ہوتی ہے۔ پیشاب کرنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ پیٹ کے نچلے حصے (پیڑو) میں درد ہوتا ہے۔ پیشاب میں خون بھی آ جاتا ہے۔ پیشاب میں بیکٹیریا کی بڑی تعداد موجود ہوتی ہے۔

علاج

۱۔ گہرا نیلا رنگ پانی صبح و شام

۲۔ سبز رنگ پانی دوپہر و رات

۳۔ نیلی روشنی مثانہ پر رات اور دن میں پانچ پانچ منٹ تک ڈالیں

پیشاب میں خون آنا

اسباب

اس کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ گردوں کی خود مدافعتی بیماری (Glomerulo Nephritis) خود مدافعتی بیماریاں وہ بیماریاں ہیں جس میں جسم کا مدافعتی نظام اپنے ہی جسم کے کسی حصے کے خلاف بیدار ہو جاتا ہے۔

۲۔ مثانے کا کینسر

۳۔ گردوں کی یا مثانے کی پتھری

۴۔ چوٹ

علامات

خون پیشاب کے ساتھ مل کر آتا ہے اور کبھی پیشاب سے پہلے یا بعد میں آتا ہے اور کبھی بجائے پیشاب کے صرف خون ہی آتا ہے۔ بعض کمزور اشخاص کو اس مرض کے شروع ہونے سے پہلے سردی لگتی ہے اور کپکپی طاری ہو جاتی ہے اور پھر تھوڑا خون آمیز پیشاب آتا ہے اور چند گھنٹوں کے بعد خود بخود صاف پیشاب آنے لگتا ہے۔ مثانہ سے خون پیشاب میں مل کر آتا ہے تو پیشاب کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور اس میں خون کے منجمد ٹکڑے پائے جاتے ہیں اور جب گردوں سے خون آتا ہے تو کمر میں گردوں کے مقام پر درد ہوتا ہے اور پیشاب گوشت کے دھوون جیسا سرخ ہوتا ہے۔

علاج

۱۔ سبز رنگ پانی صبح و شام

۲۔ نیلا رنگ پانی کھانے سے پہلے

۳۔ گردوں یا مثانے کی پتھری کے لئے دیکھئے درد گردہ کا علاج اور مثانہ کے کینسر کے لئے دیکھئے کینسر کا علاج۔

باب نمبر ۱۶۔

دماغی امراض

صفراوی درد سر

اسباب

بد ہضمی، جگر کی خرابی، گرم اور میٹھی چیزوں کے زیادہ استعمال سے صفرا بڑھ جاتا ہے جس کی وجہ سے بخارات تیزی سے دماغ کی طرف جاتے ہیں اور سر میں درد ہو جاتا ہے۔

علامات

یہ درد نہایت شدید ہوتا ہے۔ درد کی حالت میں کنپٹی کی رگوں میں ٹیسیں اٹھتی ہیں۔ منہ کا ذائقہ کڑوا ہو جاتا ہے، زبان خشک اور پیاس کی شدت ہوتی ہے۔ جی متلاتا ہے، ابکائیاں آتی ہیں۔ قے ہو جانے سے درد میں کمی ہو جاتی ہے۔ یہ درد بھوک کی حالت میں ہوتا ہے۔ پیشاب گرم اور رنگت زرد ہوتی ہے۔ کبھی کبھار پیشاب میں جلن ہوتی ہے۔

علاج

۱۔ زرد رنگ پانی دن میں ایک بار

۲۔ نیلا رنگ پانی صبح و شام کھانے سے پہلے

۳۔ سبز رنگ پانی کھانے کے بعد

درد شقیقہ

اسباب

یہ مرض اکثر موروثی ہوتا ہے۔اس بیماری میں نامعلوم وجوہات کی بنا پر دماغ میں شریانیں پھیل جاتی ہیں جس کی وجہ سے ان شریانوں سے متصل اعصاب میں ہیجان پیدا ہو جاتا ہے اور درد شقیقہ کا سبب بنتا ہے۔

علامات

بار بار آدھے سر یا پورے سر میں ٹیسیں اٹھتی ہیں یہ درد دوروں کی شکل میں ہوتا ہے۔روشنی میں آنکھیں چندھیا جاتی ہیں اور روشنی سے ڈر لگتا ہے۔درد شروع ہونے کے ساتھ الٹی یا متلی بھی ہو جاتی ہے۔

بعض مریضوں کی آنکھوں کے سامنے روشن نقطے ناچتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔درد شروع ہونے کے بعد روشن نقطے غائب ہو جاتے ہیں۔

علاج

۱۔ فیروزی رنگ پانی صبح و شام

۲۔ آسمانی رنگ پانی کھانے سے پہلے

۳۔ آسمانی شعاعوں کا تیل پیشانی پر مالش کریں

۴۔ سر پر نیلے رنگ کی روشنی پانچ منٹ کے لئے ڈالیں پھر تین منٹ کے لئے ہرے رنگ کی روشنی ڈالیں۔دورہ کے وقت بھی یہی عمل کریں۔

۵۔ 129 Xانچ شیشہ پر فیروزی رنگ پینٹ کروا کر صبح و شام کھانے سے پہلے پندرہ پندرہ منٹ تک دیکھیں۔

آنکھوں کے نیچے اندھیرا آنا

کھڑے ہونے یا معمولی حرکت کرنے سے مریض کی آنکھوں کے نیچے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ حرکت کے وقت ارد گرد کی چیزیں متحرک نظر آتی ہیں۔ مریض کھڑا نہیں رہ سکتا۔ سہارا لینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

اسباب

جسمانی کمزوری، دماغی کمزوری، اعصابی کشاکش، چوٹ لگنا، منشیات کا بکثرت استعمال، دائمی قبض، کانوں کے امراض اور دیر ہضم بادی اشیاء کا استعمال اس مرض کے اسباب ہیں۔

علامات

اٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے آس پاس کی چیزیں گھومتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ شروع شروع میں تھوڑی دیر چکر آ کر ختم ہو جاتے ہیں۔ مرض شدید ہو تو آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے اور مریض گر پڑتا ہے۔ قے آنے کے بعد چکر ختم ہو جاتے ہیں۔

علاج

۱۔ بنفشی رنگ پانی صبح و شام

۲۔ زرد رنگ پانی کھانے سے پہلے

۳۔ گہرا نیلا رنگ پانی کھانے کے بعد

لکنت

اسباب وعلامات

مریض میں سنی اور لکھی ہوئی باتوں کو سمجھنے کی صلاحیت نارمل ہوتی ہے لیکن آواز پیدا کرنے والے آلے کی خرابی کی وجہ سے مریض صحیح الفاظ ادا نہیں کر سکتا یا بالکل نہیں بول سکتا۔ اس میں تتلا کر بولنا چبا چبا کر بولنا، جھٹکوں سے بولنا، موٹی بھدی آواز میں بولنا، منہ ہی منہ میں کچھ کہنا الفاظ کو ملا ملا کر بولنا وغیرہ سب شامل ہیں۔

علاج

۱۔ بنفشی رنگ پانی صبح و شام

۲۔ نیلا رنگ پانی کھانے سے پہلے

۳۔ بنفشی رنگ کی روشنی سر پر پندرہ منٹ کے لئے ڈالیں

۴۔ بنفشی رنگ میں دودھ تیار کر کے پلائیں

۵۔ نارنجی شعاعوں کا تیل کانوں سے ذرا اوپر سر پر صبح و شام سات سات منٹ مالش کریں

مرگی

اسباب

دماغ کے ہر عصبی خلیے کی دیوار میں برقی رو دوڑتی رہتی ہے۔ برقی رو عصبی خلیے کی دیوار میں کسی نامعلوم تحریک سے پیدا ہوتی ہے۔ ایک خلیے میں پیدا ہونے والی برقی رو دوسرے خلیے کو بھی متحرک کرتی ہے۔ انسانی دماغ میں ہر عمل برقی رو سے ہوتا ہے۔ اگر انسان اپنا ہاتھ ہلا رہا ہے تو دراصل اس کے ہاتھ کے عضلات کو دماغی اعصاب کے ذریعہ تحریک مل رہی ہے۔ دماغ میں ہاتھ ہلانے کے لئے مخصوص حصہ کام کر رہا ہے۔ بالکل اسی طرح اگر ہم انسانی جلد کو چھوئیں تو اس جگہ پر ایک برقی رو پیدا ہوتی ہے جو اعصاب کے ذریعہ حرام مغز اور پھر دماغ کے مخصوص حصے میں پہنچ کر تحریک پیدا کرتی ہے اس طرح ہمیں چھونے کا احساس ہوتا ہے۔

مرگی ایسا مرض ہے جس میں کسی نامعلوم یا معلوم وجوہ کی بنا پر دماغ کے کسی بھی حصے میں ایک ابنارمل (Abnormal) طاقتور تحریک پیدا ہوتی ہے۔ اس تحریک کے نتیجے میں مریض کے اندر چھونے، دیکھنے، سونگھنے کی نادیدہ حس بیدار ہو جاتی ہے۔ مریض غیر اختیاری طور پر کپڑوں سے بھی آزاد ہو سکتا ہے۔ ہاتھوں، پیروں میں جھٹکے بھی لگتے ہیں۔

مرگی کو دو بڑی اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے:

۱۔ جزوی مرگی:

اس میں دماغ کا ایک مخصوص حصہ مرگی کے زیر اثر آجاتا ہے۔

۲۔ عمومی مرگی:

اس میں پورا دماغ مرگی کے زیر اثر آجاتا ہے۔

جزوی مرگی کی علامت

چہرے ہاتھ پیر میں سے کسی ایک عضو میں جھٹکے لگنا۔ یہ جھٹکے چند سیکنڈ سے لے کر کئی گھنٹوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی مریض کی آنکھیں کسی ایک طرف مڑ جاتی ہیں۔ بعض مریضوں کو آنکھوں کے سامنے دھبے اور رنگ تیرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

بعض لوگوں کو کسی نئی جگہ جا کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ جگہ پہلے سے دیکھی ہوئی ہے جب کہ بعض کو دیکھی ہوئی جگہ اجنبی لگنے لگتی ہے۔ اس قسم کی مرگی میں مریض پریشان دکھائی دیتا ہے۔ اور عجیب عجیب حرکتیں کرتا ہے۔ مثلاً بھاگنا شروع کر دیتا ہے بعد میں اس کو یاد نہیں رہتا کہ دورے کے دوران اس سے کیا حرکات سرزد ہوئی ہے۔ دورہ تقریباً ۲ یا ۳ منٹ کا ہوتا ہے۔

عمومی مرگی کی علامات

مریض دورہ پڑنے سے پہلے ہیجانی کیفیت میں ہوتا ہے۔ مریض کے ہاتھ مڑ کر اکڑ جاتے ہیں، ٹانگیں اکڑ کر سیدھی ہو جاتی ہیں، منہ سے ایک چیخ نکلتی ہے اور بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔ مریض زمین پر گر جاتا ہے۔ اس کی آنکھیں پھیل جاتی ہیں۔ یہ دورہ

۱۰ سیکنڈ سے ۳۰ سیکنڈ تک رہتا ہے۔ مریض کے چہرے اور ہاتھ پاؤں میں شدید جھٹکے لگتے ہیں۔ مریض اپنی زبان چبالیتا ہے اور اس کا پیشاب یا پاخانہ نکل جاتا ہے۔ یہ دورہ ایک سے پانچ منٹ تک رہتا ہے۔

دورہ ختم ہونے کے بعد مریض گہری بے ہوشی میں چلا جاتا ہے۔ ہاتھ پیر اور جبڑا ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ ہوش میں آنے پر سر درد پریشانی عضلات میں درد وغیرہ کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ حالت کچھ منٹ سے کئی گھنٹوں تک طاری رہتی ہے۔

جب خلیوں میں برقی رو کا تصرف ہوتا ہے اور یہ رو کی شکل اختیار کر کے ایک دوسرے سے ٹکراتا ہے تو اس ٹکراؤ سے بے شمار رنگ بنتے ہیں۔ ان رنگوں کا نام ہم وہم یا خیال بھی رکھ سکتے ہیں۔ اور حقیقتاً یہ تمام کیفیات جو ہمارے دماغ پر وارد ہوتی ہیں انہی رنگوں کا تنوع ہے۔ یہ تنوع کہیں اپنی حدوں سے باہر نکلنا چاہتا ہے لیکن باہر نکلنے کا کوئی نہ کوئی راستہ اگر اسے ملے جبھی یہ ممکن ہے کہ باہر نکل سکے۔ ہوتا یہ ہے کہ اتفاق سے ام الدماغ کے اندر بہت سی رو جمع ہو جاتی ہیں اور جمع ہو کر ایک دوسرے کا راستہ روک دیتی ہیں۔ وہ دروازے جو باہر لے جانے یا اندر لانے کا کام کرتے ہیں ان سب میں اتنا ہجوم ہو جاتا ہے کہ باہر آنے یا اندر جانے میں رکاوٹ پیدا ہونے لگتی ہے۔ اگر ایسی حالت میں پانی سامنے آجائے تو اس بند رو کی شعاعیں کئی گنا ہو جاتی ہیں جس سے مرگی کا دورہ پڑتا ہے۔ جب تک آنے والے دروازوں میں رو کا ہجوم معمول سے زیادہ رہتا ہے، مرگی کا دورہ آدمی کو بے ہوش رکھتا ہے۔ جس وقت دروازے کھل جاتے ہیں، مریض ہوش میں آجاتا ہے۔ چونکہ اعصاب مفلوج ہو جاتے ہیں اس لئے حرکت بھی دیر میں ہوتی ہے، مریض آہستہ آہستہ اپنی حالت پر آتا ہے۔ پانی پر نظر پڑنے کے علاوہ اور بہت سے حالات ایسے ہو سکتے ہیں جن میں مرگی کا دورہ پڑ سکتا ہے۔ ایسی حالت میں جلد سے جلد دروازوں سے برقی رو کا ہجوم کم ہونا چاہئے۔ اگر دیر تک یہ حالت باقی رہے تو مریض خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ (مریض کے گرنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ دماغ کی رو اعصاب پر کام کرنا چھوڑ دیتی ہے)۔ اس کا بہت آسان طریقہ یہ ہے کہ سر کو زمین سے ہاتھ پر اٹھالیا جائے مگر صرف ایک انچ اس سے زیادہ نہیں۔ دو تین مرتبہ سر کو ہلکی جنبش سے ہلایا جائے۔ دورہ ختم ہو جائے گا تو ہم آنکھوں کی پتلیوں کی نگرانی کچھ دیر تک کریں تا کہ وہ خلیے جو حافظہ سے متعلق ہیں دیکھنے والے کی نگاہوں سے ٹکرائیں۔ اس سے دروازوں میں ہجوم کی رو تیزی سے کم ہو جائے گی۔

مرگی کے مرض کی ایک شناخت یہ بھی ہے کہ پتلیاں اپنی جگہ سے کچھ نہ کچھ اوپر کی طرف ہٹ جاتی ہیں۔

ٹیٹ مال عمومی مرگی

یہ بھی عمومی مرگی کی ایک قسم ہے جو زیادہ تر بچوں میں ہوتی ہے۔اس دورے کے دوران بچے کی حرکات ساکن ہو جاتی ہیں۔ بچہ سامنے گھورنے لگتاہے۔ پھر آنکھیں جھپکانے اور گھمانے لگتاہے۔اس دوران اگر بچے کو مخاطب کیا جائے یااس کو کوئی حکم دیا جائے تووہ کوئی جواب نہیں دیتا۔یہ دورہ چند سیکنڈز پر مشتمل ہوتاہے۔ کبھی کبھی بچہ زمین پر گر جاتاہے۔

یہ دورہ ایک دن میں ایک دفعہ سے کئی سو دفعہ بھی ہو سکتاہے۔ عموماً آٹھ یا نو سال کی عمر کے بعد یہ مرگی ختم ہو جاتی ہے۔

علاج

۱۔ فیروزی رنگ پانی صبح وشام استعمال کریں

۲۔ سبز رنگ پانی کھانے سے پہلے

۳۔ آسمانی رنگ کی روشنی روزانہ پندرہ منٹ تک سر پر ڈالیں

۴۔ 129 xانچ شیشے پر آسمانی رنگ پینٹ کرواکر صبح شام دس دس منٹ مریض کو دکھائیں

۵۔ گردن کے جوڑ پر اور سر کے پچھلے حصہ پر نیلی شعاعوں کا تیل صبح وشام مالش کریں

۶۔ مرگی کے علاج میں معالج کو اس طرف توجہ دینی چاہئے کہ مریض کو قبض نہ ہو اور ہر حال میں نیند پوری ہو۔ ضرورت سے زیادہ دماغ پر بوجھ نہ پڑے۔

دماغی ورم

اسباب

دماغ اعصابی خلیوں سے مل کر بنا ہوا ہے۔ان اعصابی خلیوں کے علاوہ دوسرے سہارا دینے والے خلیے خون کی شریانیں اور وریدیں بھی دماغ میں ہوتی ہیں۔دماغی ورم زیادہ تر بیکٹیریا اور وائرس کی وجہ سے ہوتا ہے۔

علامات

دماغی ورم کے مریض کو بخار، سر درد، گردن اکڑنے، بے ہوشی، گہری غنودگی، ہلکی غنودگی، کوما وغیرہ کی شکایات ہوتی ہیں۔ جسم کا کوئی حصہ سن ہو سکتا ہے۔ بولنے اور دیکھنے کی حس متاثر ہو سکتی ہے۔

علاج

۱۔ نیلا رنگ پانی صبح، دوپہر شام

۲۔ زرد رنگ پانی کھانے سے پہلے

۳۔ سبز رنگ پانی صبح و شام

۴۔ بے ہوشی یا غشی میں آسمانی رنگ کی روشنی پندرہ پندرہ منٹ ہر دو گھنٹے کے بعد مریض کے سر پر ڈالیں

۵۔ کمزوری کی صورت میں سرخ یا نارنجی رنگ پانی صبح و شام استعمال کریں

۶۔ نیلی شعاعوں کا تیل سر پر اور گردن کے جوڑ پر صبح و شام سات سات منٹ تک دائروں میں مالش کریں

۷۔ صاف شفاف سفید 129 x انچ شیشے پر Indigo رنگ پینٹ کرا کے وقفہ وقفہ سے دکھائیں

علاج مرض ٹھیک ہونے تک جاری رکھیں۔

گردن توڑ بخار

اسباب

گردن توڑ بخار مختلف بیکٹیریا یا وائرس کی وجہ سے ہوتا ہے جو پہلے خون میں دور کرتے ہیں اور پھر دماغی غلافوں پر جمع ہو کر سوزش کرتے ہیں۔ دماغ میں جب کئی خلاء بن جاتے ہیں اور کسی جگہ برقی رو کا ہجوم ہو جاتا ہے تو کئی قسم کے بخار شروع ہو جاتے

ہیں۔ان بخاروں کی وجہ برقی رو کے ہجوم کا اچانک رنگ بدلنا ہے۔ گردن توڑ بخار میں خلیوں کی جگہ خلاء آجاتا ہے۔ خلاء میں مخلوط رنگ کی رو پانی بن جاتی ہے۔

علامات

مریض بخار، سر میں شدید درد، گردن اکڑنے، طبیعت میں ہیجان، سستی، غشی اور کنفیوژن میں مبتلا ہوتے ہیں۔ گردن توڑ بخار سے پہلے ناک یا گلے آنے کی کوئی تکلیف ہوتی ہے۔

بعض اوقات پرانے گردن توڑ بخار میں جو کہ ٹی بی کے جراثیم یا آتشک کے جراثیم کی وجہ سے یا دوسری وجوہات کی وجہ سے ہوتا ہے مریض سر درد بخار خراب دماغی کیفیت میں کلینک میں آتے ہیں۔

علاج بہت احتیاط کے ساتھ کرنا چاہئے کیونکہ بے احتیاطی یا پیچیدگی کی صورت میں مریض کی موت واقع ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ بے احتیاطی سے یا صحیح علاج نہ ہونے سے کوئی عضو معطل ہو سکتا ہے، بینائی ختم ہو سکتی ہے۔

علاج

۱۔ نیلا رنگ پانی صبح دوپہر شام

۲۔ پرپل رنگ پانی کھانے سے پہلے

۳۔ زرد رنگ پانی صبح و شام

۴۔ غشی اور بے ہوشی کی حالت میں آسمانی رنگ کی روشنی پندرہ پندرہ منٹ تک دن میں چار بار مریض کی پیشانی پر ڈالیں

۵۔ نیلی شعاعوں کا تیل سر پر اور گردن کے جوڑ پر دائروں میں مالش کریں

۶۔ زرد رنگ شعاعوں کا تیل گلے پر اور ناف کے چاروں طرف دائروں میں ہلکے ہاتھ سے مالش کریں

فالج

اس مرض میں جسم کا کوئی عضو کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔

اسباب

اس کی وجوہات بہت زیادہ ہیں۔چند مشہور اسباب مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ دماغ کی کسی رگ کا پھٹ جانا یا بند ہو جانا(اسٹروک)۔

۲۔ خون کی سپلائی بند ہونا یا چوٹ لگنا حرام مغز سے نکلنے والے اعصاب میں خرابی

۳۔ عضلات کی خرابی یا بے ترتیبی۔

دماغ میں سے گزرنے والی رنگین برقی رو کے دوران کاسمک ریز(Cosmic Rays)آجائے اور کم سے کم اپنی جگہ سے چار انچ بائیں طرف ہٹی ہوئی ہو تو اس کا حملہ یک لخت دل پر ہوتا ہے۔اس طرح کے مریض کے بچ جانے کے امکانات بہت کم ہیں لیکن یہی کوسمک ریز جب دائیں طرف چار انچ ہٹی ہوئی ہو تو برقی نظام تباہ کر دیتی ہے۔یہاں تک کہ کندھے سے پیر تک اس کا اثر ہوتا ہے۔اس کو فالج کا نام دیا جاتا ہے۔

علامات

اس کی کئی اقسام ہیں۔بعض افراد میں جسم کا ایک عضو صرف ہاتھ یا پیر متاثر ہوتا ہے۔بعض اوقات جسم کا نچلا دھڑ متاثر ہو جاتا ہے۔یعنی دونوں ٹانگیں۔بعض اوقات سر سے جسم کا نصف حصہ مثلاً دایاں ہاتھ دایاں پیر متاثر ہو جاتا ہے۔

علاج

۱۔ سرخ رنگ پانی صبح و شام

۲۔ نیلا رنگ پانی دن میں ایک وقت

۳۔ نارنجی رنگ پانی کھانے سے پہلے

۴۔ کمر کے جوڑ پر اور گردن کے جوڑ پر نیلے رنگ کی روشنی روزانہ پندرہ منٹ تک ڈالیں

۵۔ کمر کے جوڑ پر اور گردن کے جوڑ پر نیلا تیل ہلکے ہاتھ سے دائروں میں روزانہ صبح و شام مالش کریں

۶۔ متاثرہ عضو پر سرخ شعاعوں کا تیل دائروں میں مالش کریں

۷۔ متاثرہ عضو پر سرخ رنگ کی روشنی روزانہ پندرہ منٹ تک دن میں دو بار ڈالیں۔ علاج میں کافی وقت لگ جاتا ہے۔ نتائج مرتب ہونے تک علاج جاری رکھیں۔

سر میں پانی بھر جانا

اسباب و علامات

دماغ کے اندر جوفی نظام کام کر رہا ہے۔ ان جوفوں میں ایک شفاف مادہ ایک خاص سمت میں گردش کرتا ہے۔ اس شفاف مادہ کی پیدائش اور جذب ہونے کا عمل ایک خاص تناسب میں ہوتا ہے اگر اس مادہ کی گردش میں (رسولی یا گردن توڑ بخار کی وجہ سے) رکاوٹ پیدا ہو جائے یا اس مادہ کے جذب ہونے کا عمل رک جائے تو مادہ کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ اس کو دماغ میں پانی بھر جانا کہتے ہیں۔

سر میں شدید درد ہوتا ہے الٹیاں آتی ہیں، نظر متاثر ہو جاتی ہے، بچوں میں اس بیماری کی وجہ سے سر کا قطر بڑھ جاتا ہے۔

علاج

۱۔ سفید رنگ پانی صبح و شام

۲۔ نارنجی رنگ پانی صبح و شام کھانے سے پہلے

۳۔ سفید رنگ کی روشنی پندرہ منٹ تک مریض پر ڈالیں

۴۔ دھوپ کے سات رنگوں میں سے ہر رنگ کی روشنی دو دو منٹ تک مریض پر ڈالیں۔ مریض کو لٹا کر کمر پر روشنی ڈالی جائے

بل لقوہ

اسباب

دماغ میں بننے والی برقی رو کا تصرف چہرہ میں کسی سمت ہو جاتا ہے تو لقوہ ہو جاتا ہے۔ لقوہ کا تعلق اعصاب سے ہے۔ دماغ کے خلیوں کی درمیانی رو جب ایک طرف زور ڈالتی ہے تو اعصاب کو ٹیڑھا کر دیتی ہے۔ اس کا اثر کانوں، آنکھوں، ناک اور جبڑے پر پڑتا ہے۔ بعض اوقات ناک کی ہڈیاں بھی ٹیڑھی ہو جاتی ہیں اور جبڑہ کا جو حصہ دانتوں کو سنبھالے ہوئے ہے وہ بھی متاثر ہو جاتا ہے۔ اس برقی رو کا اثر زیادہ تر پیشانی پر ہوتا ہے۔

علامات

لقوہ کے مریض مندرجہ ذیل شکایات و علامات کی نشاندہی کرتے ہیں۔

چہرے یا کان کے اطراف میں درد ہوتا ہے۔ پھر کچھ وقفہ کے بعد آدھے چہرے پر کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ منہ ایک طرف کھنچتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ اس طرف کی آنکھ کو پپوٹا کمزور ہو کر پوری طرح بند نہیں ہوتا۔ کھانے پینے اور منہ چلانے میں تکلیف ہوتی ہے۔ منہ سے پانی بہتا ہے، تھوک باہر گرتا ہے۔ آدھی زبان میں چکھنے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ لقوہ کا مریض ۲ سے ۱۲ ہفتے میں صحیح ہو جاتا ہے۔

علاج

۱۔ سرخ رنگ کی روشنی پانچ منٹ تک روزانہ چہرہ پر ڈالیں

۲۔ سرخ رنگ پانی صبح و شام

۳۔ نیلا رنگ پانی دوپہر و رات

۴۔ نیلی شعاعوں کا تیل گردن کے جوڑ پر مالش کریں

۵۔ بنولہ کے تیل میں ایک ماہ تک سرخ شعاعیں جذب کر کے باسی روٹی پر چپڑ کر کھانے سے عجیب و غریب نتائج مرتب ہوتے ہیں۔

۶۔ 129 x انچ شیشہ پر Indigo رنگ پینٹ کروا کر صبح و شام کھانے سے پہلے پندرہ پندرہ منٹ تک دیکھیں شفا ہونے تک علاج جاری رکھیں۔

رعشہ

اسباب

رعشہ کا مطلب ہے عضو کی کپکپاہٹ۔ اس مرض میں زیادہ تر ہاتھ اور گردن میں کپکپاہٹ رہتی ہے۔ بوڑھے اور سن رسیدہ اشخاص ''رعشہ'' میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

دماغ میں موجود بھورے رنگ کے اجسام (Basal Ganglia) کے افعال میں خرابی کی وجہ سے یہ مرض ہوتا ہے۔

علامات

مریض کے ہاتھ اور پیر ہر وقت کپکپاتے رہتے ہیں۔ (یہ بہت ضروری علامت ہے)۔ اکثر و بیشتر ہاتھوں کا رعشہ مخصوص حرکات کی شکل میں نمودار ہوتا ہے۔ مثلاً اگر آپ مریض کے ہاتھوں کے رعشہ کی طرف دھیان دیں تو آپ کو ایسا لگے گا کہ جیسے مریض تسبیح کے دانے پڑھ رہا ہے۔

رعشہ تھکن پریشانی اور فکر سے بڑھ جاتا ہے۔ مریض کی حرکات میں کمی آجاتی ہے اور عضلات اکڑ جاتے ہیں۔ عضلات میں تشنج ہونے کی وجہ سے چہرہ جذبات سے عاری نظر آتا ہے جبکہ رعشہ کی کیفیت نیند میں ختم ہو جاتی ہے۔

علاج

۱۔ نیلا رنگ پانی صبح دوپہر شام

۲۔ زرد رنگ پانی کھانے سے پہلے

۳۔ مریض کو سردی سے محفوظ جگہ آرام دہ بستر پر اندھیرے میں کروٹ سے لٹا کر نیلے رنگ کی روشنی سر پر روزانہ پندرہ منٹ تک ڈالیں۔

۴۔ کسی ایک نکتہ پر ذہن مرکوز کرنے اور دماغ کو آرام ملنے سے کپکپاہٹ ختم ہو جاتی ہے۔

۵۔ 129 x شیشے پر نیلا رنگ پینٹ کرا کر مریض کو دکھایا جائے۔

غشی۔بے ہوشی

اسباب

جسم میں خون کی کمی گلوکوز کی کمی، خون زیادہ مقدار میں بہہ جانا اس مرض کی وجوہات ہیں۔ بعض اوقات خوشی یا شدید غم والم کی خبر سننے سے خوف کی شدت سے اور نازک مزاج ہونے سے بھی غشی کا دورہ پڑتا ہے۔

علامات

دورہ کے وقت مریض کے ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ سانس رک رک کر اور تنگی سے آتا ہے۔ سر گھومتا ہے، آنکھوں کے نیچے اندھیرا آ جاتا ہے۔ ٹھنڈے پسینے آتے ہیں اور جسم پسینہ میں شرابور ہو جاتا ہے۔ مریض بے ہوش ہو جاتا ہے مگر کچھ عرصہ بعد ہوش میں آ جاتا ہے۔ مریض کو اس وقت قے بھی ہو سکتی ہے۔ مرض کا حملہ اگر خفیف ہو تو صرف جی متلاتا ہے۔ چہرہ کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے۔ پیشانی پر پسینہ کے قطرے نمودار ہوتے ہیں، نبض کمزور چلتی ہے۔

علاج

۱۔ اگر مرض کا سبب گلوکوز کی کمی یا خون کا زیادہ اخراج ہے تو مریض کو فوراً گلوکوز یا خون مہیا کیا جائے

۲۔ سرخ رنگ پانی صبح و شام

۳۔ Appleرنگ کا پانی دوپہر اور رات کو کھانے سے پہلے

۴۔ زرد رنگ پانی کھانے کے بعد

سکتہ

اس مرض میں حواس اور جسمانی حرکات معطل ہو جاتی ہیں اور اعضاء اپنے فرائض منصبی ادا نہیں کرتے۔ بصارت، سماعت، ہاتھ پیر کام نہیں کرتے، دماغ میں برقی رو کی گزرگاہیں بند ہو جاتی ہیں۔

اس مرض میں مبتلا ہونے والے مریض بہت کم زندہ رہتے ہیں۔

ٹھنڈی اور مرطوب اشیاء کا استعمال، شراب نوشی اور کثرت مجامعت، عیش و عشرت کی زندگی، ورزش نہ کرنا، پیدل نہ چلنا، شدید غصہ بہت زیادہ شور گانے زیادہ سننا دماغ پر سردی کا اثر ہونا اس کے اسباب ہیں۔

علامات

نبض تلاش کرنے پر بھی محسوس نہیں ہوتی۔ بہت ضعیف چلتی ہے، ہاتھ پیر سرد ہوتے ہیں، بے ہوش ہونے کا وقفہ ۵ منٹ سے ۷۲ گھنٹے یا زیادہ ہو سکتا ہے۔ آنکھیں پتھرا جاتی ہیں بعض اوقات سانس کی حرکت محسوس نہیں ہوتی۔ شناخت کا طریقہ یہ بتایا جاتا ہے کہ مریض کے نتھنوں کے قریب باریک دھنکی ہوئی روئی اس طرح رکھی جائے کہ ہوا اور آس پاس کے لوگوں کا سانس روئی کے باریک ذرات کو متحرک نہ کر سکے۔ غور سے دیکھنے پر اگر روئی میں حرکت ہے تو مریض زندہ ہے۔

علاج

مریض کو فوری طور پر ہسپتال میں داخل کرایا جائے اور ڈاکٹروں کی ہدایات پر عمل کیا جائے۔ صبح سویرے بیدار ہو کر کھلی فضا میں ٹہلنا، نیند پوری کرنا لیکن ضرورت سے زیادہ نہ سونا۔ غذاؤں میں اعتدال اور احتیاط سے کھانا، زود ہضم غذا کھانا، صاف

ستھرے ماحول میں رہنا، ایسے مکان میں رہنا جس میں صحن ہو یا دھوپ آتی ہو، خوش رہنا، قناعت کے ساتھ زندگی گزارنا اور نیلے رنگ کی روشنی کا مراقبہ کرنے سے سکتہ کا مرض نہیں ہوتا۔

۱۔ نیلا رنگ پانی صبح دوپہر شام

۲۔ شوخ قرمزی رنگ پانی صبح و شام کھانے کے بعد

۳۔ مریض کو سرخ رنگ کی روشنی میں رکھیں

عرق النساء

اسباب

کسی بھی وجہ سے ریڑھ کی ہڈی سے نکلنے والے اعصاب پر دباؤ پڑے تو یہ بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ لیکن کچھ صورتوں میں ریڑھ کی ہڈی کی رسولی یا فریکچر (Fracture) وجہ بن سکتی ہے۔

عموماً لوگوں کو کسی بھاری بوجھ کے اٹھانے سے یکدم یہ درد شروع ہوتا ہے۔ گردوں میں ریاح جمع ہونے سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ اطباء نے لکھا ہے کہ ''عرق النساء'' نامی ایک رگ ہے جس میں بلغمی مادہ رک جاتا ہے جو شدید درد کا باعث بنتا ہے۔ کبھی ریاح کی کثرت سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔

شکایات وعلامات

ٹانگ میں شدید قسم کا درد ہوتا ہے جو کہ کولہے کے جوڑ سے شروع ہو کر ٹانگ کے پیچھے اور نیچے کی طرف بڑھتا ہے اور کبھی ٹخنہ اور ایڑھی تک بھی اس کی ٹیسیں پہنچتی ہیں۔ اس درد کی وجہ سے چال میں لنگراہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ مریض معمول کے مطابق زمین پر چلنے سے معذور ہو جاتا ہے۔ پیر سن ہونے لگتے ہیں۔ مرض پرانا ہو جائے تو کمر میں خم آ جاتا ہے۔ چلنے پھرنے کے لئے مریض کو سہارے کی ضرورت پڑتی ہے۔

عرق النساء کی تشخیص کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ مریض اپنی پشت دیوار سے لگا کر کھڑا ہو جائے اور متاثرہ پیر کو سیدھا کر کے گھٹنا موڑے بغیر اٹھائے۔ اگر وہ ٹانگ زمین کے ساتھ زاویہ قائمہ (نوے درجے کا زاویہ) بنانے لگے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ''عرق النساء'' نہیں ہے اور اگر پیر اوپر اٹھاتے ہوئے اعصاب میں درد اور کھنچاؤ ہو اور پیر اوپر اٹھانا ممکن نہ ہو خصوصاً ۴۵ درجے زاویہ پر تکلیف شروع ہو جائے تو اس کا مطلب ہے کہ ''عرق النساء'' کا درد ہے۔ (فریکچر یا رسولی کی وجہ سے درد عموماً فریکچر یا رسولی کے علاج سے ٹھیک ہو جاتا ہے)۔

علاج

۱۔ زرد رنگ پانی صبح و شام

۲۔ فیروزی رنگ پانی دوپہر و رات کھانے سے پہلے

۳۔ نارنجی رنگ پانی کھانے کے بعد

۴۔ سبز شعاعوں کا تیل پوری ٹانگ پر مالش کریں

۵۔ نیلی شعاعوں کا تیل کولہوں کے درمیان کمر کے جوڑ پر دائروں کی صورت میں مالش کریں

۶۔ سبز شعاعوں کا تیل گردوں کی جگہ دن میں ایک وقت مالش کیا جائے

۷۔ زرد شعاعوں کا تیل صبح نہار منہ پیٹ پر ناف کے چاروں طرف مالش کریں

باب نمبر ۱۷۔

ہارمونز کی بیماریاں

تھائی رائیڈ ہارمونز کی زیادتی

اسباب

۱۔ تھائی رائیڈ غدود کی خود مدافعتی بیماری

۲۔ زہریلا گلائٹر (Goiter)۔ایسا گائٹر جو تھائی رائیڈ ہارمونز کی زیادہ مقدار بنائے

۳۔ تھائی رائیڈ غدود کا ورم

۴۔ آیوڈائیڈ کی زیادتی کی وجہ سے

۵۔ تھائی رائیڈ کے کینسر کی وجہ سے

۶۔ غدہ نخامیہ (Pituitary Gland) کا زیادہ متحرک ہونا

علامات و شکایات

نروس (Nervous) ہو جانا، گرمی لگنا، دل تیز تیز دھڑکنا، ہاتھ پیروں میں رعشہ اچھی غذا کے باوجود وزن میں کمی عضلات کی کمزوری اسہال یا پاخانہ زیادہ آنا۔

علامات

گائٹر (Goiter) گرم چکنی جلد ہاتھوں اور زبان پر ہلکا ہلکا رعشہ نبض کا تیز ہونا آنکھوں کا باہر کو ابلنا پسینہ زیادہ آنا۔

علاج

۱۔ فیروزی رنگ پانی صبح وشام

۲۔ سبز رنگ پانی دوپہر ورات

۳۔ زرد رنگ پانی صبح وشام کھانے کے بعد

۴۔ آسمانی روشنی روزانہ ۳۰منٹ تک غدود پر ڈالیں

۵۔ زرد شعاعوں کا تیل غدود کی جگہ دائروں میں مالش کریں

تھائی رائیڈ ہارمونز کی کمی

تھائی رائیڈ غدود(Thyroid Gland)

یہ غدہ ہوا کی نالی(Trachea)کے دائیں بائیں اور سامنے ہوتا ہے۔اس میں سے دو بڑے ہارمونز نکلتے ہیں۔

۱۔ تھائی راکسن(Thyroxine)

ان ہارمونز کو T3اور T4 بھی کہتے ہیں۔یہ آئیوڈین سے بننے والے ہارمونز ہیں جو دماغی اور جسمانی نشوونما پر اثرانداز ہوتے ہیں۔

۲۔ کیلسی ٹونن(Calcitonine)

یہ جسم میں کیلشیم کی مقدار کو متوازن رکھنے میں مدد دیتا ہے۔

تھائی رائیڈ ہارمونز کی کمی کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ تھائی رائیڈ غدود کی خود مدافعتی بیماری

۲۔ آئیوڈین کی کمی

۳۔ T3اور T4بننے کے لئے درکار خامروں(Enzymes)کی کمی

۴۔ غدہ نخامیہ (Pituitary Gland) کی خرابی

شکایات

کمزری، تھکن، کمزور یادداشت، سردی لگنا، وزن کی زیادتی، قبض بالوں کا گرنا، آواز کا بھدا ہو جانا، بہرا پن، دم گھٹنا، جوڑوں اور عضلات کا درد ہاتھ پیر سن ہونا، سینے میں درد، عورتوں میں ایام کی تکالیف (خون کا زیادہ مقدار میں آنا یا زیادہ دنوں تک آنا)۔

علامات

سوکھی اور کھردری جلد آنکھوں کے اطراف سوجن پتلے اور کھردرے بال، جلد کا رنگ زرد ہو جانا، موٹی زبان، گفتگو کا آہستہ ہونا، ہائی بلڈ پریشر، دل کی دھڑکن کا کم ہو جانا، پیٹ میں پانی بھر جانا، جلد پر سفید سفید نشانات کا پڑنا اور گائٹر یعنی تھائی رائیڈ غدود کا بڑھ جانا۔

علاج

۱۔ بنفشی رنگ پانی صبح و شام

۲۔ نارنجی رنگ پانی دوپہر و رات

۳۔ بنفشی رنگ کی روشنی سر پر اور تھائی رائیڈ غدود پر پندرہ منٹ تک ڈالیں

۴۔ زرد شعاعوں کا تیل گائٹر پر صبح و شام پانچ پانچ منٹ ہلکے ہاتھ سے دائروں میں مالش کریں

باب نمبر ۱۸۔

نفسیاتی بیماریاں

شیزوفرینیا

اسباب

غلط ماحول، جنسی دباؤ، نفسیاتی الجھنیں، خاندانی جھگڑے، ذہنی پریشانی، دماغی کشمکش، ٹینشن، احساس کمتری یا احساس برتری اور کم خوابی سے یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔

سائنس دانوں کی ریسرچ کے مطابق ایک کیمیاوی مادہ Dopamine دماغ میں جب زیادہ ہو جاتا ہے یا دماغ کے مخصوص حصے اس مادہ کو معمول سے زیادہ محسوس کرتے ہیں تو شیزوفرینیا ہو جاتا ہے۔ اس بیماری کی وجوہات میں Genetics کا کردار بھی بہت اہم ہے۔

علامات

عام طور پر شیزوفرینیا بیس (۲۰) سے تیس (۳۰) سال کی عمر میں شروع ہوتا ہے لیکن یہ بڑی عمر کے لوگوں کو بھی ہو سکتا ہے۔ شیزوفرینیا شروع ہونے سے پہلے مریض کئی ہفتوں اور کئی مہینوں تک ڈپریشن اعصابی تناؤ اور بے چینی میں مبتلا رہتا ہے۔ ایک ہی خیال دماغ میں گردش کرتا رہتا ہے۔

مریض رفتہ رفتہ لوگوں سے دور ہو جاتا ہے۔ روزمرہ کام کرنے سے جی چراتا ہے۔ ذہن میں عجیب عجیب خیالات آتے ہیں۔ یہاں تک کہ شدید قسم کا دورہ پڑتا ہے۔ مریض کو عجیب عجیب شکلیں دکھائی دیتی ہیں اور ماورائی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ شدید قسم کا وہم ہو جاتا ہے اور سوچ میں خلل پڑ جاتا ہے۔ مریض متضاد باتیں کرتا ہے۔ کوئی بات زمین کی ہوتی ہے اور کوئی آسمان کی۔ دورہ ختم ہونے کے بعد مریض ڈپریشن میں چلا جاتا ہے۔

بعض مریضوں کو زندگی میں صرف ایک بار دورہ پڑتا ہے مگر اکثر کو بار بار دورے پڑتے ہیں اور ہر دورے میں علامات کی شدت میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

شیز و فرینیا مریض میں مندرجہ ذیل علامات پائی جاتی ہے۔

ایسا مریض گفتگو طویل کرتا ہے۔ گفتگو بے معنی ہوتی ہے اور باتوں میں کوئی ربط نہیں ہوتا۔ایک خاص بات یہ ہے کہ مریض گفتگو کے دوران نئے نئے الفاظ بولتا ہے۔ شکوک و شبہات اور وسوسوں میں مبتلا رہتا ہے۔ مثلاً اسے یقین ہو جاتا ہے کہ لوگ یا خاندان کے افراد اس کو قتل کرنا چاہتے ہیں،اس کے کھانے میں زہر ملا رہے ہیں،اس پر جادو تعویذ کر رہے ہیں۔ وہ چھپ چھپ کر لوگوں کی باتیں سنتا ہے۔اس کے ذہن میں یہ بات ہوتی ہے کہ لوگ میرے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں۔ میرے خلاف کوئی سازش کی جارہی ہے۔ کبھی وہ کہتا ہے کہ میری سوچ ساری دنیا میں سنی جارہی ہے۔ کبھی وہ اس بات پر یقین کرتا ہے کہ میں ساری دنیا کا صدر ہوں۔ وہ سوچتا ہے کہ ٹیلی پیتھی کے ذریعے مجھے معمول بنایا جارہا ہے۔ایسا مریض ٹی وی پروگرام یا اخبار کے آرٹیکل کو اپنے لئے اسپیشل پیغام سمجھنے لگتا ہے۔ شیز و فرینیا کے اکثر مریض یہ سمجھتے ہیں کہ شوہر یا بیوی ان کے ساتھ وفادار نہیں ہیں۔اس بات کا انہیں اتنی شدت سے یقین ہوتا ہے کہ وہ راتوں کو پہرہ دینا شروع کر دیتے ہیں اور الزام تراشی اور مار پیٹ پر اتر آتے ہیں۔ شیز و فرینیا کا مریض بیان کردہ تمام باتوں کو وہم یا شک نہیں سمجھتا۔آپ دلائل سے ان کو قائل نہیں کر سکتے۔

مریض کو فریب تصور (Hallucination) ہوتا ہے جو کہ بصارت سماعت لمس اور سونگھنے سے متعلق ہو سکتے ہیں۔ مثلاً مریض کو اپنے مرے ہوئے رشتہ دار نظر آتے ہیں۔ مریض کو خوشبو یا بدبو آتی ہے جب کہ ماحول میں دوسرے لوگوں کو نہیں آتی۔ مریض خوشی کا اظہار کرتے کرتے رونے لگتا ہے۔ مریض جذبات سے بالکل عاری ہو جاتا ہے۔ موت کی خبر سن کر یا میت کو دیکھ کر ہنسنے لگتا ہے۔ مریض میں کام کرنے اور مقصد حاصل کرنے کی صلاحیت میں کمی ہو جاتی ہے اور خود اپنی ذات میں گم رہتا ہے۔

کیس ہسٹری

جب مسز O اٹھارہ سال کی تھی۔اس میں شیز و فرینیا کی پہلی علامت ظاہر ہوئی۔ وہ اس احساس میں مبتلا ہو گئی کہ لوگ اسے گھور رہے ہیں۔ پھر اسے یہ خوف اور وسوسہ لاحق ہوا کہ لوگ اس کے متعلق باتیں کرتے ہیں اور اسے نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔ پہلے پہل تو مسز O پر شیز و فرینیا کے حملے وقفے وقفے سے ہوتے تھے اور حملوں کے درمیانی وقفہ میں اس کی ذہانت گرم جوشی آرزوئیں اور امنگیں واپس آجاتی تھیں۔اس نے جامعہ سے فارغ التحصیل ہو کر شادی کی اور تین بچوں کی ماں بھی بن گئی۔ تیسرے بچے کی پیدائش کے بعد اسے وسوسوں نے پھر آگھیرا اور ۲۸ سال کی عمر میں اسے ہسپتال میں داخل ہونا پڑا۔

۴۵ سال کی عمر میں اس کی بیماری نے طول پکڑا۔ اسے ہر جگہ جانور نظر آنے لگے۔ کبھی کبھی اس کو فرشتے نظر آتے تھے۔ ماورائی آوازیں اسے ڈراتی رہتی تھیں۔

علاج

۱۔ Oliveرنگ پانی صبح دوپہر شام استعمال کرایا گیا

۲۔ نیلا رنگ پانی صبح و شام کھانے سے پہلے

۳۔ سفید رنگ پانی دن میں ایک بار

۴۔ دن میں ایک بار مریض کے سر کے پچھلے حصے پر نیلی شعاعوں کے تیل کی مالش کی گئی

۵۔ دن میں ایک بار مریض کے سر پر پندرہ منٹ کے لئے نیلے رنگ کی روشنی ڈالی گئی

چار ماہ کے علاج سے مریضہ ٹھیک ہو گئی۔ دوران علاج کھانوں میں میٹھی چیزیں زیادہ دی گئیں۔ پہلے سے یہ اطمینان کر لیا گیا تھا کہ مریضہ کو شوگر کی بیماری نہیں ہے۔ مریضہ کو 12x9 انچ شیشے پر نیلا رنگ پینٹ کرا کر وقفہ وقفہ سے دکھایا گیا۔ مریضہ کو چونکہ لو بلڈ پریشر کی شکایت نہیں تھی اس لئے کھانوں میں نمک کی مقدار کم سے کم کر دی گئی۔

ڈپریشن

اسباب

ڈپریشن کی کئی وجوہات ہیں۔ اس میں نشہ آور ادویات کا استعمال اور ان کا اچانک چھوڑ دینا، مسلسل بیمار رہنا، غم اور پریشانی شامل ہیں۔ سائیکارٹسٹ کہتے ہیں کہ مریض اگر مسلسل تقریباً دو ہفتوں تک اس کیفیت میں رہے تو ڈپریشن کا مریض ہے ورنہ یہ مرض ڈپریشن نہیں ہے۔

علامات

اس بیماری میں مریض افسردہ رہتا ہے۔افسردگی اور یاسیت کی وجہ سے زندگی میں دلچسپی کم ہو جاتی ہے۔تنہا ہو جاتا ہے،وزن کم یا زیادہ ہوتا رہتا ہے۔طبیعت میں بے چینی رہتی ہے۔سوچنے اور غور کرنے کی صلاحیتوں میں کمی ہو جاتی ہے۔خودکشی کو جی چاہتا ہے۔

علاج

مرض کی شدت میں

۱۔ Appleرنگ پانی صبح ورات کھانے کے بعد

۲۔ آسمانی رنگ پانی دوپہر کھانے سے پہلے

۳۔ زرد رنگ پانی شام کھانے کے بعد

مرض میں شدت نہ ہو تو

۱۔ نیلا رنگ پانی صبح وشام کھانے سے پہلے

۲۔ نارنجی رنگ پانی دوپہر رات کھانے کے بعد

۳۔ زرد رنگ پانی عصر کے بعد

جنون

اسباب

جنون کے بارے میں بہت ساری روایات ہیں لیکن کلر تھراپی کے مطابق جب آدمی پر دیوانگی اور جنون کے دورہ کا آغاز ہوتا ہے تو اس میں ہمیشہ ام الدماغ کے اندر ''رو'' کا ہجوم ہو جاتا ہے اور چونکہ رو کے ہجوم کے لئے نکلنے کا راستہ نہیں ہوتا اس لئے دباؤ کی

بناپر خلیوں کے اندر کی دیواریں ٹوٹ جاتی ہیں اور راستہ کہیں کہیں سے کھل جاتا ہے۔اس طرح خلیوں کے اندر رو کی جو ترتیب متعین ہوتی ہے وہ قائم نہیں رہتی۔

جنون کے دورہ میں جینیٹکس غیر صحت بخش غذائیں بھاری ماحول نشہ آور ادویات غلط تربیت پرورش کے غلط طریقے اور نفسیاتی الجھنوں کا عمل دخل زیادہ ہوتا ہے۔ چاند کو زیادہ دیکھنا بھی آدمی کے اندر جنون پیدا کر دیتا ہے۔ زیادہ وظیفے پڑھنے سے بھی شعوری گرفت کمزور ہو جاتی ہے اور رفتہ رفتہ آدمی جنون کی کیفیت میں چلا جاتا ہے۔

علامات

مریض کا موڈ ہیجانی ہوتاہ۔ زندگی کے کام نہایت عجلت اور جلد بازی سے پورے کرنے کی کوشش کرتا ہے۔انتہا پسند ہوتا ہے خود کو بڑی شخصیت سمجھنے لگتا ہے۔ کبھی خود کو بادشاہ اور خدا سمجھتا ہے کبھی کروڑ پتی بن جاتا ہے اور خود کو لاکھوں کروڑوں کی جائیداد کا مالک بتاتا ہے۔ خود کو سپر مین کہتا ہے جب کہ بزدل بھی ہوتا ہے۔ بہت زیادہ باتونی ہو جاتا ہے اور بلند آواز میں تیز تیز بولتا ہے۔ بعض اوقات اتنی جلدی جلدی بولتا ہے کہ سمجھنے میں دقت ہوتی ہے۔ مریض کے ذہن میں نئے نئے نظریات آتے ہیں۔ مریض میں ایک نکتہ پر غور کرنے کی صلاحیت بہت کم ہو جاتی ہے۔ مریض خوشی اور دلچسپی کے کاموں کو انتہائی درجہ پر اسرار طور پر انجام دینے کی کوشش کرتا ہے۔ جس کے نتائج کافی برے ہوتے ہیں۔ مثلاً مریض ایک دن میں لاکھوں روپے کی شاپنگ کر لیتا ہے۔ مریض شوخ قسم کے کپڑے پہنتا ہے۔ ہر بندے سے ہاتھ ملانا اور گلے ملنا شروع کر دیتا ہے۔ کوشش کرتا ہے کہ ہر جگہ نمایاں رہے۔ مریض کے اندر جنسی رجحان بڑھ جاتا ہے نیند کم ہو جاتی ہے۔

مرض کی تشخیص کے لئے اس بات پر توجہ دینا ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل علامات کم سے کم ایک ہفتہ تک موجود رہیں۔ ایسا ممکن ہے کہ مریض میں کسی وقت جنون اور دوسرے وقت میں یاسیت کی کیفیت کا غلبہ ہو۔ایسی صورت کو ''دورخی بیماری'' کہاجاتا ہے۔ جنون کے دورہ کی مدت تین مہینے تک قائم رہ سکتی ہے۔

کیس ہسٹری

۲۰ سال کا ایک طالب علم بہت زیادہ باتونی ہو گیا۔ ہر وقت لوگوں کے ہجوم میں رہنا پسند کرنے لگا۔اس کی نیند کم ہو گئی، کہتا تھا کہ میں بادشاہ ہوں۔ ساری کائنات میرے اشارے پر ناچتی ہے۔ مجھے پیغمبری سے نوازا گیا ہے۔ میرے پاس لاکھوں روپے ہیں اگر کوئی اسے ٹوکتا تو لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جاتا تھا۔ سخت سردی میں زیر جامہ پہن کر گھومتا تھا۔ بازار میں ہر ایک کو سلام کرتا

اور گرم جوشی کے ساتھ گلے لگا لیتا تھا۔ جیب سے زیادہ خریداری کرتا اور ادھار بھی لے آتا تھا۔ تیز آواز میں گاتا تھا یا ہر وقت گانے سنتا رہتا تھا۔ شعر و شاعری کی طرف بھی اس کا بڑا رجحان تھا۔ گھنٹوں شطرنج کھیلتا، خود کو ہر فن میں ماہر سمجھنے لگا۔ وہ سمجھتا تھا کہ اس کی آواز دنیا میں سب سے اچھی ہے۔ پوچھنے پر بتایا کہ امریکہ اور پاکستان کے بڑے بڑے لوگوں سے اس کے تعلقات ہیں اور وہ صرف ایک ٹیلی فون پر اس کا کام کر دیتے ہیں۔

علاج

۱۔ فیروزی رنگ پانی صبح دوپہر شام

۲۔ سفید رنگ پانی دن میں ایک بار

۳۔ زرد رنگ پانی دونوں وقت کھانے سے پہلے

۴۔ سر پر روزانہ پندرہ منٹ کے لئے آسمانی رنگ کی روشنی ڈالی گئی

۵۔ سر کے پچھلے حصہ پر آسمانی تیل کی مالش کرائی گئی

۶۔ مریض کے کمرے میں نیلے رنگ کا بلب روشن رکھنے کی ہدایت کی گئی

۷۔ مریض کو نیلے رنگ کے ریشمی کپڑے پہنائے گئے

۸۔ تین وقت خالص شہد کھلانے کی تاکید کی گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ یونانی طب کا سہارا لیا گیا۔

پاگل پن

اسباب

دیکھئے جنون اور شیزوفرینیا۔

علامات

اس مرض میں جنون اور شیزوفرینیا دونوں کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ مریض کبھی ایک بات کرتا ہے کبھی دوسری بات کرتا ہے۔ لڑنے مرنے پر آمادہ رہتا ہے، نیند غائب ہو جاتی ہے، گھر سے بھاگ جاتا ہے، توڑ پھوڑ کرتا ہے، کپڑے پھاڑ دیتا ہے، خود بخود ہنستا رہتا ہے۔ اپنے ساتھ باتیں کرتا ہے، گانے گاتا ہے، کبھی ہنستا ہے کبھی روتا ہے۔

علاج

ا۔ قرمزی رنگ پانی صبح دوپہر شام استعمال کریں۔ افاقہ ہونے کی صورت میں صبح و شام استعمال کریں۔

۲۔ سفید رنگ پانی دن میں ایک بار۔

۳۔ مریض کے سر پر دن میں دو بار پندرہ منٹ تک آسمانی رنگ کی روشنی ڈالیں۔

۴۔ آسمانی شعاعوں کے تیل سے دن میں ایک بار سر کے پچھلے حصہ پر مالش کریں۔

۵۔ نیلے رنگ پانی میں گدیاں بھگو کر سر کے درمیانی حصہ پر پندرہ منٹ تک رکھیں۔

نسیان

اسباب

عام طور پر عمر کے ساتھ ساتھ تھوڑی بہت یادداشت کمزور ہو جاتی ہے۔ یہ کوئی خطرناک بات نہیں ہے۔ لیکن اگر یادداشت بہت زیادہ متاثر ہو جائے تو اس کی مندرجہ ذیل وجوہات ہو سکتی ہیں۔ اس بیماری کو نسیان (Dementia) کہتے ہیں۔

ا۔ سر کی چوٹ

۲۔ وٹامن B6 کی بہت زیادہ کمی

۳۔ بڑھاپے یا ضعیفی کی وجہ سے

۴۔ دماغ میں دوران خون میں کمی

۵۔ کینسر رسولی وغیرہ

۶۔ نشہ آور چیزوں کا استعمال

۷۔ بہت زیادہ مصروفیت کسی ایک شعبہ میں انتہادرجہ دلچسپی

۸۔ غم وغصہ کی زیادتی

۹۔ دن کے وقت زیادہ سونا

۱۰۔ رنج وفکر

۱۱۔ دائمی نزلہ یازکام

۱۲۔ گرم اشیاء کا بکثرت استعمال

علامات

مریض پرانی باتیں بھول جاتا ہے اسے وقت کا احساس نہیں رہتا۔ صبح شام کی پہچان نہیں رہتی۔ بچوں کے نام اور تعداد یاد نہیں رہتی۔ بیماری بڑھ جائے تو کپڑوں کی پاکی ناپاکی کی پرواہ نہیں ہوتی۔ بول و براز کپڑوں میں کر دیتا ہے۔ چیزوں کی پہچان ختم ہو جاتی ہے۔ حسی اعضاء آنکھ، ناک، کان، جلد بالکل صحیح کام کرتے ہیں لیکن اگر آپ اسے گلاس دکھائیں اور پوچھیں یہ کیا ہے؟ وہ جواب نہیں دے سکے گا یا گلاس کی بجائے کسی اور چیز کا نام بتائے گا۔

مریض جو کچھ دیکھتا یا سنتا ہے وہ بھول جاتا ہے۔ سنی ہوئی باتیں یا دیکھی ہوئی شکلیں سوچنے سے بھی یاد نہیں آتیں۔ اعلیٰ صلاحیتیں مثلاً پلاننگ پروگرامنت وغیرہ متاثر ہو جاتی ہیں۔ چیزیں رکھ کر بھول جاتا ہے۔ وعدہ کر کے اسے یاد نہیں رہتا۔ مخصوص چیزوں کے علاوہ اور سب چیزیں بھول کے خانہ میں جا پڑتی ہیں۔

دماغ میں چند ہزار خلیے بے ترتیب ہو جاتے ہیں۔ ایسا ممکن نہیں ہے کہ ہر شخص کے ساتھ اس قسم کے واقعات پیش نہ آئے ہوں۔ یہ کوئی بیماری نہیں ہے مگر بار بار ایسا ہونے سے بیماری بن جاتی ہے۔ اس بیماری میں حافظہ بہت زیادہ کمزور ہو جاتا ہے۔

علاج

۱۔ سر کی چوٹ کی صورت میں نیورو سرجن سے رجوع کیا جائے

۲۔ نشہ آور چیزوں کا استعمال بند کر دیا جائے

۳۔ کینسر کے لئے کینسر کا علاج دیکھئے

باقی تمام وجوہات کے لئے مندرجہ ذیل علاج کریں

۱۔ نیلا رنگ پانی صبح و شام

۲۔ زرد رنگ پانی کھانے سے پہلے

۳۔ سرخ رنگ پانی کھانے کے بعد

۴۔ سبز رنگ پانی ناشتہ کے بعد اور سوتے وقت

۵۔ نکلتے سورج کے سامنے تین منٹ تک مریض کو بٹھائیں

ڈراؤنے خواب

اس بیماری میں مریض کو خواب میں خوفناک اور ڈراؤنی صورتیں دکھائی دیتی ہیں اور وہ گمان کرتا ہے کہ کسی نے اسے اوپر سے گرادیا ہے یا کوئی اس کے سینہ پر چڑھ کر بیٹھ گیا ہے۔

اسباب

یہ مرض اکثر معدہ کی خرابی اور بدہضمی سے ہوتا ہے۔ کھانا کھا کر فوراً سونا خصوصاً چت لیٹنے سے اور بعض دفعہ سینے کے عضلات اور آنتوں میں تشنج پیدا ہونے سے ہوتا ہے۔

علامات

مریض کو خوفناک خواب نظر آتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی بھاری بوجھ کے نیچے دبا ہوا ہے۔اس کا دم گھٹنے لگتا ہے۔وہ بول سکتا ہے نہ حرکت کر سکتا ہے۔اسی حالت میں وہ خواب مین چونک کر نیند سے بیدار ہو جاتا ہے۔جاگنے پر دم گھٹنا موقوف ہو جاتا ہے لیکن گھبراہٹ موجود رہتی ہے۔سانس تیز تیز لیتا ہے بعض مریض پسینہ میں شرابور ہوتے ہیں۔

علاج

۱۔ مرہم زرد یا زرد شعاعوں کا تیل پیٹ پر صبح نہار منہ اچھی طرح مالش کریں

۲۔ نیلا رنگ پانی صبح و شام

۳۔ زرد رنگ پانی دوپہر و رات کھانے کے بعد

۴۔ سبز رنگ پانی رات کھانے سے پہلے

۵۔ نیلی شعاعوں کا تیل انگوٹھے سے آہستہ آہستہ انگلیوں کے پوروں پر Massage کریں

نیند نہ آنا

اسباب

اس کا سب سے بڑا سبب دماغ میں خشکی ہے۔ گرم غذاؤں کا بکثرت استعمال جسم میں صفرا کی زیادتی رنج و غم کی کثرت، ذہنی انتشار، تفکرات، بلڈ پریشر کی زیادتی، دائمی قبض، بد ہضمی، منشیات اور چائے کی کثرت بھی اس مرض کا باعث ہے۔

علامات

مریض رات بھر پہلو بدلتا رہتا ہے لیکن نیند نہیں آتی۔ طبیعت نہایت بے چین اور مضطرب رہتی ہے۔ناک کے نتھنے خشک ہو جاتے ہیں۔پیاس زیادہ لگتی ہے۔ سر گرم ہوتا ہے۔ صفرا کی زیادتی سے ہو تو چہرے کا رنگ زرد ہو جاتا ہے اور منہ کا مزا کڑوا ہوتا ہے۔دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔

علاج

۱۔ فیروزی رنگ پانی صبح وشام اورافاقہ ہونے کی صورت میں صرف رات سوتے وقت استعمال کریں

۲۔ زرد رنگ پانی کھانے سے پہلے

۳۔ کچی گھانی کے تلوں کے تیل میں نیلی شعاعیں جذب کر کے روزانہ انگلیوں کے پوروں سے سر کے پچھلے حصہ میں مالش کریں

۴۔ روغن کدو اور روغن کاہو میں آسمانی شعاعیں جذب کر کے انگلیوں کے پوروں سے سر کے بیچ میں مالش کریں

۵۔ صفرا کی زیادتی سے نیند نہ آئے تو گھڑی دیکھ کر دو منٹ تک پختہ سالم لیموں کنپٹی پر ملائم ہاتھ سے ملیں

ہسٹیریا

اسباب

زندگی گزرنے کے ساتھ ساتھ انسانی حافظہ کے دو رخ بن جاتے ہیں۔ایک رخ کے نقوش گہرے ہوتے ہیں اور وہ انسان کو یاد رہتے ہیں۔دوسرے رخ کے نقوش ہلکے ہوتے ہیں وہ انسان کو یاد نہیں رہتے۔زندگی میں گزرے ہوئے وہ حالات وواقعات جن کو انسان بھلا دینا چاہتا ہے مثلاً غم خوف پریشانیاں وغیرہ شعور کے دوسرے رخ میں ریکارڈ ہو جاتی ہیں۔شعور کے اس دوسرے رخ کو نفسیات دان لاشعور کہتے ہیں۔شعور اگر طاقتور ہے تو حافظہ کا دوسرا رخ پریشانی کا باعث نہیں بنتا۔لیکن شعور اگر طاقتور نہیں ہے تو ذہن پر خوف بار بار ابھرنے لگتا ہے چونکہ انسان ان باتوں کو دوبارہ یاد کرنا نہیں چاہتا اس لئے شعور پر دباؤ زیادہ ہو جاتا ہے۔جسم پر اس کا اثر پڑتا ہے اور مختلف علامات کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ان ہی مختلف علامات کے تحت مرتب ہونے والے اثرات کو ہسٹیریا کہتے ہیں۔

علامات

۱۔ مریض کا یکدم چپ ہو جانا۔

۲۔ ہاتھ پیروں کا اس طرح بیکار ہونا کہ محسوس ہو کہ دماغ پر فالج کا اثر ہو گیا ہے۔

۳۔ چلتے وقت جسم میں جھول آنا اور چال میں توازن قائم نہ رہنا۔

۴۔ ہاتھ پیر یا سر میں جھٹکے لگنا (یہ جھٹکے مرگی سے مشابہ ہوتے ہیں)

۵۔ عارضی طور پر نظر ختم ہو جانا۔

۶۔ بعض اوقات مریض اپنا نام پتہ اور گھر بھول جاتا ہے۔

۷۔ بے سروپا باتیں کرنا۔

کیس ہسٹری

مسزR کی نئی نئی شادی ہوئی۔ ان کے شوہر سعودی عرب چلے گئے۔ مسزR کی پچھلی زندگی بڑی پریشانی میں گزری تھی۔ صرف ان کی والدہ اور ایک بہن حیات تھیں۔ شروع میں شوہر کے خطوط آتے رہے پھر لڑائی جھگڑے شروع ہو گئے ہوتے ہوتے یہ سلسلہ یہاں تک پہنچا کہ گھر کے ایک فرد نے ان کے شوہر کو خط لکھا کہ ان کی بیوی کا رویہ گھر والوں کے ساتھ ٹھیک نہیں ہے اور ہمیں شک ہے کہ وہ آپ کے ساتھ وفادار نہیں ہے۔ اس کے بعد شوہر نے بیوی کو خطوط لکھنا بند کر دیئے۔ جب مسزR کو صورت حال کا علم ہوا تو ان کو شدید خوف لاحق ہوا کہ کہیں شوہر طلاق نہ دیدے۔ اس خوف سے بیوی کی زندگی تاریک ہو گئی اور بینائی چلی گئی۔ بعد میں شوہر کو صحیح صورت حال کا علم ہوا تو اس نے دوبارہ خط و کتابت شروع کر دی اور نتیجہ میں مسزR کی بینائی واپس آ گئی۔

علاج

۱۔ صبح و شام آسمانی رنگ کی روشنی مریض کی پیشانی پر پندرہ منٹ تک ڈالی گئی

۲۔ Appleرنگ پانی صبح و شام دونوں وقت کھانے سے پہلے

۳۔ زرد رنگ پانی کھانے کے بعد

۴۔ آسمانی رنگ پانی دوپہر و رات کھانے کے بعد

۵۔ تلوں کے تیل میں نیلا رنگ چالیس دن تک جذب کر کے سر میں روزانہ مالش کرائی گئی

خوف اور دہشت

علامات

اس مرض میں مریض پر اچانک دہشت طاری ہو جاتی ہے۔ دہشت میں اس کا دل تیز تیز دھڑکنے لگتا ہے۔ جسم پسینے سے شرابور ہو جاتا ہے۔ دم گھٹتا ہے سانس رک رک کر آتا ہے۔ سینے میں درد ہوتا ہے، متلی ہوتی ہے، پیٹ میں درد ہو سکتا ہے۔ مریض بے ہوش ہونے لگتا ہے ہاتھ پیر سن ہو جاتے ہیں۔ سردی یا گرمی لگتی ہے ہاتھ پیر کانپنے لگتے ہیں۔ مریض مذکورہ کیفیات سے گزرتا ہے تو سمجھتا ہے کہ وہ پاگل ہو رہا ہے یا مر رہا ہے۔

یہ کیفیت بار بار ہوتی ہے۔ دوروں کے درمیانی وقفہ میں مریض بالکل صحیح ہوتا ہے لیکن اس کے دل میں یہ خوف آتا ہے کہ پھر دورہ پڑ جائے گا۔ مریض پر موت کا خوف مسلط ہو جاتا ہے بہت زیادہ پریشانی کی وجہ سے یا کسی سبب کے بغیر بھی دورہ پڑ جاتا ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ دن میں چار پانچ مرتبہ مریض دورہ کی زد میں آجاتا ہے۔

علاج

۱۔ فیروزی رنگ پانی صبح دوپہر رات

۲۔ سبز رنگ پانی ناشتہ کے بعد

۳۔ نظام ہضم بحال کرنے کے لئے زرد پانی دونوں وقت کھانے سے پہلے

۴۔ رات کو کھلے کمرہ میں جہاں ہوا ہو دس سے پندرہ منٹ سر پر نیلی روشنی ڈالیں

۵۔ مریض جس کمرے میں سوتا ہو وہاں سرخ نیلے اور سبز رنگ کے کاغذ یا ریشمی کپڑے کی دو دو انچ پٹیاں اس طرح لٹکائیں کہ سوتے وقت ان پر مریض کی نظر پڑتی رہے اور مریض اپنے ارادے سے انہیں دیکھے۔

فوبیا

اسباب وعلامات

یہ ایک ایسی بیماری ہے جس میں مریض کو عام زندگی میں پیش آنے والے واقعات اور عام زندگی میں کئے جانے والے اعمال میں سے کسی ایک یا ایک سے زیادہ اعمال سے خوف آنے لگتا ہے۔ مریض یہ سمجھتا ہے کہ اگر میں یہ عمل کروں گا تو لوگ مجھ پر ہنسیں گے اور جب مریض سے کہا جاتا ہے کہ تم یہ کام کرو تو وہ پریشان ہو جاتا ہے۔ مریض کو اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ میری پریشانی غیر ضروری ہے لیکن اس کے باوجود ڈرتا رہتا ہے اور سوشل زندگی سے دور ہو جاتا ہے۔

مخصوص فوبیا

یہ مرض مخصوص چیزوں (مثلاً لال بیگ چھپکلی سانپ) مخصوص اعمال (مثلاً لفٹ میں سفر کرنا، اسکوٹر یا جہاز کی سواری، اونچی جگہوں پر جانا) اور مخصوص صورت حال (مثلاً زوردار دھماکہ ہونا، لڑائی جھگڑا دیکھنا، بہتا ہوا خون دیکھنا) کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔

اس مرض کا تعلق دل کی کمزوری سے بھی ہوتا ہے۔ ماحول میں بے یقینی اور شک زیادہ ہونے سے بھی فوبیا ہو جاتا ہے۔ بے یقینی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ مریض ہر چیز کو شک کی نظر سے دیکھتا ہے اور ہر بات کا منفی پہلو سامنے آتا ہے۔ وہ قریب ترین لوگوں کو اپنا مخالف اور دور پرے کے لوگوں کو اپنا ہمدرد سمجھنے لگتا ہے۔

علاج

۱۔ نارنجی رنگ پانی صبح وشام

۲۔ نارنجی رنگ روشنی دن میں ایک بار سر پر پندرہ منٹ تک ڈالیں

۳۔ سرخ رنگ پانی رات کو سوتے وقت

۴۔ فیروزی رنگ پانی دوپہر ورات

۵۔ ایک چھوٹی ٹوکری میں نارنگیاں بھر کر کمرے میں ایسی جگہ رکھیں جہاں بار بار نگاہ پڑتی رہے۔ روزانہ صبح اٹھ کر نارنگیوں کو دس منٹ تک دیکھیں۔ اس کے بعد ایک بڑے آئینہ کے سامنے تن کر کھڑے ہو جائیں اور اپنے سراپا پر ٹکٹکی باندھ کر دیکھیں۔ دو تین منٹ تک آہستہ آہستہ دل میں یہ الفاظ اس طرح دہرائیں کہ اس کی Echo دماغ میں سنائی دے۔

''ہر چیز دلفریب اور خوشگوار ہے۔ میں کسی سے کمتر نہیں ہوں جو چاہوں وہ کر سکتا ہوں۔''

یہ عمل کرنے کے بعد چند منٹ تک کمرے میں چہل قدمی کریں اور آئینہ کے سامنے کھڑے ہو کر پھر یہی عمل دہرائیں۔

اگر نارنگیوں کا موسم نہ ہو تو چھوٹی Ping Pong گیند پر نارنجی رنگ پینٹ کرا کے ٹوکری میں بھر لیں۔

تکرار خیال اور تکرار عمل

علامات

یہ ایسی نفسیاتی بیماری ہے جس میں مریض کے ذہن میں بار بار ایک ہی خیال آتا ہے۔ مریض اس خیال کو نظر انداز کرنے کی کوشش کرتا ہے تو پریشانی مسلط ہو جاتی ہے۔ اعصاب میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔

اس تکرار خیال کے نتیجے میں مریض ایک ہی عمل بار بار دہراتا ہے۔ بار بار ہاتھ دھوتا ہے، بار بار چٹخنی لگاتا ہے، بار بار دعا کرتا ہے، کچھ مانگتا ہے تو بار بار شمار کرتا ہے، کچھ پڑھتا ہے تو پڑھتا ہی رہتا ہے، کوئی ورد کرتا ہے تو ہر وقت زبان پر وہی ورد رہتا ہے۔ مریض کو اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ یہ خیالات کسی بیرونی ایجنسی (Agency) یا شخص کی طرف سے نہیں ہیں بلکہ اس کے اپنے دماغ میں پیدا ہو رہے ہیں اور یہ تکرار خیال اور تکرار عمل غیر فطری اور غیر ضروری ہے۔ لیکن وہ اپنے آپ کو کنٹرول نہیں کر سکتا۔

علاج

۱۔ فیروزی رنگ پانی دوپہر ورات کھانے کے بعد

۲۔ آسمانی رنگ پانی صبح و شام

۳۔ دن میں ایک مرتبہ آسمانی روشنی تالو پر پندرہ منٹ تک ڈالیں

۴۔ مریض کو تکرار عمل سے بار بار روکا جائے اور اسے یہ باور کرایا جائے کہ بار بار ایک عمل کرنا یا بار بار ہاتھ دھونا بیماری ہے

۵۔ نرگس کے پھولوں کا گلدستہ ہر تیسرے روز کمرے میں رکھا جائے

۶۔ مقوی دل اور مقوی دماغ دوا کھلائی جائے

نوٹ: اس سلسلہ میں عظیمی دواخانہ کی دوا قرص مقوی دماغ حب جدوار اور سچے موتیوں کا خمیرہ مفید ثابت ہوا ہے۔

ٹینشن کی وجہ سے سر درد

زیادہ غصہ کرنے اور اعصابی تناؤ سے سر کے پچھلے حصہ میں سر درد شروع ہو کر پورے سر میں پھیل جاتا ہے۔ اگر یہ درد بار بار ہو تو مستقل مرض بن جاتا ہے۔ دورے کے وقت سر میں ہڈیاں اور رگیں تنی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔ ایسا لگتا ہے جیسے سر جکڑ لیا گیا ہے یا سر کو کسی شکنجہ میں ڈال دیا گیا ہے۔ اونچی آواز بہت زیادہ اونچی سنائی دیتی ہے اور آواز چوٹ کی طرح محسوس ہوتی ہے۔ زیادہ زور سے سر ملنے پر آنکھوں کے سامنے شرارے ناچتے ہیں۔

علاج

۱۔ سبز رنگ پانی صبح دوپہر شام

۲۔ نیلا رنگ پانی کھانے سے پہلے

۳۔ زرد رنگ پانی کھانے کے بعد

۴۔ صبح شام رات سبز رنگ ریشمی کپڑے کو پیروں سے ملیں

۵۔ آسمانی رنگ تلوں کا تیل سر میں جذب کریں۔ مالش ہلکے ہاتھ سے کی جائے۔ دورہ کی صورت میں آسمانی رنگ کی روشنی پانچ سے دس منٹ تک سر پر ڈالیں اور پھر ہرے رنگ کی روشنی تین منٹ تک ڈالیں

۶۔ مریض وقت ضائع نہ کرے پھول پھلواری لگانے میں وقت لگائے

۷۔ مختلف رنگوں کے پھولوں کا گلدستہ کمرے میں میز پر سجائے

۸۔ روزانہ صبح سیر کرے

۹۔ شعر و شاعری اور دیگر فنون لطیفہ میں دلچسپی لے

باب نمبر ۱۹۔

جلد کے امراض

جلد میں تین پرت ہوتے ہیں۔ ایک نہایت نازک اور ایک دبیز نازک پرت کے متاثر ہو جانے سے موتی جھرہ وغیرہ کے امراض ہوتے ہیں اور دبیز پرت کے متاثر ہونے سے داد چنبل پھوڑے اور پھنسیاں وغیرہ نکلتے ہیں۔

جسم میں تین قسم کی برقی رو دوڑتی رہتی ہے۔ ان میں سے ایک رو جلد کے پہلے اور دوسرے حصہ کو قطعی متاثر نہیں کرتی۔ دوسری رو صرف دوسرے پرت کو متاثر کرتی ہے پہلے پر اثر نہیں ڈالتی۔ تیسری رو صرف پہلے پرت پر اثر ڈالتی ہے۔ اس مناسبت سے مرض میں شدت یا کمی واقع ہوتی رہتی ہے۔ برقی رو کے تاثر سے پیدا ہونے والے امراض اڑ کر لگتے ہیں۔

جب سورج کی روشنی کے ذریعہ برقی رو جتنی کہ جسم پر پڑنی چاہئے اتنی نہیں پڑتی بلکہ اس میں زیادتی ہو جاتی ہے تو جلد کے تیسرے پرت سے جلدی امراض شروع ہوتے ہیں مثلاً چیچک وغیرہ۔

اگر اعتدال کے ساتھ کمی ہوتی ہے تو جلد کے دوسرے پرت سے امراض شروع ہوتے ہیں جیسے خسرہ وغیرہ۔

اگر دھوپ جسم تک کم مقدار میں پہنچتی ہے تو جسم کے پہلے پرت سے جلدی امراض شروع ہوتے ہیں جیسے موتی جھرہ وغیرہ۔

سیاہ داغ

اسباب

دھوپ کی تمازت زیادہ گرمی ماہانہ نظام کی خرابی فساد خون اور حمل کے دوران یہ مرض لاحق ہوتا ہے۔

علامات

چہرے پر چھوٹے چھوٹے بھورے رنگ کے سیاہی مائل داغ پڑ جاتے ہیں۔ یہ داغ ہاتھوں کی پشت پر بھی نمایاں ہوتے ہیں۔ کبھی غائب ہو جاتے ہیں کبھی ہلکے سیاہ رنگ میں سیاہ رنگ غالب ہو جاتا ہے۔ ان سیاہ دانوں کی وجہ سے چہرہ کی خوبصورتی متاثر ہوتی ہے اور چہرہ اچھا نہیں لگتا۔

علاج

۱۔ نیلا رنگ پانی صبح و شام

۲۔ سبز رنگ پانی دوپہر و رات

۳۔ زرد رنگ پانی دوپہر کھانے کے بعد

۴۔ ناف کے مقام پر پانچ منٹ گلابی روشنی ڈالیں

۵۔ دس دس منٹ کیلئے وقفہ وقفہ سے نیلی اور سبز رنگ روشنی چہرہ پر ڈالیں

۶۔ ماہانہ نظام میں خرابی ہو تو کولہوں کے جوڑ پر نیلی شعاعوں کا تیل اور ناف کے چاروں طرف جامنی شعاعوں کا تیل مالش کریں۔ اگر نیلی شعاعوں اور جامنی شعاعوں کا تیل استعمال کیا جائے تو گلابی رنگ کی روشنی نہ ڈالیں۔

کیل مہاسے

اسباب

یہ مرض جوانی میں زیادہ ہوتا ہے۔ خون کی گرمی، ہاضمہ کا فتور، گرم غذاؤں کا زیادہ استعمال، حیض میں کمی سے چہرے پر کیل مہاسے نکل آتے ہیں۔ کبھی کبھار حمل کے دنوں میں بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ میلا کچیلا رہنے لباس اور چہرہ صاف نہ رکھنے، ثقیل اور Unhygienic غذائیں کھانے سے بھی کیل مہاسے نکل آتے ہیں۔

علامات

اس مرض میں چھوٹے نوکیلے دانے چہرے گردن یا سینہ پر پیدا ہوتے ہیں۔ جب یہ دانے پک جاتے ہیں تو ان میں سے کیل نکل آتے ہیں اور تھوڑی سی پیپ بھی خارج ہوتی ہے۔ جب چکنائی پیدا کرنے والے غدود کی رطوبت بند ہو جاتی ہے تب بھی کیل نکل آتے ہیں۔

علاج

۱۔ فیروزی رنگ پانی صبح و شام

۲۔ زرد رنگ پانی دوپہر و رات

۳۔ 129 x انچ شیشے پر آسمانی رنگ پینٹ کروا کر صبح ناشتہ سے پہلے ۱۰ منٹ تک دیکھیں

۴۔ رحم کے کسی مرض کی وجہ سے کیل مہاسے نکلتے ہوں تو قرمزی رنگ صبح شام دیں

۵۔ جوان لڑکیوں کے چہرہ پر اکثر کیل دانے نکلتے ہیں۔ ان دانوں میں خارش ہوتی ہے، پیپ کی کیل بن جاتی ہے۔ دانوں کو توڑ کر کیل (Pus) نہیں نکالنی چاہئے۔ اس عمل سے چہرہ پر داغ پڑ جاتے ہیں جو دوا سے ٹھیک نہیں ہوتے۔ سرخ شعاعوں کا تیل داغوں کے اندر جذب کرنے سے داغ ختم ہو جاتے ہیں۔

گرمی دانے

اسباب

شدید گرمی، بہت گرم کپڑے پہننا، گرم اشیاء زیادہ کھانا، حبس کی وجہ سے پسینہ آنا، زیادہ دیر دھوپ میں رہنا اور آگ کے سامنے زیادہ دیر تر بیٹھنے یا کھڑے ہونے سے گرمی دانے نکلتے ہیں۔

علامات

مسامات میں سے Acidity خارج ہونے سے جسم پر چھوٹے چھوٹے دانے نکل آتے ہیں۔ کبھی یہ دانے الگ الگ ہوتے ہیں اور کبھی ان دانوں کا گچھا بن جاتا ہے۔ گرمی دانے مرجھاتے رہتے ہیں اور روزانہ نئے دانے نکلتے رہتے ہیں۔ یہ دانے کبھی سرخ اور کبھی سفید ہوتے ہیں۔ ان میں ایسی جلن اور چبھن ہوتی ہے جیسے سوئیاں چبھودی گئی ہوں۔ مریض بے چین ہو جاتا ہے۔

علاج

۱۔ آسمانی رنگ پانی صبح و شام

۲۔ سبز رنگ پانی دونوں وقت کھانے سے پہلے

۳۔ سفید رنگ پانی دن میں ایک بار

۴۔ پانی کو صاف برتن میں صبح دس بجے سے دو بجے تک کھلی دھوپ میں رکھیں۔ پانی ٹھنڈا ہونے پر غسل کریں۔ پانی کو ٹھنڈا کرنے کے لئے برف استعمال کی جاسکتی ہے

۵۔ نیم کے سبز رنگ پتے پانی میں جوش کر کے پانی کو ٹھنڈا کر کے نہانے سے گرمی دانے ختم ہو جاتے ہیں۔

پتی اچھلنا

اسباب

یہ مرض کسی مخصوص غذا کے کھانے، تیز گرم ادویات کے استعمال سے الرجی اور بد ہضمی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

علامات

کبھی یہ شکایت آہستہ آہستہ بڑھتی ہے اور کبھی تمام جسم پر گول گول سرخی مائل دھبے پڑ جاتے ہیں۔ جن میں جلن اور شدید خارش ہوتی ہے اور پھر وہ جلدی غائب بھی ہو جاتے ہیں۔ ہلکا سا بخار بھی ہو جاتا ہے۔

علاج

۱۔ سبز رنگ پانی صبح و شام

۲۔ نیلا رنگ پانی کھانے سے پہلے

۳۔ زرد رنگ پانی کھانے کے بعد

۴۔ آسمانی رنگ کی روشنی پورے جسم پر آدھے گھنٹے تک ڈالیں

داد

اسباب

ایک خاص قسم کے فنگس سے ہوتا ہے۔

داد کا مرض بدہضمی، ثقیل اور غلیظ غذا کھانے، عرصہ تک غسل نہ کرنے، میٹھی چیزیں زیادہ کھانے اور بھیگے ہوئے کپڑے پہننے سے ہوتا ہے۔

علامات

جلد بالوں اور ناخنوں کا یہ مرض جب کھوپڑی پر نمودار ہوتا ہے تو ایک چھوٹے سے نشان سے شروع ہوتا ہے۔ یہ داغ پھیلنے لگتا ہے، بال اڑ جاتے ہیں۔ جلد پر کسی جگہ داد ہو تو انگوٹھی کی طرح گول گول نشان ہوتے ہیں۔ اس نشان کی سطح خون کی زیادتی کے

باعث سرخی مائل ہوتی ہے۔ کبھی اس میں پیپ پڑ جاتی ہے کبھی جلد خشک ہو جاتی ہے اور اس پر مچھلی کی کھال کی طرح چھلکے بن جاتے ہیں اور جب جلد کی سطح مرطوب ہوتی ہے تو ایک تہہ بن جاتی ہے۔

علاج

۱۔ نیلا رنگ پانی صبح و شام

۲۔ سبز رنگ پانی دوپہر و رات

۳۔ قرمزی رنگ پانی رات

۴۔ دن کے وقت آسمانی شعاعوں کا تیل متاثرہ جگہ پر مالش کریں

۵۔ رات کے وقت سبز شعاعوں کا تیل مالش کریں

۶۔ نیلی روشنی متاثرہ جگہ پر روزانہ سات منٹ تک ڈالیں

چنبل۔ سوریاسس

اسباب

مدافعاتی نظام کی کمزوری موروثی طور پر اور بعض نامعلوم وجوہ کی بنا پر یہ بیماری ہوتی ہے۔

علامات

اس مرض میں جلد پر چھوٹے چھوٹے گلابی رنگ کے ابھار ہو جاتے ہیں۔ سفید سلور رنگ کے چھالے (Scales) بھی نمودار ہوتے ہیں۔ ابھار آہستہ آہستہ بڑھتے ہیں اور بہت سے ابھار مل کر ایک جال بنا دیتے ہیں۔ ان میں ناقابل برداشت خارش ہوتی ہے۔

علاج

۱۔ نیلا رنگ پانی صبح و شام

۲۔ سبز رنگ پانی دوپہر و رات

۳۔ زرد رنگ پانی دن میں ایک بار

۴۔ آسمانی رنگ کی روشنی دن میں اور سبز رنگ روشنی رات میں آدھے آدھے گھنٹہ تک متاثرہ جگہ پر ڈالیں

برص

اسباب

میلنن (Melanin) مادہ کی کمی (جو جسم کو رنگ فراہم کرتا ہے) اور وراثت۔

یونانی طب کی رو سے جسم میں چار قسم کی رطوبتیں ہوتی ہیں۔ جن کو "اخلاط" کہا جاتا ہے۔ ان کے تناسب میں کمی یا زیادتی برص کو جنم دینے کا باعث بن جاتی ہے۔ حیض کی مدت پوری نہ ہونے سے صفائی نہ ہوئی ہو اور حمل قرار پا جائے تو برص کا مرض پیدا ہو سکتا ہے اور یہ مرض پانچ نسلوں کے بعد بھی ظاہر ہو جاتا ہے۔

علامات

اس مرض میں جلد پر سفید داغ نمودار ہوتے ہیں جو پورے جسم پر پھیل جاتے ہیں۔ یہ مرض متعدی نہیں ہے ایک دوسرے کو نہیں لگتا۔ اس مرض سے جسم کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا اور مریض کے تمام اعضاء اپنا کام ٹھیک کرتے رہتے ہیں۔

علاج

۱۔ سرخ رنگ پانی صبح و شام

۲۔ سبز رنگ پانی دوپہر و رات

۳۔ زرد رنگ پانی دن میں ایک بار

۴۔ متاثرہ جگہ سرخ روشنی ڈالیں

۵۔ شیشہ پر سلیٹی رنگ پینٹ کرواکر مریض کو بار بار دکھائیں

۶۔ اگر یہ داغ تمام جسم میں پھیل جائیں تو علاج نہ کریں

باب نمبر ۲۰۔

بچوں کی بیماریاں

سائنس کے مختلف شعبوں میں تحقیق و جستجو نت نئی دریافتوں کا پیش خیمہ بن رہی ہے۔ سائنس دانوں کی زیادہ توجہ کا مرکز انسانی دماغ ہے۔ سائنس دانوں کے بقول دماغ ایک ایسے خزانے کا بکس ہے جس کی کنجی گم ہو گئی ہے۔ اگر یہ بکس کسی طرح سے کھول لیا جائے تو نفس کی گہرائیوں اور آفاق کی بلندیوں میں چھپے ہوئے تمام راز آشکارا ہو سکتے ہیں۔

نیورو سائنس کے محققین آج کل نومولود بچوں کے دماغی خلیوں پر ریسرچ میں مصروف ہیں۔ گذشتہ دنوں ۴ سائنس دانوں کو مختلف حساس آلات کے ذریعہ ایک آواز سنائی دی۔

ریٹ اے ٹیٹ ٹیٹ، ریٹ اے ٹیٹ ٹیٹ، ریٹ اے ٹیٹ ٹیٹ۔

یہ آوازیں رحم مادر میں تخلیق پانے والے بچے کے دماغی خلیوں کی تھیں۔ سائنس دانوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ رحم مادر میں پرورش پانے والے بچے کے دماغ کے خلیے مسلسل مختلف کاموں میں مصروف ہیں اور اپنے کاموں کی انجام دہی کیلئے برقی سگنل دوسرے خلیوں کو فراہم کر رہے ہیں۔ حساس آلات کے ذریعہ جو آوازیں سنی گئیں وہ ان ہی برقی سگنلوں کی تھیں۔

مختلف لوگ دماغ کو کمپیوٹر سے مشابہ قرار دیتے ہیں۔ کمپیوٹر، آپریٹر یا پروگرامر کا محتاج ہے۔ انسانی دماغ کے خلیے کائناتی نظام کے کسی حصے سے انسپائریشن لے کر از خود سارے کام کی پلاننگ پیدائش سے قبل ہی شروع کر دیتے ہیں۔ بچہ ماں کے پیٹ میں اپنے باپ اور ماں کی آوازوں اور لمس سے آشنا ہو جاتا ہے۔

دماغی خلیے اپنے کاموں کے سلسلے میں دوسرے خلیوں کو برقی پیغام بھیجتے رہتے ہیں اور مسلسل رابطہ رکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک دوسرے کے دوست بن جاتے ہیں اور بچے کی پیدائش سے قبل کے تمام مرحلے باآسانی طے ہو جاتے ہیں۔

جب بچہ رحم مادر سے باہر آ کر عالم رنگ و بو میں آنکھیں کھولتا ہے تو اس وقت بچے کے دماغ میں دو کھرب نیورون ہوتے ہیں یعنی دو کہکشاؤں میں جتنے سیارے ہوتے ہیں۔

پیدائش سے قبل انسانی دماغ ضروریات سے متعلق اپنے لئے سرکٹ کی تکمیل میں لگا رہتا ہے۔ سماعت بصارت گویائی وغیرہ کے لئے دماغ پیدائش سے پہلے ہی تمام پروگرامنگ مکمل کرلیتا ہے۔ اب یہ والدین رشتہ داروں اور معاشرہ پر منحصر ہے کہ وہ بچے کے دماغ میں موجود مختلف پروگراموں میں سے کتنے پروگرامز آن کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر اگر ماں باپ بچے کی پیدائش کے بعد سے تین سال تک اس کے ہاتھ کو اس طرح باندھ کر چھوڑ دیں کہ وہ حرکت ہی نہ کرسکے تو بچے کا ہاتھ ساری زندگی کے لئے مفلوج ہو جائے گا۔ کیونکہ دماغ نے اس ہاتھ سے متعلق جو پروگرامنگ کی تھی اسے آن نہیں کیا گیا۔ اس سلسلے میں سائنس دان مختلف تجربات میں مصروف ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ وہ بچے جن پر زندگی کے ابتدائی تین سالوں میں بہت کم توجہ دی جاتی ہے وہ ذہنی بلوغت میں ۲۰ سے ۳۰ فیصد تک پیچھے رہ جاتے ہیں۔ معالجین والدین کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ بچے کے ابتدائی تین سالوں کو نہایت اہمیت کا حامل سمجھیں۔ یہ بات غلط ہے کہ بچے کا ذہن خالی سلیٹ کی مانند ہوتا ہے بلکہ دماغ میں کائنات کی پوری معلومات موجود ہیں۔

دانت نکلنا

عموماً چھ یا سات ماہ میں بچے کے دانت نکلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس زمانے میں خاص احتیاط ضروری ہے۔ شروع میں مختلف تکالیف ہوتی ہیں۔ مثلاً رال بہتی ہے، سر اور کنپٹیوں میں درد ہونے کی وجہ سے بچہ بار بار سر کو ادھر ادھر ہلاتا ہے۔ کبھی ہلکا بخار بھی ہو جاتا ہے۔ پیاس زیادہ لگتی ہے، قبض ہو جاتا ہے، دست آنے لگتے ہیں، آنکھیں دکھتی ہیں، کبھی سبز اور کبھی گہرے زرد رنگ کے دست آتے ہیں۔ بچہ دودھ مشکل سے پیتا ہے اور نہایت ضعیف اور نڈھال ہو جاتا ہے۔

علاج

۱۔ بچے کو زیادہ تر نیلے رنگ کی روشنی میں رکھیں

اس کا طریقہ یہ ہے کہ کمرے کے روشن دانوں میں نیلے رنگ کا شیشہ یا نیلے رنگ کی پلاسٹک شیٹ اس طرح لگائیں کہ کمرہ میں مخصوص جگہ نیلے رنگ کا شیڈ (Shade) پڑے۔ نیلے رنگ کی اس روشنی میں بچہ کو دن میں زیادہ وقت لٹائیں اور اسی روشنی میں کھیل کود میں مصروف رکھیں۔

۲۔ نیلا رنگ پانی شام کھانے سے پہلے

۳۔ زرد رنگ پانی صبح وشام

نوٹ: خوراک کا تعین عمر کی مناسبت سے کریں۔

کھانسی

پھیپھڑوں میں جب کوئی رطوبت بنتی ہے اور پھیپھڑے اسے باہر نکالنے کی کوشش کرتے ہیں تو اس حالت کو کھانسی کہتے ہیں۔ کھانسی کبھی سردی کی وجہ سے ہوتی ہے اور کبھی گرمی اور خشکی کی وجہ سے ہوتی ہے۔

شکایات وعلامات

بچوں کو کھانسی دورہ کی شکل میں آتی ہے۔ سانس لیتے وقت سیٹی کی آواز آتی ہے۔ سانس کی رفتار تیز ہو جاتی ہے اور بچے کو سانس لینے میں دشواری محسوس ہوتی ہے۔ بھوک کم ہو جاتی ہے اور بچہ چڑچڑا ہو جاتا ہے۔

بلغمی مزاج بچوں اور بوڑھوں کو سردی کے موسم میں کھانسی زیادہ ہوتی ہے۔ رات کو سوتے وقت اور صبح کے وقت کھانسی زیادہ ہوتی ہے۔ سفید زردی مائل بلغم نکلتا ہے۔ بعض دفعہ نیلے رنگ کا لیس دار بلغم خارج ہوتا ہے۔ سینہ اور حلق میں خراش معلوم ہوتی ہے۔ اگر اس قسم کی کھانسی کا پرہیز کے ساتھ علاج نہ کیا جائے تو پھیپھڑوں میں زخم بن جاتے ہیں۔

علاج

۱۔ آسمانی رنگ پانی صبح وشام

۲۔ آسمانی رنگ کی روشنی کمر پر ڈالیں

۳۔ نارنجی رنگ پانی دوپہر ورات کھانے کے بعد

۴۔ سبز اور نارنجی شعاعوں کا تیل ہم وزن ملا کر پسلیوں پر ہلکے ہاتھ سے دائروں میں اوپر سے نیچے مالش کریں۔

اسہال

اسباب

کئی قسم کے وائرس جراثیم آلود پانیUnhygenicدودھ نپل(چوسنی)غیر صاف شدہ فیڈر مکھیاں۔

علامات

پتلے آبی سبزی مائل پاخانے آتے ہیں۔ کبھی کبھی ان میں خون کی آمیزش بھی ہوتی ہے۔ جسم کے اندر پانی کی شدید قلت ہو جاتی ہےاور اگر بروقت علاج نہ ہو تو موت واقع ہو سکتی ہے۔

دفاعی تدابیر

بچوں کو جہاں تک ہو سکے مائیں اپنا دودھ پلائیں۔ماؤں کو دودھ والی بوتلوں اور دوسرے برتنوں کو صاف اور جراثیم سے پاک کرنے کے متعلق عملی اور زبانی تعلیم دی جائے۔ چار ماہ تک بچہ کے لئے ماں کا دودھ پوری غذا ہے۔ کوئی اور چیز دینے کی ضرورت نہیں۔

جب تک اسہال ختم نہ ہو جائیں بچے کو سوائے گلوکوز یا نمک والے پانی کے کوئی پانی نہ دیں یااوآرایس پلائیں تاکہ بچے کے جسم میں پانی کی قلت نہ ہو۔جب تک پاخانے کا رنگ طبعی حالت میں نہ آئے دودھ نہ دیں۔

علاج

اسہال زیادہ ہونے کی صورت میں چائلڈ سپیشلسٹ سے رجوع کریں۔لاپرواہی نہ کریں۔

۱۔ زرد رنگ پانی صبح وشام ایک ایک چمچہ

۲۔ دستوں میں اگر خون بھی آتا ہو تو زرد رنگ پانی پلانے کے بعد ایک ایک گھنٹہ کے وقفہ سے آسمانی رنگ پانی دیں

۳۔ زرد شعاعوں کا تیل یا مرہم زرد ناف کے چاروں طرف انگلیوں کے پوروں سے مالش کریں

احتیاط: پانی اور دودھ ہر حال میں جراثیم سے پاک ہونا چاہئے۔

ام الصبیان

اسباب

غذا میں لحمیات اور قوت بخش اجزاء کی کمی متعدی امراض، معاشی حالات، دانتوں کا نکلنا، پیٹ میں کیڑے اور اس بات کا علم نہ ہونا کہ ماں کا دودھ چھڑانے کے بعد بچوں کو کون سی غذا دی جائے۔

علامات

نشو و نما میں کمی، وزن میں کمی، جسم میں پانی کی کمی، سوکھ کر کانٹے کی طرح ہو جانا بغیر کسی وجہ کے بار بار بخار ہونا، ہاتھ پیروں کا تشنج، آنکھوں کے ڈیلے اوپر چڑھنا، چڑچڑا ہونا، خواب میں چونک کر اٹھنا، چیخ چیخ کر رونا، دوسروں کو نوچنا، مرض ام الصبیان کی علامت ہے۔

علاج

۱۔ نیلا رنگ پانی دن میں ایک بار

۲۔ زرد رنگ پانی شام کھانے کے بعد

۳۔ نارنجی رنگ پانی صبح و شام

۴۔ نارنجی شعاعوں کا تیل پورے بدن پر مالش کریں۔ نارنجی تیل تلوں کے تیل میں نارنجی شعاعیں جذب کر کے تیار کریں

کالی کھانسی

اسباب

ہوا کی نالی کی شاخوں میں غلیظ بلغم چمٹ جانا، عام کھانسی کے علاج میں عدم توجہی اور کالی کھانسی کے جراثیم اس بیماری کے اسباب ہیں۔

علامات

کالی کھانسی نظام تنفس کا ایک شدید مرض ہے جو بچوں میں عام ہے۔ مرض خشک کھانسی سے شروع ہوتا ہے۔ ایک یا دو ہفتے میں یہ خشک کھانسی دورہ والی کھانسی میں تبدیل ہو جاتی ہے اور دو ماہ تک رہتی ہے۔ کھانسی کے دورہ کے وقت سانس لینا دشوار ہو جاتا ہے اور سانس نہیں آتا۔ دورہ کے دوران ہی سانس کے ساتھ تھوڑا سا گاڑھا بلغم خارج ہوتا ہے اور کھانسی رک جاتی ہے۔ دن رات میں یہ دورہ کئی مرتبہ بھی پڑ جاتا ہے۔ کھانسی کے دوران چہرہ نیلا سیاہ ہو جاتا ہے۔ کبھی قے بھی ہو جاتی ہے۔ کھالی کھانسی عام طور پر دو سال سے آٹھ سال کے بچوں کو ہوتی ہے۔ کالی کھانسی چھوت کی بیماری ہے۔ یہ کھانسی عمر میں صرف ایک بار ہوتی ہے۔

علاج

۱۔ نارنجی رنگ پانی صبح و شام

۲۔ آسمانی رنگ پانی دوپہر و رات

۳۔ زرد شعاعوں کا تیل گلے پر اور نیلی شعاعوں کا تیل سینہ پر پھیپھڑوں کی جگہ مالش کریں

۴۔ نارنجی شعاعوں کا تیل دائیں ہتھیلی کے درمیانی ابھار سے روزانہ سات منٹ تک کمر پر مالش کریں

چیچک

اسباب

چیچک کا وائرس۔

چیچک ایک متعدی مرض ہے جو ایک مریض سے دوسرے کو لگ جاتا ہے۔ عموماً یہ مرض بچوں کو ہوتا ہے لیکن بڑوں کو بھی لگ جاتا ہے۔ امیروں کی نسبت غریبوں کو اور گوروں کی نسبت کالوں کو یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔

علامات

چیچک کا مرض خفیف اور شدید دونوں طرح ہوتا ہے۔ بخار اور سر میں درد، کمر میں شدید درد شروع ہو جاتا ہے۔ بخار کے تیسرے روز جلد پر سرخ نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ پہلے جسم کے کھلے حصوں پر اور پھر ہر جگہ جلد پر دانے نکل آتے ہیں۔ دانے ظاہر ہونے کے بعد بخار کی شدت کم ہو جاتی ہے۔ یہ نشان تین روز میں موٹے دانے بن جاتے ہیں۔ پھر تین روز کے بعد چھالوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور اس کے بعد ان چھالوں میں پتلی اور رقیق رطوبت پیپ نما ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد چیچک کے دانے آہستہ آہستہ سوکھ جاتے ہیں اور ان کے چھلکے جلد سے علیحدہ ہو کر گر جاتے ہیں۔ ہر چھالے کے مقام پر ایک گہرا داغ باقی رہ جاتا ہے۔ بالعموم اکثر مریض تندرست ہو جاتے ہیں لیکن چیچک کے مرض کی شدت موت کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔ چیچک کے دانے ختم ہونے کے بعد بخار نہیں رہنا چاہئے اگر بخار ختم نہیں ہوا تو یہ خطرناک علامت ہے۔

چیچک کی ابتداء میں آنکھوں میں سرخی آجاتی ہے اور آنسو بہتے ہیں۔ بچہ سوتے میں ڈرتا اور چونکتا ہے۔ چہرہ سرخ اور تمتمایا ہوا ہوتا ہے۔ کنپٹیوں کی رگیں ابھری ہوئی اور پھڑکتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ ہذیان اور غنودگی ہو جاتی ہے۔ تیسرے روز بخار کم ہوتا ہے تو پہلے پیشانی اور پھر چہرہ اور پشت پر دانے نکلتے ہیں۔ پھر ہاتھ پیر اور پورے جسم پر دانے نکل آتے ہیں۔ یہ دانے کبھی چند کبھی بہت زیادہ کبھی متفرق اور کبھی گچھوں کی طرح ہوتے ہیں، شروع میں دانوں کی رنگت سرخ ہوتی ہے۔ چہرہ پر زیادہ دانے نکلتے ہیں۔ دوسرے تیسرے روز چپٹے ابھار بن جاتے ہیں جو چھوٹے اور رائی کی طرح باریک ہوتے ہیں۔ تیسرے چوتھے روز دانوں میں رطوبت بھر جاتی ہے۔ پانچویں روز ہر ایک دانے کے گرد سرخ حلقہ بن جاتا ہے۔ رطوبت گدلی ہونے لگتی ہے۔ ساتویں آٹھویں روز اس میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ آٹھویں روز تمام دانوں کی رطوبت پیپ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس دن پھر

شدت کا بخار ہوتا ہے۔ مریض کو سانس لینے اور نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ چہرہ اور آنکھیں سوج جاتی ہیں، مریض کو ہذیان ہو جاتا ہے۔ دسویں گیارہویں روز دانے مرجھانے لگتے ہیں اور چودھویں روز تک دانے بھورے یا سیاہی مائل کھرنڈ بن جاتے ہیں۔ انیسویں روز یہ کھرنڈا کھڑنے لگتے ہیں اور ایک یا دو ماہ تک اکھڑتے رہتے ہیں۔

علاج

چیچک نکلتے نکلتے رک گئی ہو تو سرخ رنگ کا پانی بہت مفید ہے۔ ایک دو ہی خوراک پلانے سے ابھر آتی ہے۔ اگر سرخ رنگ کی شعاعیں تین منٹ شروع میں جسم پر ڈالی جائیں تو چیچک کے دانے بہت جلد ابھر آتے ہیں۔ چیچک کے بھرپور نکل آنے کے بعد سرخ رنگ استعمال نہیں کرنا چاہئے بلکہ جس وقت دانوں میں مواد پڑ جائے اور مواد بہنے لگے تو سیل کھڑی کا سفوف ان پر چھڑکنا چاہئے اور فیروزی رنگ کا پانی صبح و شام پلانا چاہئے اور نیلے رنگ کی روشنی روزانہ تین چار منٹ تک جسم پر ڈالتے رہنا چاہئے۔ اس سے گرمی اور سوزش رفع ہو کر زخم اچھے ہو جاتے ہیں۔

حفظ ماتقدم کے طور پر بچوں کو چیچک کے ٹیکے لگانا نہایت ضروری ہے۔ ٹیکہ لگانے میں لاپرواہی نہ کریں۔ اس بیماری میں زیادہ تر وہی بچے مبتلا ہوتے ہیں جن کو بچپن میں ٹیکہ نہیں لگایا جاتا۔

لاکڑا کاکڑا

اسباب

یہ ایک وائرس کی وجہ سے ہوتا ہے۔

علامات

یہ مرض عام طور پر سانس یا دانوں کے ذریعہ پھیلتا ہے۔ اس مرض میں بخار اور تھکن زیادہ ہوتی ہے۔ کچھ عرصہ بعد سرخ دانے نکل آتے ہیں۔ یہ دانے شروع میں چہرے، سر اور جسم پر نکلتے ہیں۔ بعد میں ہاتھوں اور پیروں کو بھی متاثر کرتے ہیں۔ کچھ دنوں میں یہ دانے سوکھ کر چھالوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ سات سے چودہ دنوں میں یہ مرض ختم ہو جاتا ہے۔

علاج

۱۔ آسمانی رنگ پانی صبح و شام

۲۔ سبز رنگ پانی دوپہر و رات

۳۔ زرد رنگ پانی شام کھانے کے بعد

۴۔ آسمانی رنگ کی روشنی روزانہ جسم پر دس منٹ تک ڈالیں۔ نتائج مرتب ہونے تک علاج جاری رکھیں

کزار

اسباب

یہ مرض بیکٹیریا کی وجہ سے ہوتا ہے۔

علامات

بچے کو بخار ہو جاتا ہے۔ بخار کے علاوہ گردن اور جبڑے اکڑ جاتے ہیں۔ عضلات میں شدید درد، اکڑاؤ اور تشنجی کیفیات پیدا ہو جاتی ہیں۔ بالعموم اس مرض کا سبب چوٹ یا زخم ہوتا ہے۔ نوزائیدہ بچوں میں ناف (Umblicus) کے ذریعے جراثیم کا نفوذ ہوتا ہے۔ یہ مرض خطرناک اور مہلک ہے۔

علاج

۱۔ نیلا رنگ پانی صبح و شام

۲۔ سبز رنگ پانی دوپہر و رات

۳۔ مریض کو آسمانی رنگ کی روشنی میں روزانہ دس منٹ تک رکھا جائے۔ مناسب ہے کہ Specialist سے

مشورہ کیا جائے اور ان کی ہدایت پر عمل کیا جائے۔

خسرہ

چیچک کی طرح خسرہ بھی متعدی مرض ہے۔

علامات

یہ ایک شدید متعدی مرض ہے جو ایک قسم کے وائرس سے پھیلتا ہے۔ شیر خوارگی اور بچپن کی عمر میں لاحق ہوتا ہے۔ شروع میں زکام ہوتا ہے۔ آنکھیں آب آلود ہو جاتی ہیں، کھانسی آنے لگتی ہے اور بخار چڑھ جاتا ہے، منہ کے اندر کی جھلی پر نہایت باریک سفید نشان (Koplik\'s Spots) ہو جاتے ہیں۔ بخار کے تیسرے یا چوتھے روز جلد پر سرخ نشان نمودار ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ ہی بخار میں کمی ہو جاتی ہے۔

علاج

۱۔ فیروزی رنگ پانی صبح و شام

۲۔ آسمانی رنگ پانی دوپہر و رات

۳۔ نارنجی رنگ پانی دن میں ایک بار

۴۔ مریض کے سر پر دس منٹ تک روزانہ نیلی روشنی ڈالیں۔ گرمی کے موسم میں پانی زیادہ پلائیں

باب نمبر ۲۱۔

عورتوں کے امراض

ایام تکلیف سے آنا

اسباب

وجوہات کے لحاظ سے اس کی دو بڑی قسمیں ہیں:

۱۔ بنیادی۔اس کی وجوہات نامعلوم ہیں۔

۲۔ ثانوی

اندام نہانی کی سوزش

رحم کی بیماریاں

رحم میں رسولی

شکایات

عام طور پر عورتیں مروڑ نما درد کی شکایت کرتی ہیں جو ایام شروع ہوتے ہی شروع ہو جاتا ہے اور چوبیس (۲۴) گھنٹے سے بہتر (۷۲) گھنٹے تک رہتا ہے۔اس درد کے ساتھ متلی قے تھکن دست پیٹ میں نچلی طرف درد اور سر درد بھی ہوتا ہے۔

دوسری قسم (ثانوی) میں شکایت صرف ایام کی خرابی یا کمی تک محدود نہیں رہتی بلکہ ازدواجی زندگی میں تکلیف، اولاد کا نہ ہونا، وقت بے وقت بار بار خون آنے کی شکایت بھی ہوتی ہے۔

علاج

۱۔ ایام کے شروع ہونے سے ایک ہفتے پہلے زیتون (Olive) رنگ پانی صبح و شام دیں اور ایام کے ایک دن بعد تک جاری رکھیں

۲۔ زرد رنگ پانی کھانے سے پہلے

۳۔ سرخ رنگ پانی کھانے کے بعد

۴۔ دس منٹ صبح نہار منہ اور دس منٹ رات نیلی شعاعوں کا تیل کولہوں کے درمیان ریڑھ کی ہڈی کے جوڑ پر مالش کریں

۵۔ جامنی شعاعوں کا تیل روزانہ پورے پیٹ پر صبح و شام پانچ پانچ منٹ مالش کریں

ایام کا رک جانا

عورتوں میں عام طور پر تیرہ سال کی عمر میں ماہانہ نظام شروع ہو جاتا ہے۔ عموماً ماہانہ نظام اکیس سے پینتیس دن کے بعد جاری ہوتا ہے اور تقریباً آٹھ دن بعد ختم ہو جاتا ہے۔

خواتین بلوغت سے پہلے موقوفی حیض (Menopause) کے بعد حمل کے دوران بچے کو دودھ پلانے کے دوران پاک و صاف رہتی ہیں۔ اگر چند ماہ اسی طرح گزر جائیں تو ایسی صورت میں حمل کے بارے میں سوچنا چاہئے اس کے علاوہ مندرجہ ذیل وجوہات ہوسکتی ہیں:

۱۔ زیادہ دواؤں کا استعمال

۲۔ اعصابی تناؤ

۳۔ وزن میں بہت کمی یا بہت زیادتی

۴۔ رحم کی اندرونی تہوں کا آپس میں چپک جانا

۵۔ غیر معمولی ورزش کرنا

۶۔ عورتوں میں ہارمون (ایسٹروجن) کی کمی

۷۔ رحم میں ورم

۸۔ رحم پر چربی کی زیادتی

۹۔ رحم کے دیگر امراض

۱۰۔ ساس بہو کا جھگڑا

۱۱۔ خاوند کی طرف سے لاپرواہی

۱۲۔ شادی کے بعد ناموافق ماحول

علاج

۱۔ ارغوانی رنگ پانی صبح وشام

۲۔ نارنجی رنگ پانی کھانے کے بعد

۳۔ جامنی رنگ کی روشنی پندرہ منٹ تک سر پر اور پندرہ منٹ تک پیٹ پر ڈالیں

۴۔ بینگنی شعاعوں کا تیل کمر کے جوڑ پر جو کولہوں کے درمیان ہوتا ہے اور ناف کے نیچے پیڑو پر دائروں میں مالش کریں۔ مالش کرتے وقت انگلیوں اور ہتھیلی کے درمیانی ابھار سے مالش کی جائے۔ مالش کرتے وقت ہاتھ پر غیر معمولی دباؤ نہیں ہونا چاہیئے۔ آہستہ آہستہ دیر تک مالش کریں تاکہ تیل اور اس کے اندر شفا کی لہریں بدن میں جذب ہو جائیں۔

۵۔ 69 xانچ شیشہ پر سرخ رنگ پینٹ کروا کر شام کے وقت اور 69 xانچ شیشہ پر جامنی رنگ پینٹ کرا کے دوپہر زوال کے بعد ایک گھنٹہ بعد دس دس منٹ دیکھیں

ایام کی زیادتی

اسباب

رحم میں رسولی یا رحم کی کسی اور بیماری کی وجہ سے یہ شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ خون میں حدت زیادہ بچے ہونا بار بار اسقاط حمل کافی عرصہ تک لیکوریا کا مرض ہائی بلڈ پریشر بھی اس کے اسباب ہیں۔

علامات

ماہانہ نظام میں زیادتی اندرونی جسم کمزور ہونا نبض تیز چلنا پیاس میں شدت ہونا زرد رنگ چہرہ اندرونی اعضاء میں خون بہنے کے دوران جلن اور سوزش قارورہ (پیشاب) کی رنگت زردی مائل سرخ ہونا۔ اعضائے رئیسہ دل دماغ جگر وغیرہ کمزور ہو جاتے ہیں۔

علاج

۱۔ بنفشی رنگ پانی صبح و شام

۲۔ سبز رنگ پانی دوپہر کھانے سے پہلے

۳۔ نیلا رنگ پانی رات کھانے سے پہلے

۴۔ گہرے سبز رنگ ریشمی کپڑے رات کو سوتے وقت پہنیں

۵۔ جامنی شعاعوں کا تیل کولہوں کے درمیان کمر کے آخری جوڑ پر پانچ پانچ منٹ صبح شام مالش کریں

۶۔ سبز شعاعوں کا تیل پیڑو پر مالش کریں

اندام نہانی کا ورم

اسباب

اس بیماری کے بہت سارے اسباب ہیں مثلاً جراثیم کا نفوذ کر جانا، اندرونی ورم یا زخم، ذیابیطس یا خون کی کمی

علامات

اندام نہانی میں سوجن، سرخی اور درد ہوتا ہے نیز کم یا زیادہ رطوبت بھی ہوتی ہے۔ اندرونی طور پر جلن کھجلی اور دکھن ہوتی ہے۔

علاج

۱۔ نیلا رنگ پانی صبح و شام

۲۔ سبز رنگ پانی کھانے سے پہلے

۳۔ نیلے رنگ پانی کی گدیاں بنا کر دن میں تین مرتبہ رکھیں

۴۔ ذیابیطس یا خون میں کمی ہو تو علاج میں ان دونوں بیماریوں کا خیال رکھا جائے۔

لیکوریا

اسباب

لیکوریا کی وجہ انفیکشن ہے۔ اس انفیکشن کی وجہ ایک پرٹوزوا ہوتا ہے۔ لیکن فنجائی وائرس اور دوسرے بیکٹیریا کی وجہ سے بھی یہ مرض ہوتا ہے۔ تیسرے درجہ میں تیز گرم خشک غذائیں اور تیز گرم خشک دوائیں کھانے چائے اور کافی زیادہ پینے شیور مرغی کے زیادہ انڈے کھانے گرم مصالحہ اور زیادہ مرچوں کے استعمال نیز بار بار عریاں مناظر دیکھنے فحش فلموں کے شوق سے یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ یہ مرض عام طور سے گرم ممالک میں ہوتا ہے۔

کچھ نہ کچھ رطوبت کا اخراج قابل تشویش نہیں ہے لیکن جب یہ رطوبت مقدار میں زیادہ ہو جائے۔اس کا رنگ اور بو تبدیل ہو جائے۔اس میں جھاگ پیدا ہو جائے۔اندرونی طور پر جلن اور کھجلی ہونے لگے اور سوجن ہو جائے تو مرض میں شدت کی علامت ہے۔

مریضہ کی کمر میں درد رہتا ہے۔ پیڑو میں بوجھ اور درد محسوس ہوتا ہے۔ بار بار پیشاب آتا ہے۔ طبیعت کسلمند اور سست رہتی ہے۔کام کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ بھوک نہیں لگتی۔ٹانگوں اور خصوصاً پنڈلیوں میں درد ہوتا ہے۔ چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ آنکھوں میں حلقے بن جاتے ہیں اور چمک کم ہو جاتی ہے۔ جسم لاغر ہو جاتا ہے، ہڈیاں نمایاں ہو جاتی ہیں۔عام جسمانی کمزوری زیادہ ہوتی ہے۔

علاج

۱۔ ارغوانی رنگ دوپہر ورات کھانے کے بعد

۲۔ سبز رنگ پانی صبح وشام

۳۔ نیلا رنگ پانی صبح وشام کھانے سے پہلے۔نیلا رنگ اور سبز رنگ پانی دینے میں دس منٹ کا وقفہ ضروری ہے

۴۔ جامنی شعاعوں کا تیل ناف کے نیچے مالش کریں

۵۔ آسمانی شعاعوں کا تیل کولہوں کے درمیان کمر کے جوڑ پر روزانہ صبح وشام پانچ پانچ منٹ مالش کریں

۶۔ 69 xانچ شیشے کے اوپر سبز رنگ پینٹ کرا کے وقفہ وقفہ سے دیکھیں

بانجھ پن

اولاد نہ ہونے کی وجوہات مردوں میں ۲۵ فیصد اور عورتوں میں ۵۰ فیصد ہوتی ہیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرد و عورت دونوں میں یکساں خرابی ہوتی ہے اور اس خرابی کا تناسب ۲۵ فیصد شمار کیا گیا ہے۔

۸۰ فیصد مرد و عورت میں خرابی کی کوئی نہ کوئی وجہ مل جاتی ہے اور ۲۰ فیصد خواتین اور مردوں میں کوئی وجہ نہیں ملتی۔

عام طور پر ایک ایسے جوڑے کو جو شادی کے بعد دو سال تک اولاد سے محروم رہے بیمار قرار دیا جا سکتا ہے جب کہ اس دو سال میں انہوں نے بھرپور اور نارمل ازدواجی زندگی گزاری ہو۔

عورتوں میں ۲۰ سے ۲۵ سال کی عمر بھرپور اور زرخیزی کی ہوتی ہے۔ جب کہ مردوں میں یہ عمر ۲۰ سے ۳۰ سال ہوتی ہے۔ عمر کی ان حدود میں عورت مرد دونوں اولاد پیدا کرنے کی زیادہ سے زیادہ صلاحیت رکھتے ہیں۔ عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ مرد و عورت دونوں میں سلسلہ تناسل کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ عورتوں میں موقوفی حیض (Menopause) کے بعد اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔ جب کہ مردوں میں عمر کے آخری حصہ تک کچھ نہ کچھ صلاحیت برقرار رہتی ہے۔

عورتوں میں اولاد نہ ہونے کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں:

۱۔ بیضہ دانی سے انڈے (OVA) نہ نکلنا

۲۔ رحم کی بیماریاں

۳۔ پیٹ کی جھلیوں (Peritoneum) کا آپس میں چپک جانا

۴۔ نامعلوم وجوہات

علاج

۱۔ جامنی رنگ پانی صبح و شام

۲۔ سرخ رنگ پانی کھانے سے پہلے

۳۔ جامنی رنگ کی روشنی پندرہ منٹ تک پیٹ پر ڈالیں

۴۔ پرپل (Purple) شعاعوں کا تیل کولہوں کے درمیان ریڑھ کی ہڈی پر مالش کریں

۵۔ ناف کے اطراف خصوصاً ناف کے نیچے سرخ شعاعوں کا تیل صبح و شام دس دس منٹ مالش کیا جائے

۶۔ نیلی شعاعوں کا تیل کمر کے آخری جوڑ پر دائروں میں مالش کیا جائے

حمل ضائع ہو جانا

عام طور پر حمل ۳۷ ہفتے تک ماں کے پیٹ میں رہتا ہے اور تقریباً ۲۰ سے ۲۲ ہفتے (ساڑھے پانچ مہینے) کا حمل اس قابل ہوتا ہے کہ پیدائش کے بعد Incubator کے ذریعہ زندہ رکھا جا سکتا ہے۔ اگر ۲۰ سے ۲۲ ہفتے پہلے بیرونی کوشش کے بغیر حمل کسی طرح ختم ہو جائے تو اس کو اسقاط حمل کہتے ہیں۔

حمل ضائع ہونے کی کئی وجوہات ہیں۔

۱۔ ماں کے عوامل

۲۔ بچے کے عوامل

۱۔ ماں کے عوامل:

اس میں انفیکشن ذیابیطس تھائی رائیڈ ہارمون کی کمی دل کی کوئی تکلیف ہائی بلڈ پریشر سگریٹ اور شراب کا استعمال اور نفسیاتی وجوہات کے علاوہ رحم کی ساخت میں خرابی شامل ہے۔

۲۔ بچے کے عوامل:

اگر بچے میں کوئی بڑی جینیاتی (Genetic) خرابی موجود ہو یا پھر بچہ آکسیجن کی کمی یا کچھ دواؤں کے رد عمل (Reaction) کی وجہ سے ماں کے پیٹ میں مر جائے تو بھی حمل ضائع ہو جاتا ہے۔

علامات

پہلے حاملہ کی طبیعت سست اور بے چین ہوتی ہے۔ بدن ٹوٹتا ہے۔ پیٹ کمر اور رانوں میں ٹھہر ٹھہر کر دردزہ کے مثل درد ہوتا ہے۔ جو رفتہ رفتہ بڑھتا رہتا ہے۔ رحم سے جریان خون ہوتا ہے۔ بعض عورتوں کو قے ہوتی ہے، بخار بھی ہو جاتا ہے۔ بعض میں جریان خون کم اور بعض میں زیادہ ہوتا ہے۔

علاج

۱۔ فیروزی رنگ پانی صبح وشام کھانے سے پہلے

۲۔ سبز رنگ پانی صبح وشام کھانے کے بعد

۳۔ زرد رنگ پانی کھانا کھانے کے دو گھنٹے کے بعد

۴۔ حمل کے دوران لیڈی ڈاکٹر سے مشورہ کرتی رہیں

دودھ میں کمی

بعض اوقات اتنا دودھ نہیں بنتا کہ بچہ کی غذائی ضرورت پوری ہو جائے۔ پرولیکٹن ہارمون (جو کہ غدہ نخامیہ Pituitary Gland سے خارج ہوتا ہے) کی کمی اور ماں کی کمزور صحت اس کی وجوہات ہیں۔

علاج

۱۔ عنابی رنگ پانی صبح وشام

۲۔ نارنجی رنگ پانی دوپہر ورات کھانے کے بعد

۳۔ بنفشی رنگ کی روشنی غدہ نخامیہ (تالو) پر دس منٹ تک ڈالیں

باب نمبر ۲۲۔

ناک،کان، گلے کے امراض

منہ میں چھالے

اسباب

وائرس فنگس پریشانی ذہنی دباؤدماغی کشمکش اعصابی کشاکش یانظام ہضم کی بیماریاں۔

علامات

منہ کے اندر رخسار کے اندرونی رخ زبان پر چھالے پڑ جاتے ہیں۔ کھانا کھانے میں تکلیف ہوتی ہے اور ان چھالوں میں درد ہوتا ہے۔ فنگس کی صورت میں سفید تہہ زبان کے اوپر بن جاتی ہے۔

علاج

۱۔ نیلارنگ پانی صبح وشام

۲۔ زرد رنگ پانی رات

۳۔ آسمانی رنگ پانی سے غرارے اور کلی دن میں تین بار

۴۔ صبح نہار منہ زرد شعاعوں کا تیل پیٹ پر مالش کریں۔ مرہم زرد معدہ کے منہ پر سوتے وقت مالش کریں

حاد گلے کا ورم

اسباب

ٹھنڈے مشروبات، کھٹی چیزیں، کثرت کے ساتھ سگریٹ نوشی، ایسی نوکری جس میں بیٹھا رہنا پڑے اور آواز کا اونچا استعمال زیادہ ہو سردی کا موسم اور بیکٹیریا اس کے اسباب ہیں۔

علامات

بخار، سر درد، متلی، گلے میں درد، نگلنے میں تکلیف۔

نبض کی رفتار تیز ہو جاتی ہے اور گلے کے معائنہ کے دوران اندرونی جھلی کا رنگ گلابی نظر آتا ہے۔

علاج

۱۔ آسمانی رنگ پانی صبح و شام

۲۔ فیروزی رنگ پانی دوپہر و رات

۳۔ نیلے رنگ پانی کے غرارے صبح و شام

مزمن گلے کا ورم

اسباب

حاد گلے کے ورم کا صحیح علاج نہ کیا جائے یا مریض میں قوت مدافعت کمزور ہو تو مزمن بن جاتا ہے۔

تیز آواز میں باتیں کرنا زیادہ سگریٹ نوشی گرد و غبار شراب نوشی اور بڑھے ہوئے ٹانسلز اس کے اسباب میں سے ہیں۔

شکایات و علامات

مریض گلے میں سوزش اور خشک کھانسی کی شکایت کرتا ہے اور بار بار کھنکھارتا ہے۔ معائنہ کرنے پر گلے کی اندرونی جھلی کا رنگ سرخ نظر آتا ہے۔

علاج

۱۔ نیلا رنگ پانی صبح و شام

۲۔ نارنجی رنگ پانی دوپہر و رات

۳۔ آسمانی رنگ کے پانی سے غرارے دن میں تین بار

۴۔ نارنجی شعاعوں کا تیل گلے پر صبح و شام پانچ پانچ منٹ ہلکے ہاتھ سے مالش کریں۔

الرجی کی وجہ سے ناک کا بہنا

اسباب

یہ بیماری مردوں میں زیادہ ہوتی ہے اور ورثہ میں منتقل ہوتی ہے۔ مندرجہ ذیل اشیاء سے عموماً الرجی ہوتی ہے۔

گرد و غبار، پولن گرین (Pollens) انڈہ، مچھلی، سردی اور کسی دوا سے الرجک ہونا۔

اس بیماری کی دو اقسام ہیں:

۱۔ وہ جو کسی مخصوص موسم میں ہوتی ہے۔

۲۔ وہ جو پورا سال رہتی ہے۔

علامات

ناک بند رہتی ہے۔ خصوصاً لیٹتے وقت بہت زیادہ بند رہتی ہے۔ ناک سے رطوبت نکلتی ہے۔ دورہ کی شکل میں چھینکیں آتی ہیں۔ آنکھوں سے پانی بہتا ہے۔ ناک کی جھلی میں ورم ہو جاتا ہے اور ناک کے غدود بڑھ جاتے ہیں۔

علاج

۱۔ آسمانی رنگ پانی صبح و شام

۲۔ سبز رنگ پانی دوپہر و رات

۳۔ ناک کی ہڈی پر نیلی شعاعوں کا تیل مالش کریں

۴۔ 129 xانچ شیشہ پر سبز رنگ پینٹ کروا کر صبح و شام کھانے سے پہلے دس دس منٹ دیکھیں۔ رنگین شیشہ دیکھتے وقت چار فٹ کا فاصلہ ہونا چاہیۓ۔ شیشہ صاف شفاف ہونا ضروری ہے۔

۵۔ نظام ہضم درست رہنے کی تدبیر بھی ضروری ہے

نکسیر پھوٹنا

اسباب

ہائی بلڈ پریشر حدت بخار ناک میں زخم دماغ میں گرمی اور اکثر نامعلوم وجوہات کی بنا پر ناک سے خون بہنے لگتا ہے۔

علامات

سر میں گرمی اور خشکی معلوم ہوتی ہے۔ ناک کے نتھنوں میں جلن سوزش اور بعض اوقات خارش معلوم ہوتی ہے۔ دھوپ میں چلنے حقہ پینے یا پان چبانے ناک کھجانے چھینکنے یا زور سے کھنکارنے سے نکسیر پھوٹ جاتی ہے۔ بعض دفعہ بغیر کسی وجہ کے نکسیر پھوٹ جاتی ہے اور ناک سے خون بہنے لگتا ہے اور کبھی خون ایک یا دونوں نتھنوں سے قطرہ قطرہ یا دھار کی صورت میں بہتا ہے۔

علاج

۱۔ سبز رنگ پانی صبح و شام

۲۔ سبز رنگ پانی دونوں وقت کھانے سے پہلے

۳۔ ناک پر سبز رنگ شعاعوں کے تیل کی مالش کریں

۴۔ مریض کے سر پر آسمانی رنگ کی اور سبز رنگ کی روشنی دس دس منٹ تک ڈالیں

۵۔ آسمانی رنگ پانی ناک میں چڑھانے سے نکسیر رک جاتی ہے

سائی نس کا ورم

اسباب

کھوپڑی اور چہرے کی ہڈیوں میں کئی جگہ خلا ہوتا ہے جس کو سائی نس کہتے ہیں۔ بیکٹیریا کی کئی اقسام سائی نس کے ورم کا باعث بنتی ہیں۔ ناک کے پولپ (Polyps) ناک کی ہڈی کا ٹیڑھا ہو جانا اور ناک کا انفیکشن سائی نس کا باعث بنتا ہے۔

علامات

سر درد متلی بخار کی شکایت ناک کا ایک نتھنا بند رہتا ہے اور دوسرے نتھنے سے رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے۔ متاثرہ سائی نس کے اوپر درد محسوس ہوتا ہے۔ درد اتنا شدید ہوتا ہے کہ مریض رونے لگتا ہے اور کسی کل اسے چین نہیں آتا۔

علاج

۱۔ Indigo رنگ پانی صبح و شام

۲۔ نارنجی رنگ پانی کھانے سے پہلے

۳۔ صبح و شام جامنی شعاعوں کا تیل پیشانی پر ملیں اور پوری ناک پر نیلی شعاعوں کا تیل مالش کیا جائے۔

دانتوں کا درد

اسباب

دانتوں پر میل کا جمنا دانتوں کو صاف نہ رکھنا میٹھی اور کھٹی چیزوں کا بکثرت استعمال بد ہضمی ہونا پارہ سے مرکب کسی دوا کا استعمال دانتوں کی جڑوں میں کیڑا لگنا گیس کا اسفل کی بجائے اوپر کی طرف رجوع کرنا کمزور مسوڑھوں پر سخت ٹوتھ برش استعمال کرنا دانتوں سے کسی سخت دھات کو موڑنا کولڈ ڈرنک بوتل کے اوپر ڈھکن کو دانتوں سے کھولنا غیر ضروری طور پر دانتوں میں سخت لکڑی یا ٹوتھ پک (Tooth Pick) سے خلال کرنا چھالیہ کھانا چیونگم اور ٹافیوں کا زیادہ استعمال تیز گرم روٹی یا تیز گرم مشروب کے بعد ٹھنڈا پانی دانتوں پر لگنا۔

علامات

دانت میں شدید درد ہوتا ہے منہ چلانے سے درد میں اضافہ ہوتا ہے۔ مسوڑھے متورم ہو جاتے ہیں۔ بعض دفعہ چہرہ پر بھی ورم آجاتا ہے۔

علاج

۱۔ درد کی صورت میں آسمانی رنگ پانی کی کلی بار بار کریں

۲۔ نیلا رنگ پانی صبح و شام کھانے سے پہلے

۳۔ سبز رنگ پانی کھانے کے بعد دونوں وقت

۴۔ زرد رنگ پانی دونوں وقت کھانے سے پہلے

۵۔ مرہم زرد معدہ کی جگہ چاروں طرف جذب کریں

پائیریا

اسباب

غذا میں وٹامن سی کی کمی نظام ہضم کی خرابی شراب کا استعمال۔

علامات

پیٹ میں گیس بھری رہنا حلق سے گیس کا اخراج قبض یا بار بار پیچش ہونا فضلہ کا صحیح اخراج نہ ہونا مسوڑھوں کا سوج جانا مسوڑھوں میں پیپ پیدا ہونا، مسوڑھوں کی گرفت کمزور ہونے سے دانت کھل جاتے ہیں اور دانتوں میں فاصلہ بڑھ جاتا ہے۔ دانت پر مسوڑھوں کے نیچے پیپ جم جاتی ہے منہ سے بدبو آتی ہے نوالہ چباتے وقت کراہت محسوس ہوتی ہے۔

علاج

۱۔ فیروزی رنگ پانی صبح و شام

۲۔ نارنجی رنگ پانی کھانے سے پہلے

۳۔ نارنجی شعاعوں کا تیل ناف کے چاروں اطراف مالش کریں

۴۔ وٹامن سی کی گولیاں دن میں دو بار

۵۔ انار کے چھلکے پانی میں اتنا پکائیں کہ پانی میں انار کا رنگ غالب ہو جائے۔ صبح شام رات ایک ایک گلاس انار کے پانی سے کلیاں کریں۔

۶۔ پائیریا میں ہاضمہ خراب رہتا ہے یا ہاضمہ خراب ہونے سے پائیریا ہوتا ہے۔ عام طور سے پائیریا کے علاج میں نظام ہضم درست کرنے کی طرف توجہ نہیں دی جاتی اس لئے پائیریا کا مستقل علاج نہیں ہوتا۔

ڈینٹسٹ وہ اچھا سمجھا جاتا ہے جو دانت نکالنے کی مخالفت کرتا ہے۔ جب کہ ابتدائی دنوں میں اگر خراب مسوڑھوں سے دانت الگ کر دیا جائے تو دانت لگانے میں بتیسی (Denture) زیادہ بہتر سیٹ ہوتی ہے۔ مسوڑھے گلنے کی وجہ سے ڈینچر صحیح طرح سیٹ نہیں ہوتا ایسی صورت حال میں معالج کو چاہئے کہ وہ مریض کو ماہر امراض دندان سے رجوع کرنے کا مشورہ دے۔

باب نمبر ۲۳۔

آنکھ کی بیماریاں

نگاہ کی کمزوری

علامات

قریب کی نظر کمزور ہو تو تھوڑی دیر لکھنے پڑھنے یا نظر کا کام کرنے سے آنکھیں تھک جاتی ہیں اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا آجاتا ہے۔ کتاب وغیرہ پڑھتے ہوئے حروف پر نگاہ نہیں جمتی اور حروف خلط ملط نظر آتے ہیں۔ آنکھوں میں سے پانی آتا ہے اور سر میں خفیف درد کی شکایت ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات نظر دھندلا جاتی ہے۔

دور کی نظر کمزور ہو تو دور کی چیزیں صحیح طرح نظر نہیں آتیں جبکہ قریب کی چیزیں صاف نظر آتی ہیں۔

علاج

۱۔ آسمانی رنگ کی عینک دن میں دو تین گھنٹے کے لئے لگائیں

۲۔ Indigo رنگ پانی صبح و شام

۳۔ سبز رنگ پانی کھانے سے پہلے

۴۔ موٹے چکنے کاغذ پر دو دائرے بنائے جائیں۔ ایک میں نیلا رنگ اور دوسرے میں سرخ رنگ بھر کر گتہ پر یا ہارڈ بورڈ یا فارمیکا پر چپکا لیں۔ ۴ فٹ کے فاصلے سے صبح شام رات دس دس منٹ دیکھیں۔ کوشش کی جائے کہ دائرے دیکھنے کے دوران پلک نہ جھپکے یا کم سے کم جھپکے

۵۔ صبح سورج نکلنے سے پہلے ایسی جگہ بیٹھ جائیں جہاں سے سورج نکلتا ہوا نظر آئے۔ افق میں ایک منٹ تک پلک جھپکائے بغیر نکلتے سورج کو دیکھیں۔ ایک منٹ سے زیادہ نہ دیکھیں۔

۶۔ آسمانی رنگ پانی سے صبح اور سبز رنگ پانی سے رات کو آنکھیں دھوئیں۔

شبکوری

اسباب

زیادہ تر یہ بیماری وٹامن اے کی کمی سے ہوتی ہے۔

علامات

مریض دن میں دیکھ سکتا ہے۔ جوں جوں دن ڈھلتا ہے اور سورج کی روشنی کم ہوتی ہے اور شام کا وقت قریب آتا ہے آنکھ کی بینائی کم ہو جاتی ہے۔ گرمیوں کی نسبت سردیوں میں مرض میں اضافہ ہو جاتا ہے۔۔

علاج

۱۔ فیروزی رنگ کی عینک دن میں دو تین گھنٹے لگائیں

۲۔ نیلا رنگ پانی صبح و شام

۳۔ زرد رنگ پانی دونوں وقت کھانے کے بعد

۴۔ صبح شام آسمانی رنگ پانی میں بار بار آنکھیں کھولیں اور بند کریں۔ پانی معمول کے مطابق ٹھنڈا ہو گرم پانی استعمال نہ کریں۔ پانی صاف شیشے کے پیالے میں رکھیں۔

آشوب چشم

اسباب

اس بیماری کی وجہ وائرس ہے۔ یہ لگنے والی بیماری ہے۔ احتیاط کرنی چاہئے کہ ایک دوسرے کا تولیہ رومال اور تکیہ استعمال نہ کیا جائے۔

علامات

پپوٹوں کے اندر کی جھلی اور کبھی ڈیلے کے اوپر کی جھلی سرخ ہوتی ہے اور آنکھ سے رطوبت بہتی ہے۔ آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں، آنکھوں میں چیپڑ بنتا ہے اور پانی نکلتا ہے۔ سو کر اٹھنے کے بعد آنکھیں چپکی ہوئی ہوتی ہیں۔ آنکھوں میں کھٹک ہوتی ہے آنکھ کا ڈیلا ہلنے سے آنکھ میں کنکر پڑنے کا احساس ہوتا ہے اور بہت تکلیف ہوتی ہے۔

علاج

۱۔ آسمانی رنگ کی عینک دن میں دو تین گھنٹے کے لئے استعمال کریں

۲۔ نیلے رنگ کے پانی سے آنکھوں کو زیادہ سے زیادہ دھوئیں

۳۔ نیلے رنگ کی روشنی آنکھوں پر پندرہ منٹ تک ڈالیں

۴۔ نیلا رنگ پانی صبح دوپہر شام

۵۔ زرد رنگ پانی کھانے سے پہلے

۶۔ سبز پانی دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد

گوہانجنی

گوہانجنی پلکوں کے جڑ کے ورم کو کہتے ہیں۔

اسباب

جسمانی کمزوری ذیابیطس اور نشاستہ دار غذا کے کثرت استعمال سے پلکوں کی جڑ پر ایک خاص قسم کا بیکٹیریا حملہ آور ہو جاتا ہے۔

علامات

متاثرہ پپوٹے میں درد حدت اور بھاری پن کا احساس متاثرہ پپوٹا سرخ اور متورم ہوتا ہے۔ آنکھ کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے۔ متاثرہ پلک کی جڑ پر پیپ سے بھرا ہوا نقطہ کی طرح ایک دانہ ہوتا ہے جب وہ پھٹ جاتا ہے تو ورم ختم ہو جاتا ہے۔

علاج

۱۔ جس پلک کی جڑ میں ورم ہو اس پلک کو احتیاط سے نکال دیں

۲۔ گہرے سبز رنگ کی روشنی پندرہ منٹ تک پلکوں پر ڈالیں

۳۔ نیلا رنگ پانی صبح و شام

۴۔ بنفشی رنگ پانی دوپہر کھانے کے بعد

۵۔ سبز رنگ پانی کھانے سے پہلے

۶۔ سبز رنگ پانی میں صاف روئی بھگو کر آنکھ کو دھوئیں

۷۔ خالص عرق گلاب میں نیلی شعاعیں جذب کر کے دن میں تین چار مرتبہ آنکھوں میں ڈالیں

پپوٹوں کا ورم

اسباب

بچوں میں عموماً یہ مرض بیکٹیریا اور گندگی سے ہوتا ہے۔

بڑوں میں عموماً یہ مرض خشکی سر کی خشکی جلد کی خشکی اور الرجی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

علامات

پپوٹوں کے کناروں پر خشکی نظر آتی ہے۔ خشکی کے ذرات ہٹانے پر پپوٹے کے کنارے سرخ اور متورم نظر آتے ہیں۔اور کبھی کبھار چھوٹے چھوٹے زخم بن جاتے ہیں۔پپوٹوں میں خارش ہوتی ہے۔پپوٹوں کا اندرونی حصہ گلابی ہوتا ہے۔

علاج

۱۔ آسمانی رنگ پانی صبح و شام

۲۔ سبز رنگ پانی کھانے سے پہلے

۳۔ پلکوں پر نیلے رنگ کی روشنی ڈالیں

آنکھ کی بیرونی جھلی کا ورم

اسباب

یہ ایک بہت ہی عام بیماری ہے۔ اس میں زیادہ تر بیکٹیریا کی وجہ سے سوزش ہوتی ہے لیکن وائرس الرجی اور کیمیکل کے Reaction کی وجہ سے بھی بیرونی جھلی متاثر ہوتی ہے۔

علامات

زیادہ تر آنکھ کی بیرونی جھلی گلابی ہوتی ہے۔ آنکھ میں سے پانی نکلتا ہے جو کہ بعد میں پیپ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ آنکھ میں درد ہوتا ہے بعض صورتوں میں نظر دھندلا جاتی ہے۔ صبح اٹھتے وقت پلکیں آپس میں چپکی ہوئی ہوتی ہیں۔

علاج

۱۔ نیلے رنگ کی روشنی پندرہ منٹ تک چہرہ خصوصاً آنکھوں پر ڈالی جائے۔ جس وقت روشنی ڈالیں آنکھیں بند رکھیں۔

۲۔ آسمانی رنگ کے پانی سے آنکھوں کو بار بار دھوئیں۔

۳۔ نیلا رنگ پانی صبح و شام پیئیں۔

۴۔ زیادہ روشنی اور دھوپ کے وقت آنکھوں پر سبز رنگ کی پٹی اس طرح باندھیں کہ آنکھوں کے سامنے پردہ پڑا رہے۔

باب نمبر ۲۴۔

متفرق امراض

گٹھیا

اسباب

یہ ایک خود مدافعتی (Auto Immune) مرض ہے۔ خود مدافعتی مرض کا مطلب یہ ہے کہ جسم کا مدافعتی نظام اپنے ہی جسم کے بعض حصوں کے خلاف بر سرپیکار ہو کر خود کو نقصان پہنچانا شروع کر دیتا ہے۔

بارش میں بھیگنے، سردی لگنے، بادی اور سرد چیزیں زیادہ استعمال کرنے اور ریاح زیادہ ہونے سے یہ درد ہوتا ہے۔ ریاح جوڑوں میں جمع ہو جائے تو شدید درد ہوتا ہے۔ امراض خبیثہ کی وجہ سے بھی جوڑوں کا مدافعتی نظام خراب ہو جاتا ہے۔

علامات

۱۔ مرض شروع ہوتے وقت تھکن کا احساس زیادہ ہوتا ہے۔ جوڑوں میں ہلکا ہلکا درد ہوتا ہے۔ گھٹنے اور دوسرے جوڑ ٹھنڈے محسوس ہوتے ہیں۔ جوڑوں پر ورم آجاتا ہے۔

۲۔ اچانک پیر کے انگوٹھے کے جوڑ اور ہاتھوں کی انگلیوں میں شدید درد ہوتا ہے۔

مرض پرانا ہونے پر مریض کے ہاتھوں کی انگلیاں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں اور جوڑوں کی حرکت کم سے کم ہو جاتی ہے۔ ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کے جوڑوں کے علاوہ کلائی کے جوڑ کہنی کندھے کولہے گھٹنے ایڑھی کے جوڑ اور گردن کے جوڑ بھی متاثر ہو جاتے ہیں۔

جوڑوں میں درد کے ساتھ ساتھ سوجن اور دکھن ہوتی ہے۔ دبانے سے درد زیادہ ہوتا ہے اور جوڑوں کی حرکت میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ ہاضمہ خراب رہتا ہے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ سر میں شدید درد اور چکر آتے ہیں، تکلیف کی شدت سے رات کو نیند نہیں آتی۔ ہاتھ پیر کی انگلیوں میں سنسناہٹ ہوتی ہے اور انگلیاں کھنچی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔ کندھے دبانے سے ڈکاریں

آتی ہیں، کہنیوں کے اندرونی جوڑ پر ہلکا سا ورم آ جاتا ہے۔ دبانے سے میٹھا درد ہوتا ہے۔ زبان پر زردی مائل سفید تہہ جم جاتی ہے۔

علاج

۱۔ عنابی رنگ پانی صبح و شام کھانے کے بعد۔

۲۔ نارنجی رنگ پانی ناشتہ کے بعد۔

۳۔ سبز رنگ پانی رات کو سوتے وقت کھانا کھانے کے دو گھنٹے بعد۔

۴۔ گھٹنوں پنڈلیوں پر سبز شعاعوں کا تیل مالش کریں۔

۵۔ کہنی ہاتھ اور دوسرے جوڑوں پر سرخ شعاعوں کا تیل مالش کریں۔

۶۔ پیٹ پر پیلی شعاعوں کا تیل مالش کریں۔

۷۔ گردن اور کمر کے جوڑوں پر نیلی شعاعوں کا تیل مالش کریں۔

۸۔ درد اگر تر سرد چیزوں اور بادی کی وجہ سے ہو تو سرخ رنگ پانی صبح و شام دیں۔

۹۔ حبس ریاح کی صورت میں کندھوں پر زرد روشنی ڈالیں اور کندھوں کو دبائیں۔ کمر شانے اور پسلیوں کو دبانے سے اخراج ریاح ہوتا ہے جس کی وجہ سے درد کی شدت کم ہو کر درد ختم ہو جاتا ہے۔

نقرس

اسباب

یہ ایک ایسی بیماری ہے جس میں یورک ایسڈ (Uric Acid) کی زیادتی ہو جاتی ہے۔

۱۔ چوٹ لگنا

۲۔ سرجری

۳۔ شراب پینا

۴۔ انفیکشن

علامات

جوڑوں میں درد اور ورم ہوتا ہے۔ عام طور پر پہلے پیر کے انگوٹھے کے جوڑ میں درد اور ورم ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایڑی کے جوڑ گھٹنے کے جوڑ کلائی انگلیوں اور کہنی کے جوڑ متاثر ہو جاتے ہیں۔ نقرس یورک ایسڈ کی زیادتی سے ہوتا ہے اور گھٹیا میں یورک ایسڈ کا عمل دخل نہیں ہوتا۔

علاج

۱۔ سرخ رنگ پانی صبح و شام

۲۔ زرد رنگ پانی کھانے سے پہلے

۳۔ متاثرہ جوڑ پر نارنجی رنگ کی روشنی پندرہ منٹ تک ڈالیں

۴۔ نیلی شعاعوں کا تیل کمر کے جوڑ پر اور سبز شعاعوں کا تیل گھٹنوں ایڑی کلائی اور کہنی پر صبح و شام دائروں میں مالش کریں

بھوک نہ لگنا

اسباب

میٹھی اور چکنی چیزوں کے زیادہ استعمال سے صفرا بڑھ جاتا ہے جس کی وجہ سے بھوک اڑ جاتی ہے۔ بادی ثقیل اور دیر ہضم چیزیں کھانے سے بلغم کی زیادتی سے بھی بھوک نہیں لگتی۔ پیٹ میں کیڑے ہونے سے بھی بھوک ختم ہو جاتی ہے۔ پیٹ میں کیڑوں

کی موجودگی آنتوں اور معدہ کی حرکت کو غیر معتدل کر دیتی ہے۔ زیادہ دیر بیٹھے رہنے اور چہل قدمی نہ کرنے سے معدہ کی کارکردگی اور اعصابی نظام خراب ہو جاتا ہے۔ فرج میں رکھی ہوئی چیزیں خصوصاً گوشت صحت کو متاثر کرتا ہے۔ ٹمپریچر کم ہونے کی وجہ سے بظاہر فرج میں رکھی ہوئی چیزیں اچھی حالت میں نظر آتی ہیں لیکن ان کے اندر نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فرج سے نکال کر رکھی ہوئی چیزیں جلدی سڑ جاتی ہیں جب کہ تازہ گوشت دیر تک خراب نہیں ہوتا۔

علامات

بعض اوقات بغیر کسی سبب کے کھانا کھانے کو دل نہیں چاہتا۔ اگر یہ کیفیت بڑھ جائے تو جسم کمزور ہو جاتا ہے۔ طبیعت کسلمند اور جسم ٹوٹا ٹوٹا رہتا ہے تھکن محسوس ہوتی ہے، دل متلاتا ہے، کھانے کی خواہش اس حد تک کم ہو جاتی ہے کہ مریض کو زبردستی کھلانا پڑتا ہے۔

علاج

۱۔ زرد رنگ پانی صبح و شام

۲۔ نیلا رنگ پانی دوپہر و رات کھانے سے پہلے

۳۔ سبز رنگ پانی کھانے کے بعد

۴۔ سرخ رنگ پانی ناشتہ کے بعد

دل متلانے اور متلی کا بار بار احساس ہونے کی صورت میں

۱۔ فیروزی رنگ پانی صبح و شام

۲۔ سبز رنگ پانی کھانے سے پہلے

۳۔ زرد رنگ پانی کھانے کے بعد

موٹاپا

یہ ایک غذائی بیماری ہے جو عموماً دل کی بیماری یا جگر کی بیماری ذیابیطس اور بلڈ پریشر وغیرہ کا سبب بنتی ہے۔ موٹے لوگوں کی عمریں کم ہوتی ہیں۔

یہ مرض خون میں چربی کی مقدار بڑھنے سے ہوتا ہے۔ چربی کی مقدار بڑھنے کی وجوہات جینیاتی ماحولیاتی غذا میں بے اعتدالی کم چلنا پھرنا زیادہ بیٹھے رہنا اور ورزش نہ کرنا ہیں۔

علامات

مریض کے ظاہری حالات دیکھنے سے ہی بیماری کا پتہ چل جاتا ہے لیکن دیئے گئے پیمانے کے مطابق مریض کا معائنہ کرنا چاہئے۔

علاج

۱۔ سیاہ رنگ پانی صبح و شام

۲۔ سرخ رنگ پانی دوپہر و شام کھانے کے بعد

۳۔ سیاہ رنگ کی روشنی پیٹ پر پندرہ منٹ تک ڈالیں

۴۔ معدہ میں اگر زخم ہو تو اس علاج کے ساتھ ساتھ السر کا علاج بھی کریں

۵۔ چہل قدمی اور کھانوں میں اعتدال از حد ضروری ہے۔

دانت پیسنا

اسباب

آنتوں میں کیڑوں کی وجہ سے اور دیگر کئی وجوہات کی بنا پر یہ مرض لاحق ہوتا ہے۔

علامات

مریض کے منہ سے پانی بہتا ہے۔ نظام ہضم درست نہیں رہتا جمائیاں اور انگڑائیاں کثرت سے آتی ہیں۔ سوتے میں مریض گہری نیند میں دانت کڑکڑاتا اور پیستا ہے، رال بہتی ہے، آنکھیں بے رونق ہوتی ہیں، ناخن کا رنگ پھیکا ہو جاتا ہے، چہرہ پھیکا پھیکا لگتا ہے، کبھی پیٹ پھول کر ڈھول کی طرح ہو جاتا ہے۔

علاج

۱۔ زرد رنگ پانی صبح و شام

۲۔ نیلا رنگ پانی دونوں وقت کھانے سے پہلے

۳۔ چھاچھ کو صبح دس بجے سے دوپہر دو بجے تک سرخ شعاعوں میں رکھیں۔ اس کے بعد چوبیس گھنٹے اندھیرے میں رکھ کر مریض کو پلادیں۔

جسمانی کمزوری

جسمانی کمزوری عموماً کسی بیماری کی وجہ سے ہوتی ہے لیکن بعض اوقات تشخیص نہیں ہوتی۔ مریض کمزوری اور تھکاوٹ محسوس کرتا ہے اور جسم ٹوٹا ہوا محسوس ہوتا ہے۔

علاج

۱۔ نارنجی رنگ پانی صبح و شام

۲۔ سرخ رنگ پانی دوپہر کھانے کے بعد

۳۔ نیلا پانی رات کو سوتے وقت کھانا کھانے کے بعد دو گھنٹے کے بعد

بفا۔ بھوسی

مرغن غذائیں تلے ہوئے کھانے اور نمکین چیزوں کا زیادہ استعمال اس کے اسباب ہیں۔

علامات

بالوں میں سفید ذرات پیدا ہو جاتے ہیں۔ بفا کی وجہ سے طبیعت میں عجیب طرح کی جھنجھلاہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔

علاج

۱۔ نیلے رنگ کا پانی صبح و شام

۲۔ نارنجی رنگ پانی دوپہر کھانے کے بعد

۳۔ سبز رنگ پانی رات کھانے کے بعد

۴۔ چاند کی کرنوں سے تیار شدہ گلو سبز تیل سر میں لگانے سے خاطر خواہ فوائد سامنے آئے ہیں۔

لو لگنا

اسباب

موسم گرما میں گرمی کی شدت اور تیز گرم ہوا (لو) لگنے کا سبب بنتی ہے۔

علامات

سر میں درد ہوتا ہے پھر شدت کا بخار چڑھ جاتا ہے۔ پیاس شدید لگتی ہے اور پیشاب بار بار آتا ہے۔ سخت بے چینی ہوتی ہے، چہرہ اور آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں، دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے، جسم پسینہ سے شرابور ہو جاتا ہے اور مریض بے ہوش ہو جاتا ہے۔ نبض باریک چلتی ہے۔ کبھی ابکائیاں آتی ہیں اور کبھی سرسامی کیفیت ہو جاتی ہے۔

علاج

۱۔ آسمانی رنگ پانی صبح و شام

۲۔ سبز رنگ پانی کھانے کے بعد

۳۔ نارنجی رنگ پانی ناشتہ کے ایک گھنٹہ بعد

۴۔ مریض کو نیلے رنگ اور سبز رنگ روشنی میں پندرہ پندرہ منٹ لٹائیں

ٹائی فائیڈ

اسباب

یہ مرض ایک قسم کے بیکٹیریا سے پیدا ہوتا ہے۔

علامات

شروع شروع میں تھکن سر کا درد، کھانسی اور گلے کی سوزش ہوتی ہے۔ بخار بھی ہو جاتا ہے۔ بخار روزانہ تھوڑا تھوڑا زیادہ ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ ۷ یا ۸ دن بعد بڑھنا رک جاتا ہے۔ مریض کو دست یا قبض کی شکایت بھی ہو جاتی ہے۔ ٹائی فائیڈ بخار تقریباً مستقل رہتا ہے۔ کسی بھی وقت بخار ختم نہیں ہوتا۔ ٹائی فائیڈ کا بخار ملیریا بخار کی بہ نسبت کم ہوتا ہے۔ یعنی ٹائی فائیڈ بخار 100 ڈگری فارن ہائیٹ سے 102 ڈگری فارن ہائیٹ تک چلتا ہے۔ جبکہ ملیریا میں دورہ کے وقت بخار 103 ڈگری فارن ہائیٹ سے 105 ڈگری فارن ہائیٹ تک اوپر چلا جاتا ہے۔

علاج

۱۔ نیلا رنگ پانی صبح و شام کھانے سے پہلے

۲۔ فیروزی رنگ پانی صبح و رات

۳۔ زرد رنگ پانی دوپہر اور شام

۴۔ آسمانی رنگ روشنی پندرہ منٹ تک سر پر ڈالیں

ملیریا

اسباب

پلازموڈیم جراثیم خون میں داخل ہونے سے ملیریا ہو جاتا ہے۔ پلازموڈیم مچھر کے کاٹنے سے ہوتا ہے۔ اس مچھر کو Anopheles کہتے ہیں۔

علامات

ملیریا دورانیہ کی صورت میں ہوتا ہے۔ ہر مرتبہ دورہ کے وقت شدید سردی لگتی ہے اور کپکپاہٹ طاری ہو کر 105 ڈگری فارن ہائیٹ سے 106 ڈگری فارن ہائیٹ تک بخار ہو جاتا ہے۔ بخار چار سے آٹھ گھنٹے تک رہتا ہے۔ ملیریا کا بخار تیسرے یا چوتھے دن ہوتا ہے۔ درمیان کے دنوں میں بخار نہیں ہوتا۔

تھکن سر درد چکر آنا بھوک کی کمی متلی قے پیٹ کا درد جوڑوں اور عضلات کا درد اور خشک کھانسی کی شکایت بھی ہو سکتی ہے۔

علاج

۱۔ آسمانی رنگ پانی صبح دوپہر شام

۲۔ سبز رنگ پانی کھانے کے بعد

۳۔ مریض کو روزانہ آسمانی رنگ کی روشنی میں دس منٹ صبح اور سبز روشنی میں دس منٹ شام لٹائیں

ایڈز

ایڈزHIV(Human Immune Deficiency Virus) کی وجہ سے ہوتا ہے۔اس مرض میں جسم کے مدافعتی نظام میں شدید خلل واقع ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے مریض جلدی جلدی بیمار ہونے لگتا ہے۔

یہ وائرس خون کی منتقلی کے ذریعے ماں سے بچے میں اور غیر فطری جنسی تعلقات کے ذریعے ایک مریض سے دوسرے کو منتقل ہوتا ہے۔ایڈز وائرس منتقل ہونے کے بعد تقریباً دو سے دس سال میں ایڈز کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

علاج

۱۔ آسمانی رنگ پانی صبح و شام

۲۔ زرد رنگ پانی کھانے سے پہلے

۳۔ سبز رنگ پانی کھانے کے بعد

۴۔ عنابی رنگ پانی دوپہر و رات

۵۔ جامنی روشنی رات کو سونے سے پہلے بغلوں میں دس سے پندرہ منٹ تک ڈالیں

۶۔ 69 xانچ شیشہ پر گہرا سبز رنگ پینٹ کروا کر صبح و شام پندرہ پندرہ منٹ دیکھیں

۷۔ نیلی شعاعوں کا تیل گردن کے جوڑ پر اور بینگنی شعاعوں کا تیل ریڑھ کی ہڈی کے آخری جوڑ پر صبح و شام پانچ پانچ منٹ اینٹی کلاک وائز مالش کریں

۸۔ فیروزی شعاعوں کا تیل جنگھاسوں اور بغلوں میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے سے پانچ پانچ منٹ مالش کریں۔

قداوروزن کاچارٹ

وزن (کلوگرام) کپڑوں کے بغیر			قد (جوتوں کے بغیر)		
بہت موٹا	موٹا	نارمل وزن	کم وزن	انچ	فٹ
84	63	42-53	34	9	4
88	66	44-55	35	10	4
90	68	45-56	36	11	4
92	69	46-58	37	0	5
95	71	47-59	38	1	5
97	73	49-61	39	1	5
100	75	50-62	40	2	5
102	77	51-64	41	3	5
105	79	52-66	42	4	5
108	81	54-67	43	5	5
110	83	55-69	44	5	5
113	85	56-71	45	6	5
116	87	58-72	46	7	5
118	89	59-74	47	8	5
121	91	61-76	48	9	5
124	93	62-77.5	50	9	5

5	10	51	63-79	95	127
5	11	52	65-81	97	130
6	0	53	66-83	99	132
6	0	54	68-85	102	136
6	1	55	69-86	104	138
6	2	57	71-88	106	141
6	3	58	72-90	108	144
6	4	59	74-92	111	147

تجربات

ڈاکٹر فیاض حکیم

(M.B.B.S., M.D. (U.S.A

Diplomate American Board of Medicine

ڈاکٹر فیاض حکیم صاحب امریکہ کے شہر سپر نگ فیلڈ میں مقیم ہیں۔ ونگ میموریل ہسپتال اینڈ میڈ یکل سینٹر ز میں میڈ یکل اسپیشلسٹ کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب ایلو پیتھک میڈیسن کے ساتھ ساتھ رنگ وروشنی سے بھی علاج تجویز کرتے ہیں۔ کلو فنریو تھراپی سے مریضوں کا کامیاب علاج کر چکے ہیں۔

انہوں نے کلر تھراپی کو نسوانی امراض، مردانہ امراض، جوڑوں میں درد، کھانسی، بخار، دمہ، پیٹ کے جملہ امراض اور کمر درد وغیرہ میں بہت مفید پایا ہے۔

اینڈریو

عمر: ۳۵سال

مرض: فالج

تجویز کردہ علاج: نیلی شعاعوں کے تیل کی گردن کے جوڑ پر اور دونوں کولہوں کے درمیان ریڑھ کی ہڈی کے جوڑ پر صبح و شام مالش۔ متاثرہ جوڑوں پر سرخ شعاعوں کے تیل کی مالش۔ سرخ روشنی متاثرہ جوڑ پر صبح و شام ڈالی گئی۔ نیلا پانی۔

نتائج: ایک ماہ کے مسلسل علاج سے مریض کے اعضاء میں حرکت آگئی۔ علاج جاری رکھنے کی ہدایت کی گئی۔

رابرٹ کو

عمر: ۳۰سال

مرض: گٹھیا

تجویز کردہ علاج: نیلی شعاعوں کا تیل کولہوں کے درمیان کمر کے جوڑ پر صبح و شام مالش۔ نیلی روشنی صبح پندرہ منٹ تک۔ سبز روشنی شام پندرہ منٹ تک متاثرہ ٹانگ پر ڈالی گئی۔

نتائج: ۲،۳دن میں مرض کی شدت کم ہوگئی اور پندرہ دنوں میں مریض اللہ کے فضل سے صحت یاب ہوگیا۔

لارنس

عمر: ۳۵سال

مرض: جوڑوں کا درد

تجویز کردہ علاج: نارنجی شعاعوں کا تیل جوڑوں پر مالش کے لئے۔ نیلی روشنی متاثرہ جوڑوں پر صبح و شام دس دس منٹ ڈالی گئی۔

نتائج: ایک ماہ میں مریض کے جوڑوں کے درد میں کافی آرام آگیا۔

ڈوگلس

عمر: ۱۰ سال

مرض: اعضاء کی کمزوری

تجویز کردہ علاج: نیلی شعاعوں کا تیل گردن کے جوڑ پر اور کولہوں کے درمیان کمر کے جوڑ پر صبح و شام پانچ پانچ منٹ کے لئے مالش کی گئی۔ مریض کے جسم پر نارنجی روشنی صبح و شام پندرہ پندرہ منٹ تک ڈالی گئی۔

نتائج: ایک ماہ کے مسلسل علاج سے بچے کے اعضاء (Muscles) میں آہستہ آہستہ توانائی بحال ہو گئی۔ علاج جاری رکھنے کی ہدایت کی گئی۔

فریڈ بلم

عمر: ۴۰ سال

مرض: تھکن کمزوری

تجویز کردہ علاج: مریض کے سر پر نیلی روشنی روزانہ پندرہ منٹ تک ڈالی گئی۔ 9"\x 12"\ نیلا رنگ شیشہ صبح اور نارنجی رنگ شیشہ شام میں دیکھنے کی ہدایت کی گئی۔

نتائج: ۱۵ دنوں میں مریض نے اپنے اندر توانائی محسوس کی۔

ڈاکٹر شگفتہ فیروز

.B.Sc., M.B.B.S

(F.R.S.H. (London), M.C.P.S. (F.MED

ڈاکٹر صاحبہ فیملی فنریشن ہیں۔ پاکستان سوسائٹی آف فیملی فنریشن کی جوائنٹ سیکرٹری ہیں۔ لاہور میں رہائش پذیر ہیں۔ کلر اینڈ ریز تھراپی (Colour and Rays Therapy) پر تقریباً آٹھ سال سے کام کر رہی ہیں۔ ڈاکٹر صاحبہ نے دس مختلف بیماریوں کے ایک ہزار مریضوں کا ریکارڈ جمع کیا ہے۔ مریضوں کا جو ریکارڈ انہوں نے ترتیب دیا ہے ان میں خواتین مرد اور بچے شامل ہیں۔

پیشاب میں جلن

مریضوں کی تعداد: ۱۰۰

بیماری کی کل مدت: سات سے آٹھ دن

مرض کی شدت: درمیانی

تجویز کردہ علاج: نیلا اور سبز رنگ پانی

علاج کا دورانیہ: پانچ دن

نتائج: ۵۹ فیصد

ہائی بلڈ پریشر

مریضوں کی تعداد: ۱۰۰

بیماری کی کل مدت: ۴تا۵ سال

مرض کی شدت: درمیانی

تجویز کردہ علاج: سبز رنگ پانی

علاج کا دورانیہ: ۱۵تا۳۰دن

نتائج: ۴۵فیصد لوگوں کا بلڈ پریشر کنٹرول ہو گیا

لو بلڈ پریشر

مریضوں کی تعداد: ۱۰۰

بیماری کی کل مدت: ۲تا۳ماہ

مرض کی شدت: درمیانی

تجویز کردہ علاج: سرخ رنگ پانی

علاج کا دورانیہ: ۷تا۱۰دن

نتائج: ۵۸فیصد

السر

مریضوں کی تعداد: ۱۰۰

بیماری کی کل مدت: ۲تا۳ماہ

مرض کی شدت: درمیانی

تجویز کردہ علاج: سبز رنگ اور زرد رنگ پانی

علاج کا دورانیہ: ۲۵دن

نتائج: ۵۸فیصد

ایام میں کمی

مریضوں کی تعداد: ۱۰۰

بیماری کی کل مدت: ۲تا۳سال

مرض کی شدت: درمیانی

تجویز کردہ علاج: جامنی رنگ پانی جامنی تیل کی مالش کالہوں کے درمیان ریڑھ کی ہڈی کے جوڑ پر

علاج کا دورانیہ: ۱۰تا۱۵دن

نتائج: ۵۸فیصد

حمل کی الٹیاں

مریضوں کی تعداد: ۱۰۰

بیماری کی کل مدت: ۲تا۳ماہ

مرض کی شدت: شدید

تجویز کردہ علاج: نیلا رنگ پانی

علاج کا دورانیہ: ۷تا۸دن

نتائج: ۴۰فیصد

نمونیا

مریضوں کی تعداد: ۱۰۰

بیماری کی کل مدت: ۲تا۳دن

مرض کی شدت: شدید

تجویز کردہ علاج: نیلا اور نارنجی رنگ پانی

علاج کا دورانیہ: ۵تا۷دن

نتائج: ۴۱فیصد

دمہ

مریضوں کی تعداد: ۱۰۰

بیماری کی کل مدت: ۱۰تا۱۵دن

مرض کی شدت: شدید

تجویز کردہ علاج: نیلا اور نارنجی رنگ پانی

علاج کا دورانیہ: ۷تا۱۰دن

نتائج: ۵۵فیصد

بخار

مریضوں کی تعداد: ۱۰۰

بیماری کی کل مدت: ۲تا۳دن

مرض کی شدت: شدید

تجویز کردہ علاج: نیلا رنگ پانی

علاج کا دورانیہ: ۲تا۳دن

نتائج: ۶۰فیصد

جوڑوں کا درد

مریضوں کی تعداد: ۱۰۰

بیماری کی کل مدت: ۲تا۳ماہ

مرض کی شدت: درمیانی

تجویز کردہ علاج: نیلااور سرخ رنگ پانی سرخ تیل کی متاثرہ جوڑوں پر مالش

علاج کا دورانیہ: ۷تا۱۰دن

نتائج: ۶۱فیصد

نوٹ: مختلف بیماریوں مثلاً بخار، دمہ، نمونیہ، حمل کی الٹیاں، ہائی بلڈ پریشر وغیرہ میں کچھ ایسے کیسز بھی سامنے آئے جن میں ایلوپیتھک طریقہ علاج شامل کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے شفا دی۔

ڈاکٹر جاوید سمیع

(M.B.B.S., MD(P.G

اختر سلطانہ

عمر: ۳۰سال

مرض: مرگی

تجویز کردہ علاج: B-Aqua, G-Aquaنیلی شعاعوں کے تیل کی گردن کے جوڑ پر صبح و شام مالش۔ مریضہ کو صبح و شام9\"x 12\"فیروزی رنگ شیشہ دیکھنے کی ہدایت کی گئی۔

نتائج: مریضہ پہلے سےTegretol 200mg BD گولیاں لے رہی تھی لیکن اس کے باوجود مہینہ میں دو بار دورہ پڑتا تھا۔ رنگ و روشنی کا علاج شامل کرنے کے بعد مریضہ کے دوروں کے دورانیہ میں کمی آ گئی اور دو مہینے کے بعد دورے پڑنا بند ہو گئے۔

سلطان

عمر: ۵۰سال

مرض: فالج

تجویز کردہ علاج: نیلی شعاعوں کا تیل گردن اور کمر کے جوڑوں پر صبح و شام مالش، متاثرہ جوڑوں پر سرخ شعاعوں کے تیل کی مالش صبح و شام۔ متاثرہ حصوں پر سرخ روشنی صبح و شام ۲۰ منٹ تک ڈالی گئی۔

نتائج: ۲ماہ میں مریض کے اعضاء میں آہستہ آہستہ حرکت پیدا ہوئی۔

اللہ بخش

عمر: ۳۵سال

مرض: اداسی، کام کاج میں دل نہ لگنا

تجویز کردہ علاج: B-Aqua, O-Aqua 9\" x 12\" نیلا رنگ شیشہ دیکھنے کی ہدایت کی گئی۔

نتائج: ایک ماہ میں مریض اپنے کام کاج میں دوبارہ لگ گیا۔

شاہانہ

عمر: ۱۰سال

مرض: گرمی دانے

تجویز کردہ علاج: B-Aqua, G-Aqua

نتائج: ۴دنوں کے علاج سے مریض کی تکلیف میں کافی حد تک کمی آگئی

اکرم

عمر: ۱۵سال

مرض: کھانسی

تجویز کردہ علاج: B-Aqua, O-Aqua نارنجی اور نیلی شعاعوں کا تیل ہم وزن ملا کر سینہ اور کمر پر پھیپھڑوں کی جگہ صبح وشام مالش

نتائج: ۱۰دنوں میں مریض اللہ کے فضل و کرم سے صحت یاب ہو گیا

احسن

عمر: ۳۰سال

مرض: دست

تجویز کردہ علاج: Y-Aqua مرہم زرد کی مالش کرائی گئی۔

نتائج: ۵دنوں میں مریض اپنے آپ کو بہت بہتر محسوس کرنے لگا اور ایک ہفتہ بعد صحت یاب ہو گیا۔

ثناءاللہ

عمر: ۳۰سال

مرض: گلے کا ورم

تجویز کردہ علاج: B-Aqua نیلے پانی کے غرارے دن میں تین بار

نتائج: ایک ہفتہ کے علاج اور پرہیز سے مریض صحت یاب ہو گیا۔

عمرانہ

عمر: ۳۵سال

مرض: تھکن، پریشانی اور موت کا خوف

تجویز کردہ علاج: B-Aqua, O-Aqua 9 x 12 انچ فیروزی رنگ شیشہ صبح و شام دیکھنے کی ہدایت کی گئی۔

نتائج: ایک ماہ کے مسلسل علاج سے مریض میں زندہ رہنے کا حوصلہ بحال ہو گیا۔

ڈاکٹر ناہید جاوید

.M.B.B.S., R.M.P

ناہید

عمر: ۲۵سال

مرض: لیکوریا

تجویز کردہ علاج: B-Rays Water, G-Rays Water نیلی شعاعوں کے تیل کی مالش کمر کے آخری جوڑوں پر۔

نتائج: ایک ماہ کے مسلسل علاج سے مرض کی شدت میں اطمینان بخش افاقہ ہوا۔

رعنا خان

عمر: ۳۰سال

مرض: تھکن

تجویز کردہ علاج: B-Rays Water, O-Rays Water

نتائج: ۱۵دن کے علاج سے مریض کی توانائی بحال ہو گئی۔

عالیہ ناز

عمر: ۳۳سال

مرض: ایام کی زیادتی

تجویز کردہ علاج: G-Rays Water سبز شعاعوں کے تیل کی مالش کمر کے آخری جوڑوں پر صبح و

شام پیٹ پر ناف کے اطراف میں جامنی شعاعوں کے تیل کی مالش

نتائج: ۱۰ دنوں میں مریضہ کی علامات و شکایات میں کافی حد تک افاقہ ہوا

صنوبر

عمر: ۱۴ سال

مرض: نفخ و قراقر

تجویز کردہ علاج: Y-Rays Water, O-Rays Water

نتائج: ۵ دنوں کے علاج سے مریضہ صحت یاب ہو گئی

تبسم

عمر: ۲۶ سال

مرض: گلے کا ورم

تجویز کردہ علاج: B-Rays Water نیلے رنگ پانی کے غرارے دن میں تین بار

نتائج: ۷ دنوں میں مریضہ ٹھیک ہو گئی

احمد

عمر: ۷ سال

مرض: کھانسی

تجویز کردہ علاج: B-Rays Water, O-Rays Water سینہ پر نارنجی اور سبز شعاعوں کے

تیل کی مالش صبح و شام

نتائج: ۱۰ دنوں کے مسلسل علاج سے مریض کو شفا نصیب ہوئی۔

انجم

عمر: ۱۰ سال

مرض: نزلہ و زکام

تجویز کردہ علاج: B-Rays Water مریض کے سر پر نیلی روشنی روزانہ صبح و شام ڈالی گئی

نتائج: ۵ دنوں میں مرض ختم ہو گیا

فوزیہ

عمر: ۱۵ سال

مرض: پیٹ میں درد

تجویز کردہ علاج: G-Rays Water, Y-Rays Water ناف کے اطراف میں مرہم زرد

کی مالش صبح و شام پانچ پانچ منٹ

نتائج: مریضہ صحت یاب ہو گئی

عزیز

عمر: ۳۰سال

مرض: جوڑوں کا درد

تجویز کردہ علاج: O-Rays Water, R-Rays Water

B-Rays Water سرخ اور نارنجی شعاعوں کے تیل کی مالش صبح وشام

نتائج: مسلسل علاج سے مریض کو بہت فرق پڑا لیکن بیماری ختم نہیں ہوئی

ڈاکٹر میاں مختار الحق

M.B.B.S

(FCPS-1 (Psychiatry

بینا اکرم روئیداد

عمر: ۱۶، ۳۰اور ۳۵سال

مرض: وقفہ وقفہ سے جنون کے دورے پڑتے ہیں

تجویز کردہ علاج: نیلا پانی، سبز پانی سر میں نیلی شعاعوں کے تیل (یہ تیل تلوں کے تیل میں شعاعیں جذب کر کے تیار کیا جاتا ہے) کی مالش کرائی گئی

نتائج: ۱۵دنوں میں مریضہ کی حالت ۴۰ فیصد کنٹرول ہو گئی۔ علاج جاری رکھنے کی ہدایت

کی گئی۔ایک ماہ میں مریضوں کی حالت ۶۰ فیصد بہتر ہو گئی۔علاج چھوڑنے کے بعد بینا کو تکلیف دوبارہ شروع ہو گئی۔

محمد اظہر

عمر: ۲۲سال

مرض: کچھ عرصہ سے پیٹ میں نفخ وقراقر کی تکلیف تھی

تجویز کردہ علاج: زرد پانی

نتائج: ۲دن کے علاج سے تکلیف ختم ہو گئی

خالد میمن

عمر: ۲۸سال

مرض: پیشاب میں جلن

تجویز کردہ علاج: نیلا پانی سبز پانی

نتائج: مریض ٹھیک ہو گیا

وقار الحق

عمر: ۲۵سال

مرض: گلے کا ورم

تجویز کردہ علاج: نیلا پانی اور نیلے رنگ پانی کے غرارے

نتائج: مریض ٹھیک ہو گیا

عرفان احمد

عمر: ۳۰سال

مرض: پیچش

تجویز کردہ علاج: نیلا پانی، زرد پانی

نتائج: پیچش سے نجات مل گئی

اکرام شہابی

عمر: ۴۵سال

مرض: پیروں میں ورم

تجویز کردہ علاج: نیلا پانی، نارنجی پانی

نتائج: اللہ تعالیٰ نے شفا دی لیکن علاج پورا نہ کرنے سے مرض دوبارہ عود کر آیا

محمود الحق

عمر: ۱۸سال

مرض: ناف ٹلنا، پیٹ کی خرابی

تجویز کردہ علاج: نیلا پانی زرد پانی مرہم زرد ناف کے چاروں طرف پیٹ پر نہار منہ مالش کرائی گئی

نتائج: الحمدللہ مرض باقی نہ رہا

ممتاز بی بی

عمر: ۵۰سال

مرض: جوڑوں میں درد

تجویز کردہ علاج: نیلا پانی نارنجی پانی سرخ پانی

نتائج: ۷۰ فیصد فائدہ ہوا

سائرہ بخاری

عمر: ۱۷سال

مرض: تکرار خیال، تکرار عمل

تجویز کردہ علاج: نیلا پانی سبز پانی مریضہ کو9\"12 x\" نیلے شیشے کو دیکھنے کی ہدایت کی گئی

نتائج: اللہ شافی۔اللہ کافی۔ مریضہ اب صحت یاب ہے۔

اشرف، سلطان احمد، قمر جہاں

عمر: ۴۰، ۴۵ اور ۳۵ سال

مرض: چمبل سورایسس

تجویز کردہ علاج: سبز پانی نیلا پانی

نتائج: ایک ماہ ۲۰ دن کے مسلسل علاج سے سورایسس ختم ہو گیا

فوزیہ انجم

عمر: ۲۵ سال

مرض: لیکوریا

تجویز کردہ علاج: سبز پانی جامنی پانی جامنی تیل کی کمر کے جوڑ پر مالش کرائی گئی

نتائج: ۷۵ فیصد

عمران خان، عروج

عمر: ۲۶ اور ۲۲ سال

مرض: شیزوفرینیا

تجویز کردہ علاج: نیلا پانی سبز پانی اور نج پانی نیلی شعاعوں سے تیار کردہ تیل (تلوں کے تیل) کی سر پر اور گردن کے جوڑ پر مالش کرائی گئی۔ 9"\12" x\" نیلے رنگ کا شیشہ

نتائج: ۲ ماہ کے مسلسل علاج سے ۴۵ فیصد افاقہ ہوا۔ علاج جاری رکھنے کی ہدایت کی گئی۔

انیسہ

عمر: ۲۰ سال

مرض: بے خوابی

تجویز کردہ علاج: سبز پانی نیلا پانی

نتائج: ۹۰ فیصد افاقہ

عبدالقادر، نظیر شاہ

عمر: ۲۵ اور ۳۵ سال

مرض: یرقان

عبدالقادر: Bilirubin = 4mg/dl

نظیر شاہ: Bilirubin = 6mg/dl

تجویز کردہ علاج: سبز اور نیلا پانی، مکمل آرام

نتائج: ۱۵ دن کے علاج سے عبدالقادر کا Bilirubin لیول 2.1mg/dl اور نظیر شاہ کا Bilirubin لیول 3mg/dl ہو گیا۔ دونوں مریضوں کے علاج میں ۵۰ فیصد افاقہ ہوا۔

ڈاکٹر مظفرالدین

M.B.B.S

(MD FCPS-1 (Surgery

جاوید احمد

عمر: ۱۸سال

مرض: منہ میں چھالے

تجویز کردہ علاج: نیلا پانی، زرد پانی

نتائج: ۸دنوں میں مریض صحت یاب ہوگیا

عمران

عمر: ۲۲سال

مرض: گلے کا ورم

تجویز کردہ علاج: نیلا پانی اور نیلے رنگ پانی کے غرارے دن میں تین بار

نتائج: سات دنوں کے علاج سے ورم میں افاقہ ہوا

جیکولین

عمر: ۳۵سال

مرض: معدہ کا زخم

تجویز کردہ علاج: نیلا پانی، سبز پانی

نتائج: ایک ماہ میں مریضہ ٹھیک ہوگئی

محمد ندیم

عمر: ۳۵سال

مرض: جوڑوں کا درد

تجویز کردہ علاج: زرد اور نج اور سرخ پانی سرخ شعاعوں کے تیل کی مالش جوڑوں پر صبح وشام

نتائج: ۱۵دنوں میں مریض کی حالت کافی حد تک ٹھیک ہوگئی

عدنان

عمر: ۳۰سال

مرض: دست

تجویز کردہ علاج: زرد پانی

نتائج: ۴دنوں میں مریض صحت یاب ہوگیا

حیدر الملک

عمر: ۱۵سال

مرض: نزلہ زکام

تجویز کردہ علاج: نیلا پانی، نیلی روشنی سر پر روزانہ صبح و شام ۲۰ منٹ تک ڈالی گئی

نتائج: ۴دنوں میں مرض ختم ہو گیا

خالد

عمر: ۲۵سال

مرض: اختلاج قلب

تجویز کردہ علاج: نیلا پانی، سبز پانی اور اورنج پانی

نتائج: مریض کو ۶۰ فیصد آرام ملا

امجد خان

عمر: ۴۰سال

مرض: لو بلڈ پریشر

تجویز کردہ علاج: اورنج پانی اور سرخ پانی

نتائج: دس دن علاج کے بعد فائدہ ہوا

ارشاد علی

عمر: ۳۰سال

مرض: جریان

تجویز کردہ علاج: سبز پانی، نیلا پانی نیلی شعاعوں کے تیل کی مالش کمر کے نچلے جوڑوں پر

نتائج: ۱۵دنوں کے علاج سے مریض یاب ہوگیا

جاوید اختر

عمر: ۲۵سال

مرض: سرعت انزال

تجویز کردہ علاج: نیلا پانی، سبز پانی نیلی شعاعوں کے تیل کی مالش کمر کے آخری جوڑوں پر صبح وشام

نتائج: ایک ماہ کے علاج سے مریض شفایاب ہوگیا

ڈاکٹر عبدالغفور

M.B.B.S. (KMC) Peshawar

آپ پوسٹ گریجویٹ لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ ایلوپیتھک طریقہ علاج کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر صاحب نے کلر تھراپی کے اصول پر علاج شروع کیا تو مریضوں کی تعداد بڑھ گئی۔ آپ کا مرتب کردہ ریکارڈ یہ ہے:

امتیاز خان' ماجد علی شاہ

عمر: ۴۰ سال اور ۴۵ سال

مرض: فالج

تجویز کردہ علاج: نیلا رنگ پانی، نارنجی رنگ پانی، سرخ رنگ پانی۔ سرخ شعاعوں کے تیل کی مالش متاثرہ جگہ پر کرائی گئی

نتائج: ۲ ماہ کے مسلسل علاج سے دونوں مریضوں کے اعضاء حرکت کرنے لگے

شاہد' خالد

عمر: ۳۰ سال اور ۲۰ سال

مرض: اسہال

تجویز کردہ علاج: زرد رنگ پانی، سبز رنگ پانی

نتائج: ۳ دنوں میں مریض اللہ کے کرم سے ٹھیک ہو گئے

بشیر احمد

عمر: ۴۰سال

مرض: کھانسی، بخار

تجویز کردہ علاج: نیلا رنگ پانی، نارنجی رنگ پانی، سبز رنگ پانی

نتائج: ۷دنوں کے علاج سے مریض ٹھیک ہو گیا

امجد خان

عمر: ۱۸سال

مرض: دماغی تھکن

تجویز کردہ علاج: نیلا رنگ پانی، نارنجی رنگ پانی

نتائج: ۴دنوں میں دماغی تھکن دور ہو گئی

ثناءاللہ خان

عمر: ۲۵سال

مرض: پیشاب میں جلن

تجویز کردہ علاج: نیلا رنگ پانی، سبز رنگ پانی

نتائج: ۴دنوں کے علاج سے شفا ہوئی

ساجدہ بی بی، حمیدہ جبین، بشریٰ ناز

عمر: ۲۵، ۳۰ اور ۳۵ سال

مرض: ایام کی زیادتی

تجویز کردہ علاج: نیلی شعاعوں کے تیل کی کمر کے جوڑ پر مالش کرائی گئی۔ نیلا رنگ پانی سبز رنگ پانی

نتائج: مریضوں کو صحت یاب ہونے میں آٹھ دن لگے

شاہد درانی، اسلم پرویز

عمر: ۲۹ اور ۳۰ سال

مرض: جسمانی کمزوری

تجویز کردہ علاج: نارنجی رنگ پانی، سرخ رنگ پانی

نتائج: ۱۰ دنوں تک علاج کیا گیا۔ مریض نے اپنے اندر توانائی محسوس کی

ڈاکٹر عامر فیاض

.M.B.B.S., R.M.P

فاروق

عمر: ۳۲سال

مرض: اختلاج قلب

تجویز کردہ علاج: نیلا پانی، سبز پانی

نتائج: ۱۰دنوں کے مسلسل علاج سے مریض صحت یاب ہوگیا

رضا احمد

عمر: ۳۲سال

مرض: بے چینی، تھکن

تجویز کردہ علاج: سبز نیلا اور اورنج پانی 9\"x 12\" فیروزی رنگ شیشہ

نتائج: ۱۵دنوں بعد مریض کی شکایات میں کمی آگئی

ستار

عمر: ۲۹سال

مرض: پیشاب میں جلن

تجویز کردہ علاج: سبز پانی

نتائج: مریض صحت یاب ہوگیا

جبار

عمر: ۳۵سال

مرض: کمر کادرد

تجویز کردہ علاج: سبز پانی، نیلی شعاعوں کا تیل، کولہوں کے درمیان ریڑھ کی ہڈی کے جوڑ پر صبح و شام مالش

نتائج: مسلسل علاج سے مریض کے درد میں کافی حد تک کمی آگئی

فضل ستار

عمر: ۲۰سال

مرض: جریان

تجویز کردہ علاج: نیلا پانی، سبز پانی نیلی شعاعوں کے تیل کی کمر کے آخری جوڑ پر مالش

نتائج: مریض صحب یاب ہو گیا

افشاں

عمر: ۳۵سال

مرض: لیکوریا

تجویز کردہ علاج: سبز پانی نیلی شعاعوں کے تیل کی کمر کے آخری جوڑ پر مالش صبح و شام

نتائج: ایک ماہ میں مریضہ کو اللہ تعالٰی نے شفا دی

سردار عالم

عمر: ۴۰سال

مرض: یرقان

تجویز کردہ علاج: نیلا پانی، سبز پانی مسلسل آرام

نتائج: ۱۰دنوں میں مرض کی شدت میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کافی کمی آ گئی۔

مریض کو علاج جاری رکھنے کی تاکید کی گئی

جاوید جبار

عمر: ۳۷سال

مرض: اداسی

تجویز کردہ علاج: نیلا پانی اورنج پانی9\"12 x\"" گہرا نیلا رنگ شیشہ

نتائج: ۱۵دنوں میں مریض کے خیالات میں مثبت تبدیلی آئی

حکیم وقار یوسف

(فاضل الطب الجراحت)

پاکستان اور بیرونی ممالک میں مشہور و معروف عظیمی دواخانہ کراچی میں پندرہ سال سے مطب کر رہے ہیں۔ مطب میں مریضوں کا ہجوم رہتا ہے۔

حکیم وقار یوسف نے دس مختلف بیماریوں کے ایک ہزار مریضوں کا ریکارڈ مرتب کیا ہے۔ان میں مرد حضرات، خواتین اور بچے سب شامل ہیں۔ رنگ وروشنی سے علاج کے طریقہ پر شفایابی کا تناسب مندرجہ ذیل ہے۔

اختلاج قلب

مریضوں کی تعداد: ۱۰۰

بیماری کی کل مدت: ۳۰،۳۵ دن

مرض کی شدت: درمیانی

تجویز کردہ علاج: نیلا پانی، سبز پانی

علاج کا دورانیہ: پندرہ دن

نتائج: ۵۰ فیصد

معدے میں تیزابیت

مریضوں کی تعداد: ۱۰۰

بیماری کی کل مدت: دوماہ

مرض کی شدت: درمیانی

تجویز کردہ علاج: سبز پانی، زرد پانی

علاج کا دورانیہ: بیس دن

نتائج: ۶۰ فیصد

ڈپریشن

مریضوں کی تعداد: ۱۰۰

بیماری کی کل مدت: ۳ماہ

مرض کی شدت: درمیانی

تجویز کردہ علاج: نیلا رنگ پانی، نارنجی رنگ پانی

علاج کا دورانیہ: پندرہ دن

نتائج: ۶۱ فیصد

ایام میں درد ہونا

مریضوں کی تعداد: ۱۰۰

بیماری کی کل مدت: ۲ماہ

مرض کی شدت: درمیانی

تجویز کردہ علاج: نیلی شعاعوں کا تیل کمر کے جوڑ پر مالش کرایا گیا۔ نیلا پانی سبز پانی

نتائج: ۵۶ فیصد

کمزوری اور تھکن

مریضوں کی تعداد: ۱۰۰

بیماری کی کل مدت: ایک ماہ

مرض کی شدت: درمیانی

تجویز کردہ علاج: نارنجی رنگ پانی، سرخ رنگ پانی

نتائج: ۶۲ فیصد

دمہ

مریضوں کی تعداد: ۱۰۰

بیماری کی کل مدت: ۴ سے ۵ ماہ

مرض کی شدت: درمیانی

تجویز کردہ علاج: نیلا رنگ پانی، نارنجی رنگ پانی

نتائج: ۵۵ فیصد

غصہ۔بے چینی

مریضوں کی تعداد: ۱۰۰

بیماری کی کل مدت: ۳سے ۴ماہ

مرض کی شدت: کبھی درمیانی کبھی شدید

تجویز کردہ علاج: آسمانی رنگ پانی، سبز رنگ پانی

نتائج: ۱۸فیصد

احساس کمتری

مریضوں کی تعداد: ۱۰۰

بیماری کی کل مدت: ایک سال

مرض کی شدت: کبھی درمیانی، کبھی شدید

تجویز کردہ علاج: نیلا رنگ پانی، نارنجی رنگ پانی

نتائج: ۱۵فیصد

جوڑوں کا درد

مریضوں کی تعداد: ۱۰۰

بیماری کی کل مدت: ۵ سے ۶ ماہ

مرض کی شدت: کبھی درمیانی، کبھی شدید

تجویز کردہ علاج: نیلا رنگ پانی، نارنجی رنگ پانی

نتائج: ۶۰ فیصد

نوٹ: بخار، دمہ اور اختلاج قلب کے بعض مریضوں کو اس وقت فائدہ ہوا جب رنگ و روشنی کے علاج کے ساتھ ساتھ یونانی طب سے بھی استفادہ کیا گیا۔ غصہ اور بے چینی کے مریضوں میں کوئی قابل تذکرہ کامیابی نہیں ہوئی۔ مریضوں نے علاج تو کیا مگر اپنی طبیعت میں تبدیلی کے لئے کوشش نہیں کی۔ احساس کمتری کے مریض علاج سے خوش ہیں مگر میں نتائج سے مطمئن نہیں ہوں۔

حکیم قاضی مقصود احمد

فاضل الطب والجراحت

آپ راولپنڈی میں مطب کرتے ہیں۔

امجد خان

عمر: ۳۵ سال

مرض: ۱۰ سال سے نزلہ وزکام کا مرض تھا

تجویز کردہ علاج: نیلا رنگ پانی

نتائج: ۷دن کے مسلسل علاج سے مرض ختم ہو گیا

محمد بشیر

عمر: ۳۰سال

مرض: ورکشاپ میں ریڈی ایٹر کا کھولتا ہوا پانی چہرہ پر پڑنے کی وجہ سے مریض کا چہرہ جھلس گیا تھا

تجویز کردہ علاج: نیلا رنگ پانی صاف روئی سے چہرہ پر متاثرہ جگہوں پر لگایا گیا

نتائج: دو دن کے عمل سے مریض الحمد اللہ بالکل صحت مند ہو گیا

مقصود احمد

عمر: ۲۲سال

مرض: جنون اور پاگل پن کے دورے

تجویز کردہ علاج: نیلا رنگ پانی۔ نیلا تیل (تلوں کے تیل میں شعاعیں جذب کر کے) سر پر مالش کے لئے دیا گیا

نتائج: ۱۵دن کے علاج سے ۴۰فیصد افاقہ ہوا

انیس بیگم

عمر: ۴۵سال

مرض: ڈپریشن، بے خوابی

تجویز کردہ علاج: نیلا رنگ پانی

نتائج: ۲۰دن کے مسلسل علاج سے مریضہ کو ۶۰فیصد افاقہ ہوا

شمائلہ

عمر: ڈیڑھ سال

مرض: بچی کا نچلا دھڑ گرم پانی کا دیگچہ الٹنے سے مکمل جل گیا تھا

تجویز کردہ علاج: نیلا رنگ پانی صاف روئی سے متاثرہ جگھوں پر لگایا گیا

نتائج: کوئی چھالہ پڑا اور نہ ہی زخم میں جلن رہی

فرخندہ اشرف

عمر: ۴۰سال

مرض: مریضہ کو بھڑ نے کاٹ لیا

تجویز کردہ علاج: نیلا رنگ پانی متاثرہ جگہ پر لگایا گیا۔ نیلا رنگ پانی صبح و شام پلایا گیا

نتائج: درد اور سوجن میں فوری افاقہ ہو گیا

محمد بشیر

عمر: ۲۵سال

مرض: بادی بواسیر

تجویز کردہ علاج: زرد رنگ پانی

نتائج: مریض بفضل خدا مکمل تندرست ہے

والدہ ندیم قدوائی

عمر: ۵۵سال

مرض: شوگر

تجویز کردہ علاج: زرد رنگ پانی۔پرپل رنگ پانی

نتائج: ۲۰دنوں میں شوگر کنٹرول ہو گئی

مصطفٰی شاہ

عمر: ۵۵سال

مرض: گردوں میں انفیکشن

تجویز کردہ علاج: نیلے اور سبز رنگ کا پانی

نتائج: ۷ دنوں کے علاج سے نہایت عمدہ نتائج مرتب ہوئے

عثمان علی

عمر: ۵۰ سال

مرض: ہائی بلڈ پریشر

تجویز کردہ علاج: سبز رنگ پانی

نتائج: ۱۰ دن کے علاج سے فائدہ ہوا

فرخ ریاض

عمر: ۲۰ سال

مرض: کھانسی

تجویز کردہ علاج: نارنجی رنگ پانی۔ سینہ پر مالش کے لئے نارنجی شعاعوں کا تیل تجویز کیا گیا

نتائج: ۷ دن کے علاج سے مریض کو ۵۵ فیصد افاقہ ہوا

بلقیس بیگم

عمر: ۵۵ سال

مرض: اعصابی کمزوری، شوگر

تجویز کردہ علاج: نیلا اور زرد رنگ پانی

نتائج: ۱۰ دن کے علاج سے مریضہ کو کافی افاقہ ہوا

منیر احمد

عمر: ۳۰ سال

مرض: اولاد پیدا کرنے والے جرثومے کم تھے

تجویز کردہ علاج: جامنی رنگ پانی۔ جامنی تیل کی مالش کولہوں کے درمیان ریڑھ کی ہڈی کے جوڑ پر کروائی گئی

نتائج: ایک ماہ کے مسلسل علاج سے مریض کی رپورٹ میں جرثوموں کی تعداد بڑھ گئی

کلثوم

عمر: ۲۲ سال

مرض: ایام کا کم آنا اور تکلیف سے آنا

تجویز کردہ علاج: جامنی رنگ پانی

نتائج: کوئی قابل تذکرہ فائدہ نہیں ہوا

حکیم محمد ذوالفقار کھوکھر

فاضل الطب والجراحت

آپ فیصل آباد میں مقیم ہیں۔ عرصہ دراز سے مریضوں کا علاج رنگ وروشنی کے اصول پر کر رہے ہیں۔

محمد سعید

عمر: ۲۶ سال

مرض: مریض پچھلے ۶ ماہ سے شدید پریشانی (Tention) کا شکار تھا۔ اسے ہر وقت تھکاوٹ کا احساس رہتا تھا۔ کام میں دل نہیں لگتا تھا اور رات کو نیند آور گولیاں استعمال کرنے کا عادی تھا۔

تجویز کردہ علاج: نیلا رنگ پانی

نتائج: ایک ہفتہ کے علاج سے مریض کو ٹینشن سے نجات مل گئی

محمد اکرم

عمر: ۳۰ سال

مرض: مریض کے سر میں دانے تھے اور ہر وقت خارش ہوتی تھی۔ مریض سر منڈوا کر رکھتا تھا

تجویز کردہ علاج: سبز رنگ پانی

نتائج: ایک ہفتہ کے مسلسل علاج سے خارش اور دانے نکلنا ختم ہو گئے

بانو

عمر:　۳۰سال

مرض:　مریضہ بے حد پریشانی(Tension)اور رحم میں تکلیف سے بے حال تھی۔ مریضہ کو زیر ناف بہت تکلیف تھی

تجویز کردہ علاج:　جامنی تیل زیر ناف اور کولہوں کے درمیان ریڑھ کی ہڈی کے جوڑ پر صبح وشام

مالش کروائی گئی۔ پینے کے لئے نیلی شعاعوں کا پانی دیا گیا

نتائج:　ایک ماہ کے بعد مریضہ ٹھیک ہو گئی

فرید احمد

عمر:　۴۵

مرض:　دل کی دھڑکن بہت تیز ہوتی تھی اور گرمیوں میں جلد پر سیاہ نشان پڑ جاتے تھے

تجویز کردہ علاج:　۱۵دن تک سبز رنگ پانی پینے کو دیا گیا

نتائج:　ایک ہفتہ میں حیرت انگیز نتائج سامنے آئے۔ دل کی دھڑکن صحیح ہو گئی اور نشان بھی کافی حد تک ختم ہو گئے۔

زبیدہ بیگم

عمر:　۲۶سال

مرض:　یہ خالصتاً نفسیاتی کیس تھا۔ مریضہ کو ہسٹیریا(Hysteria)کے دورے پڑتے تھے

تجویز کردہ علاج: نیلا پانی پینے کے لئے تجویز کیا گیا اور نیلے رنگ کی روشنی مریضہ کے سر پر پندرہ منٹ تک روزانہ ڈالی گئی

نتائج: ایک ماہ کے مسلسل علاج سے ہسٹیریا ختم ہو گیا

حکیم سلام عارف

فاضل الطب والجراحت

افتخار

عمر: ۳۵سال

مرض: غشی

تجویز کردہ علاج: نیلا پانی، سبز پانی، سرخ پانی

نتائج: مریض کی حالت سنبھل گئی

امانت محسن

عمر: ۳۵سال

مرض: ڈپریشن

تجویز کردہ علاج: اورنج پانی، نیلا پانی، زرد پانی9\"x 12\" رنگ شیشہ

نتائج: ۲۰دنوں میں مریض کی حالت کافی بہتر ہوگئی

محمد اکمل

عمر: ۲۵سال

مرض: سرعت انزال

تجویز کردہ علاج: زرد پانی، سبز پانی، نیلا پانی، پرپل شعاعوں کا تیل کولہوں کے درمیان ریڑھ کی ہڈی کے جوڑ پر مالش

نتائج: ۲۲دنوں کے مسلسل علاج سے مریض صحت یاب ہوگیا

ندیم

عمر: ۲۵سال

مرض: بدخوابی

تجویز کردہ علاج: زرد پانی، آسمانی پانی، سبز پانی

نتائج: ۱۰دنوں میں مریض کو بدخوابی سے نجات مل گئی

عذرا

عمر: ۳۰سال

مرض: معدہ میں زخم

تجویز کردہ علاج: زرد پانی، نیلا پانی، سبز پانی

صبح نہار منہ پیٹ پر مرہم زرد کی مالش

نتائج: ایک ماہ کے مسلسل علاج سے مرض کی شدت کم ہو گئی

انضمام

عمر: ۱۰سال

مرض: دست

تجویز کردہ علاج: زرد پانی، زرد شعاعوں کے تیل کی پیٹ پر مالش۔ دودھ میں زرد روشنی دو گھنٹے تک جذب کر کے پلایا گیا

نتائج: مریض ایک ہفتہ میں صحت یاب ہو گیا

جہان زیب

عمر: ۲۰سال

مرض: منہ میں چھالے

تجویز کردہ علاج: زرد پانی، آسمانی پانی، سبز رنگ پانی کی کلی اور غرارے دن میں تین بار

نتائج: ۸دنوں میں مریض صحت یاب ہوگیا

شہزاد

عمر: ۳۵سال

مرض: لوبلڈپریشر

تجویز کردہ علاج: سرخ پانی اورنج پانی، گلابی رنگ شیشہ

نتائج: ۱۵دنوں میں مریض کواللہ تعالیٰ نے شفادی

آفاق

عمر: ۲۵سال

مرض: ہاضمہ کی خرابی، قبض

تجویز کردہ علاج: زرد پانی، سبز پانی، زرد شعاعوں کا تیل صبح نہار منہ اور رات کو سونے سے پہلے کھانا کھانے کے ڈھائی گھنٹے بعد ناف کے چاروں طرف مالش

نتائج: ۱۵دنوں کے مسلسل علاج سے مریض کواللہ تعالیٰ نے صحت دی

ریاض احمد

عمر: ۱۰سال

مرض: چڑچڑاپن، غصہ

تجویز کردہ علاج: نیلا پانی، سبز پانی، سائیکو تھراپی

نتائج: مریض کے مزاج میں مثبت تبدیلی آگئی

جمال

عمر: ۳۳سال

مرض: تھکن، کمزوری اور کام کاج میں دل نہ لگنا

تجویز کردہ علاج: اورنج پانی، نیلا پانی، زرد پانی

نتائج: مریض نے دوبارہ اپنا کام شروع کر دیا اور اپنے اندر انرجی محسوس کرنے لگا

عرفان

عمر: ۳۵سال

مرض: یرقان

تجویز کردہ علاج: آسمانی پانی، سبز پانی9\"12 x\"فیروزی رنگ شیشہ اور مسلسل آرام

نتائج: ۱۵دنوں میں مرض کی شدت میں کمی آگئی۔ مریض کو علاج جاری رکھنے کی ہدایت کی گئی

حکیم نور عجم

فاضل الطب والجراحت

عظمیٰ

عمر: ۳۰سال

مرض: شدید پریشانی

تجویز کردہ علاج: نیلا پانی سبز پانی

9\"x 12\"فیروزی رنگ شیشہ

نتائج: ۱۵دنوں میں مرض کی شدت میں کمی آگئی۔علاج جاری رکھنے کی ہدایت کی گئی

محمد سعید

عمر: ۳۰سال

مرض: پیشاب میں جلن

تجویز کردہ علاج: سبز پانی۔ناف کے نیچے سبز شعاعوں کے تیل کی مالش

نتائج: مریض صحت یاب ہو گیا

محمد بشیر

عمر: ۲۰سال

مرض: نزلہ وزکام

تجویز کردہ علاج: نیلا پانی، نیلی روشنی مریض کے سر پر صبح وشام ڈالی گئی

نتائج: مریض شفایاب ہو گیا

زبیدہ احسن

عمر: ۲۷سال

مرض: خارش

تجویز کردہ علاج: سبز پانی، سبز روشنی متاثرہ جگہوں پر صبح وشام ۲۰، ۲۰ منٹ تک ڈالی گئی

نتائج: ۱۲دن میں علاج میں کامیابی نہیں ہوئی

انجم

عمر: ۳۳سال

مرض: ایام تکلیف سے آنا

تجویز کردہ علاج: جامنی پانی، سبز پانی، جامنی شعاعوں کے تیل کی زیر ناف مالش صبح وشام کولہوں کے درمیان ریڑھ کی ہڈی کے جوڑ پر نیلی شعاعوں کے تیل کی مالش

نتائج: مریضہ اللہ کے فضل و کرم سے صحت یاب ہو گئی

حبیب

عمر: ۸سال

مرض: تپ دق

تجویز کردہ علاج: اورنج پانی، نیلا پانی، نلی اور نارنجی شعاعوں کے تیل کے سینہ اور کمر پر پھیپھڑوں کی جگہ مالش

نتائج: تین ماہ کے علاج سے ایکسرے رپورٹ میں پھیپھڑوں پر داغ دھبے نہیں تھے

داؤد

عمر: ۲۵سال

مرض: درد سر صفراوی

تجویز کردہ علاج: زرد سبز اور نیلا پانی

نتائج: مریض صحت یاب ہو گیا

امان اللہ

عمر: ۶۰سال

مرض: چکر آنا

تجویز کردہ علاج: سرخ اور نارنجی پانی نیلی شعاعوں کے تیل کی گردن کے جوڑ پر مالش

نتائج: مریض کو چکر آنا بند ہو گئے

ارشاد علی

عمر: ۳۰سال

مرض: یاسیت

تجویز کردہ علاج: نارنجی اور نیلا پانی9\"12 x\"فیروزی شیشہ صبح اور نارنجی رنگ شیشہ شام

نتائج: مریض میں دوبارہ جینے کی امنگ پیدا ہو گئی

عارفہ

عمر: ۲۵سال

مرض: تناؤ کی وجہ سے سر درد

تجویز کردہ علاج: سبز پانی، نیلا پانی9\"12 x\"نیلا رنگ شیشہ

نتائج: اللہ تعالیٰ نے سر درد سے نجات دی

خالد انور

عمر: ۳۳سال

مرض: گردوں کا انفیکشن

تجویز کردہ علاج: سبز پانی، نیلا پانی، گردوں کی جگہ سبز شعاعوں کے تیل کی صبح و شام مالش

نتائج: ایک ہفتہ میں مرض کی شدت میں اطمینان بخش کمی ہوئی

ڈاکٹر احمد ممتاز اختر

D.H.M.S., R.H.M.P. (Homoeo)

ڈاکٹر صاحب اٹک میں مقیم ہیں۔ مطب میں مریضوں کا علاج ہومیوپیتھی اور کلر تھراپی سے کرتے ہیں۔

محمد طارق

عمر: ۴۵سال

مرض: دل میں درد

تجویز کردہ علاج: نیلا تیل دل کے مقام پر صبح و شام مالش۔ سبز پانی صبح و شام نارنجی پانی دونوں وقت کھانے سے پہلے۔

نتائج: ۱۵دن میں مریض کو درد سے افاقہ ہوا

ثوبیہ نذیر

عمر: ۴۰سال

مرض: ٦سال سے شوگر کا مرض لاحق تھا

تجویز کردہ علاج: پیٹ کے اوپری حصہ پر دائیں طرف زرد تیل کی مالش صبح و شام۔ زرد پانی صبح و شام۔ جامنی رنگ پانی دونوں وقت کھانے سے پہلے

نتائج: ایک ماہ میں شوگر کنٹرول ہو گئی

محمد رمضان

عمر: ۴۵سال

مرض: جوڑوں میں درد

تجویز کردہ علاج: نیلا پانی صبح و شام۔ سرخ پانی دن میں ایک بار۔ سرخ شعاعوں کا تیل جوڑوں پر مالش کے لئے تجویز کیا گیا

نتائج: ۱۵دن میں مریض ۵۰ فیصد شفایاب ہو گیا

عشرت‘فرزانہ کوثر

عمر: ۳۵اور ۴۵سال

مرض: کھانسی

تجویز کردہ علاج: نیلا پانی صبح و شام۔ نارنجی پانی دوپہر و رات

نتائج: ۸۰ فیصد

وقار احمد

عمر: ۳۵سال

مرض: گلے کا کینسر

تجویز کردہ علاج: نیلا رنگ پانی صبح و شام کھانے سے پہلے۔ سرخ رنگ پانی صبح و شام کھانے کے بعد۔ گلے پر سرخ رنگ کی روشنی صبح و شام پندرہ منٹ تک ڈالنے اور سرخ تیل گردن پر دن میں دو بار مالش کرنے کی ہدایت کی گئی

نتائج: ۲ماہ میں مریض کو ۵۰ فیصد افاقہ ہوا

ابرار احمد

عمر: ۴۵سال

مرض: دل کی بیماری

تجویز کردہ علاج: نیلا پانی صبح و شام، نارنجی تیل دل کے مقام پر صبح و شام۔ سبز تیل کی کمر پر دل کی جگہ پھیپھڑوں پر مالش کرائی گئی

نتائج: ایک ماہ میں ۵۰ فیصد افاقہ ہوا

محمد عامر، نوید علی، حنا ظفر، ثوبیہ درانی، ذیشان

عمر: ۲۰ سال تا ۲۵ سال

مرض: پیٹ میں درد اور پیٹ کے دوسرے امراض نفخ اور قراقر

تجویز کردہ علاج: زرد شعاعوں کا تیل پیٹ پر صبح و شام مالش۔ زرد پانی صبح و شام

نتائج: ۴ دنوں میں مریض صحت یاب ہو گئے

مقیم نجم الدین

عمر: ۳۵ سال

مرض: نزلہ زکام الرجی (عرصہ ۵ سال)

تجویز کردہ علاج: نیلا پانی صبح و شام۔ زرد پانی کھانے سے پہلے۔ سبز پانی کھانے کے بعد

نتائج: ۲۰ دن میں مریض کو ۷۰ فیصد افاقہ ہوا

مقدس

عمر: ۱۵ سال

مرض: پیچش

تجویز کردہ علاج: آسمانی پانی صبح و شام۔ زرد پانی دن میں ایک بار۔ اسپغول کی بھوسی ایک ایک چمچہ دونوں وقت کھانے سے بیس منٹ پہلے

نتائج: ۷ دنوں میں مریض شفایاب ہو گیا

ڈاکٹر جمیل احمد صدیقی

(D.H.M.S., R.H.M.P. (Homoeo

جناب جمیل احمد صدیقی ہومیوپیتھک ڈاکٹر ہیں۔ کراچی میں پریکٹس کرتے ہیں۔ کلر تھراپی کے سلسلے میں ان کے تجربات مندرجہ ذیل ہیں۔

محمد طارق

عمر: ۲۵سال

مرض: خون کی کمیAnaemia ہیموگلوبن کی مقدارgm/dl10 تھی

تجویز کردہ علاج: سرخ پانی صبح وشام کھانے کے بعد۔ سرخ روشنی صبح وشام ریڑھ کی ہڈی پر دس دس منٹ ڈالنے کی ہدایت کی گئی

نتائج: ۱۲دن بعد ہیموگلوبن کی مقدارgm/dl12 تک پہنچ گئی

شہلا حبیب

عمر: ۱۵سال

مرض: گیس پیٹ میں مروڑ قبض

تجویز کردہ علاج: کلر تھراپی کے اصول پر تیار شدہ گولیوں اور پانی کا مکسچر مریضہ کو ۲دن پلایا گیا

نتائج: مریضہ بالکل تندرست ہو گئی

حرا صدیقی

عمر: ۴سال

مرض: بد ہضمی دست

تجویز کردہ علاج: کلر تھراپی کے اصول پر تیار شدہ گولیوں اور پانی کا مکسچر مریضہ کو ۲دن پلایا گیا

نتائج: ۵۵فیصد

مریم

عمر: ۴۵سال

مرض: ہائی بلڈ پریشر

تجویز کردہ علاج: سبز پانی صبح و شام

نتائج: ۱۵دنوں میں مریضہ کا بلڈ پریشر کنٹرول ہو گیا

عبدالقادر

عمر: ۲۵سال

مرض: سر کے بالوں کا گرنا۔ دماغ کا بھاری پن

تجویز کردہ علاج: سر پر نیلے تیل کی مالش تجویز کی گئی۔

نتائج: مریض کو نزلہ بہنا شروع ہو گیا۔ نزلہ کا ذکر مریض نے نہیں کیا تھا۔ نزلہ بہہ جانے سے دماغ میں بھاری پن ختم ہو گیا اور بال بھی گرنا بند ہو گئے۔

حنا صدیقی

عمر: ۲ سال

مرض: منہ میں چھالے، قبض

تجویز کردہ علاج: کلر تھراپی کے اصول پر تیار شدہ گولیوں اور پانی کا مکسچر مریضہ کو پلایا گیا

نتائج: مریضہ ۲ دن میں صحت یاب ہو گئی

ڈاکٹر حنا طاہر جلیل

(D.H.M.S., R.H.M.P. (Homoeo

ہیومیوپیتھ ڈاکٹر حنا طاہر جلیل گوجرانوالہ سے لکھتی ہیں کہ میں نے اپنے سسر صاحب (پاپا) کا علاج کلر تھراپی کے طریقہ پر کیا ہے۔ رپورٹ ارسال خدمت ہے:

پاپا کی تکلیف اس سال فروری کے وسط میں گلے کی خرابی سے شروع ہوئی۔ انہوں نے ایک اینٹی بائیوٹک دوا لی تو دو تین دن میں گلے کی تکلیف میں فرق آ گیا مگر پیٹ خراب ہو کر قبض ہو گیا۔ ڈاکٹر سے رجوع کیا گیا۔ دو چار دن دوا کے استعمال سے کوئی فرق نہیں پڑا۔ ان دنوں پیٹ کی حالت یہ تھی کہ پیٹ تنا ہوا تھا۔ گردوں کے دونوں طرف درد محسوس ہوتا تھا۔ طبیعت میں ہر وقت متلی کی کیفیت رہتی تھی اور منہ سے کھٹا پانی آتا تھا۔ کسی طرح چین نہیں تھا۔ خصوصاً لیٹنے سے بے چینی اور بڑھ جاتی اور کھٹا پانی آنا بھی بڑھ جاتا تھا۔ کھانے پینے کی رغبت ختم ہو گئی تھی مشکل سے چند نوالے کھانا کھاتے یا چائے پی لیتے تھے۔

متلی کی کیفیت مسلسل رہتی اور اکثر قے ہو جاتی تھی۔ قے میں پانی کے علاوہ کچھ نہیں نکلتا تھا۔ اجابت برائے نام تھی۔ پیشاب بھی رک رک کر آتا اور بہت کم آتا تھا۔

فزیشن کی تشخیص کے مطابق پیٹ کے دائیں طرف گولہ تھا۔ الٹرا ساؤنڈ کا مشورہ دیا گیا۔

الٹرا ساؤنڈ رپورٹ خاصی خراب تھی۔ رپورٹ کی بنیاد پر سرجن سے رجوع کیا۔ سرجن کے مطابق پیٹ میں مرض کی تین صورتیں تھیں:

۱) آنتیں اکٹھی ہو گئی ہیں

۲) ان کے اندر Mass بن گیا ہے جس کی وجہ سے آنتوں کی حرکت رکی ہوئی ہے یا

۳) آنتوں میں رسولی ہے۔

سرجن نے دو دن کے وقفے سے آپریشن کی تاریخ مقرر کر دی۔ سرجن کی ہدایت پر جب بلڈ یوریا (Blood Urea) ٹیسٹ کرایا گیا تو وہ نارمل سے بہت بڑھا ہوا تھا۔ سرجن نے آپریشن ایک ہفتے کے لئے ملتوی کر دیا اور Antibiotic استعمال کرنے کو کہا۔

جس دن آپریشن ملتوی ہوا۔ میں نے کلر تھراپی شروع کر دی۔ کھانے سے پیشتر زرد پانی صبح و شام معدہ کے مقام پر زرد روشنی ایک مرتبہ سبز پانی دو مرتبہ تجویز کیا۔ دو یا تین دن کے اندر متلی کی کیفیت کم ہو گئی اور اگلے دن کھٹا پانی آنا بھی بند ہو گیا۔ رات کو نیند بھی آنے لگی۔ البتہ رات کو پیشاب کے لئے تین چار بار اٹھنا پڑتا تھا۔ علاج کے تیسرے چوتھے دن اجابت شروع ہو گئی۔ اجابت کا رنگ سیاہ اور مینگنیوں کی طرح تھا۔ تقریباً آٹھ دن بعد پیٹ کی حالت بھی نارمل ہوتی گئی۔ گردوں کے مقام پر درد بھی ختم ہو گیا۔ دس دن بعد طبیعت سنبھل گئی اور اجابت بھی ٹھیک ہونے لگی۔ معدہ ٹھیک کام کرنے لگا اور بھوک کھل گئی۔ پندرہ دن بعد پھر الٹرا ساؤنڈ ہوا۔ اب الٹرا ساؤنڈ رپورٹ میں حیرت انگیز تبدیلی تھی۔ آنتوں کی حالت نارمل تھی۔ سرجن نے معائنہ کے بعد بتایا کہ پیٹ کی حالت نارمل ہے اور آپریشن کی ضرورت نہیں ہے۔

کلر تھراپی کے علاج سے وہ شدید تکلیف جس کی وجہ سے آپریشن کرانا لازم تھا بالکل ختم ہو گئی ہے۔ پاپا کوئی تکلیف بتاتے ہیں تو ڈاکٹر کہتے ہیں کہ عمر کی وجہ سے مثانے کی غدود Prostate Glands بڑھ رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ مثانہ کے ان غدود کا

آپریشن ہو۔ میں اس سلسلے میں بھی رنگ وروشنی سے علاج کررہی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ جہاں اتنی سیریس تکلیف ختم ہوگئی ہے انشاءاللہ یہ تکلیف بھی ختم ہو جائے گی۔

ڈاکٹر ایس۔ نیلوفر

(D.H.M.S., C.D.S., R.H.M.P. (Homoeo

Radiesthesia Specialist

ڈاکٹر صاحبہ ہومیوپیتھک ڈاکٹر ہیں۔ کراچی میں پریکٹس کرتے ہیں۔ کلر تھراپی کے سلسلے میں ان کے تجربات مندرجہ ذیل ہیں۔

سلمیٰ جلیل

عمر: ۴۸سال

مرض: مزمن کھانسی

تجویز کردہ علاج: نیلا تیل کمر پر پھیپھڑوں کی جگہ، نارنجی تیل سینہ پر، نیلا پانی، نارنجی پانی

نتائج: ۲۱دن کے علاج سے کھانسی میں ۶۰ فیصد افاقہ ہوا

عبدالغفار شاہ

عمر: ۲۸سال

مرض: ہاضمہ کی خرابی

تجویز کردہ علاج: زرد پانی صبح شام، سبز پانی دوپہر رات

نتائج: ۱۵دن کے علاج سے مریض کا ہاضمہ ٹھیک ہو گیا

وقارالنساء

عمر: ۱۶سال

مرض: ہاتھوں میں پسینہ آنا

تجویز کردہ علاج: آسمانی پانی، زرد پانی، سبز پانی

نتائج: ۱۰دن کے علاج سے مریضہ نے ۵۰ فیصد بہتری محسوس کی

محمد رفیق

عمر: ۵۰سال

مرض: شوگر

تجویز کردہ علاج: بینگنی پانی، زرد پانی

نتائج: شوگر کنٹرول ہو گئی

کلر تھراپی کے ساتھ ساتھ ہومیو پیتھک دواؤں کا سہارا بھی لیا گیا

عبدالصمد

عمر: ۳۰سال

مرض: دماغی کمزوری

تجویز کردہ علاج: زرد پانی Indigo پانی 9\"12 x\"انچ Indigo شیشہ

نتائج: ایک ماہ کے مسلسل علاج سے مریض کا حافظہ بہتر ہو گیا

مقصود احمد

عمر: ۲۶سال

مرض: پیچش

تجویز کردہ علاج: زرد پانی، سبز پانی، آسمانی پانی، اسپغول کی بھوسی

نتائج: ۹دن کے علاج سے مریض ٹھیک ہو گیا

زینت کمال

عمر: ۲۵سال

مرض: احساس کمتری

تجویز کردہ علاج: نارنجی پانی، سرخ پانی، 9\"12\" نارنجی شیشہ، سائیکو تھراپی

نتائج: ۳۰دن کے علاج سے مریضہ کے اندر مثبت تبدیلی آئی۔ علاج جاری رکھنے کی ہدایت کی گئی

محمد اکبر

عمر: ۲۹سال

مرض: بےخوابی

تجویز کردہ علاج: آسمانی پانی، سفید پانی، سبز پانی 6\"10 x\"آسمانی شیشہ ۲۰ دن کے مسلسل علاج سے آہستہ آہستہ مریض کی نیند نارمل ہوگئی

MOHAMMAD ZAFAR

MSc Chemistry

Senior Chemist

Feroz Sons Laboratories

Nowshera (N.W.F.P(

SAMPLES:

BChrome - YChrome - OChrome - VChrome.

Sample are in solution from prepared by Colour Therapy Research Lab.

PREPARATION OF CHROMES:

Following informations about prepartion of chromes has been furnished by Dr. Mian Mukhtar-ul-Haq.

Chromes are basically glucose solution or distilled water. Under strict hygienic condition these are then kept in different coloured lights for specific time duration, e.g 100 hrs, 150 hrs, 200 hrs.

B Chrome means blue colour absorbed in solution.

G Chrome means green colour absorbed in solution.

Y Chrome means yellow colour absorbed in solution & so-on. To increase further the efficacy of chromes they are then kept under the pyramid effect.

PURPOSE OF STUDY:

The purpose of this study was to see the difference b/w colour treated & nontreated solution & to detect the change that converts a simple solution into medicine & gives it the ability to cure.

PROCEDURE:

I have compared the provided samples of chromes with comparable nontreated solution & noted their absorbance under different frequencies.

RESULTS:

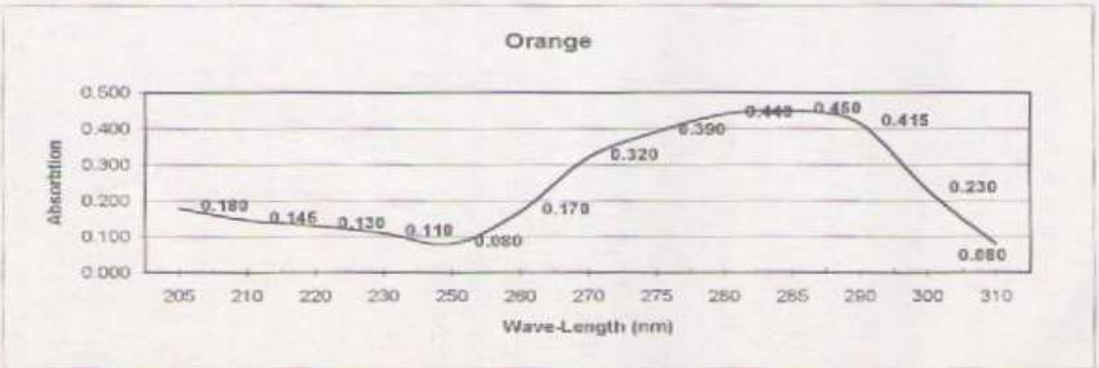
It has been revealed that under different frequencies different chromes has got different absorbance. (Tables 1 - 4) These confirms the hypothesis that coloured light brings a change in a solution or in water that enables them to cure diseases.

SUGGESTIONS:

These spectrophotometric study of chromes have made a new horizon for future research in colour therapy. This study was the brain child of Dr. Mian Mukhtar-ul-Haq. I hope that onward research on colour-therapy will contribute to the advancement of the frontiers of modern medicine

O-CHROME

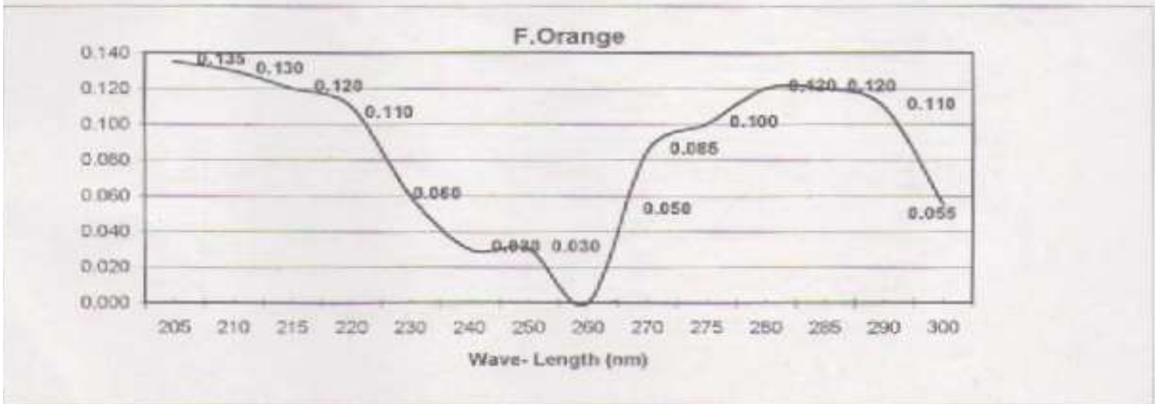
λ	205	210	220	230	250	260	270	275	280	285	290	300	310
Abs	0.180	0.145	0.130	0.110	0.080	0.170	0.320	0.390	0.440	0.450	0.415	0.230	0.080



4/1/98

Y-CHROME

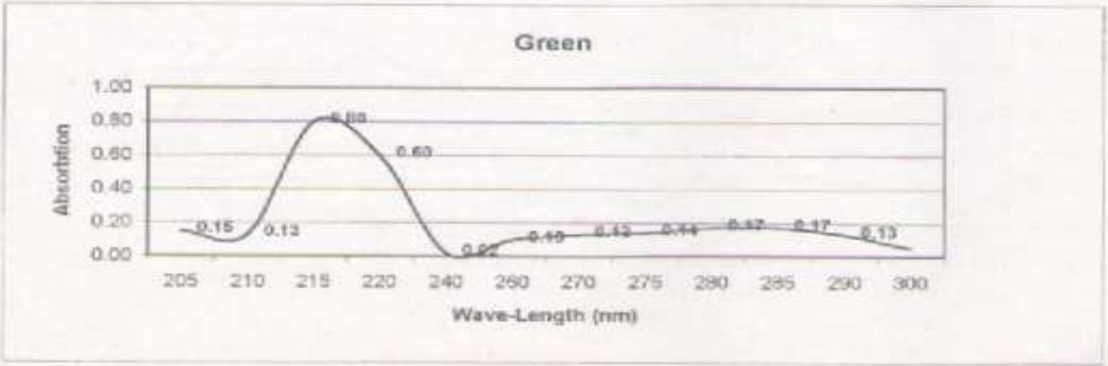
λ	205	210	215	220	230	240	250	260	270	275	280	285	290	300
Abs	0.135	0.130	0.120	0.110	0.060	0.030	0.030	0.050	0.085	0.100	0.120	0.120	0.110	0.055



4/1/98

V-CHROME

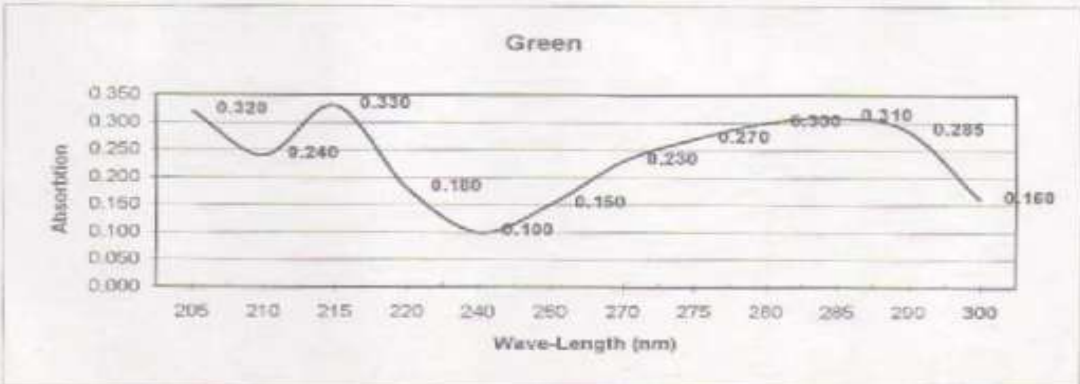
λ	205	210	215	220	240	260	270	275	280	285	290	300
Abs	0.15	0.13	0.8	0.6	0.02	0.10	0.13	0.14	0.17	0.17	0.13	0.05



4/1/98

G-CHROME

λ	205	210	215	220	240	260	270	275	280	285	290	300
Abs	0.320	0.240	0.330	0.180	0.100	0.150	0.230	0.270	0.300	0.310	0.285	0.180



4/1/98

بیماریوں کے اردو/انگریزی نام

نظام ہضم، جگر اور لبلبہ کی بیماریاں

Diseases of Digestive System, Liver & Pancreas

معدہ کا زخم	Peptic Ulcer
نفخ و قراقر معدہ	Gargling, Bloating, Flatulance
پیٹ کے کیڑے	Worms Infestation
اسہال	Gastro- Enteritis
پیچش	Dysentry
ہیضہ	Cholera
قبض	Constipation
ذہنی دباؤ کی وجہ سے پیٹ کی خرابی	Irritable Bowel Syndrome
ہاضمہ کی خرابی	Dyspepsia
ہچکی	Hiccup
چھوٹی آنت کی سوزش	Chrones Disease
بڑی آنت کی سوزش	Ulcerative Colitis
خونی بواسیر	(Haemorrhoides (Bleeding

ریح البواسیر	(Haemorrhoides (Non Bleeding
بھگندر	Fistula ANO
یرقان	Jaundice
ورم جگر	Hepatitis
جگر کا سکڑ جانا	Cirrhosis
استسقاء	Ascites
ذیابیطس	Diabetes Mellitus
خونی قے	Hematemesis

نظام تنفس کی بیماریاں

Diseases of Respiratory System

نزلہ وزکام	Cattarrah / Coryza
کھانسی	Bronchitis
دمہ	Asthma
نمونیا	Pnuemonia
ٹی بی	Tuberculosis

دل اور نظام خون کی بیماریاں

Diseases of Heart & Circulatory System

اختلاج قلب	Palpitation
انجائنا	Angina
دل کا دورہ	Myocardial Infarction
خون کی کمی	Anaemia
لو بلڈ پریشر	Low Blood Pressure
ہائی بلڈ پریشر	High Blood Pressure
جسم پر نیلے نشانات	Purpura

مردانہ امراض

Sexual Diseases

جریان	Spermatorrhoea
جلق	Masturbation
نامردی	Impotence
سرعت انزال	Premature Emission

گردہ اور مثانہ کی بیماریاں

Diseases of Kidney & Ureter

بستر میں پیشاب	Bed Wetting, Urinary Incontinance
سوزاک	Gonorrhoea
گردوں کا ورم	Pyelonephritis
گردوں کا حاد ورم	Acute Pyelonephritis
گردوں کا مزمن ورم	Chronic Pyelonephritis
درد گردہ	Renal Colic
مثانہ اور پیشاب کی نالی کا ورم	Cystitis, Urinary Tract Infections
پیشاب میں خون آنا	Haematuria

دماغی امراض

Diseases of Nervous System

صفراوی درد سر	Migraine
آنکھوں کے نیچے اندھیرا آنا	Vertigo
لکنت	Dysarthria

مرگی	Epilepsy
دماغی ورم	Encephalitis
گردن توڑ بخار	Meningitis
فالج	Paralysis
سر میں پانی بھر جانا	Hydrocephalus
بل لقوہ	Bell\'s Palsy - Facial Nerve Palsy
رعشہ	Parkinson\'s Disease
غشی ۔ بے ہوشی	Fainting
سکتہ	Apoplexy
عرق النساء	Sciatica

ہارمونز کی بیماریاں

Diseases of Harmones

تھائی رائیڈ ہارمونز کی زیادتی	Hyperthyroidism
تھائی رائیڈ ہارمونز کی کمی	Hypothyroidism

نفسیاتی بیماریاں

Psychiatric Illnesses

Schizophrenia	شیزوفرینیا
Depression	ڈپریشن
Mania	جنون
Acute Psychosis	پاگل پن
Dementia	نسیان
Night Mare	ڈراؤنے خواب
Insomnia	نیند نہ آنا
Hysteria	ہسٹیریا
Panic Attacks	خوف اور دہشت
Phobia	فوبیا
Obsessive-Compulsive Disorder	تکرار خیال اور تکرار عمل
Tension Headache	ٹینشن کی وجہ سے سر درد

جلد کے امراض

Skin Diseases

سیاہ داغ	Frekles, Lentigo, Choasm
کیل۔مہاسے	Acne Pimples
گرمی دانے	Prickly Heat
پتی اچھلنا	Urticaria
داد	Ring Worm
چمبل۔سوریاسس	Psoriasis
برص	Leukoderma

بچوں کی بیماریاں

Children\'s Diseases

دانت نکلنا	Teething
کھانسی	Bronchitis
اسہال	Gstroenteritis
ام الصبیان	Marasmus

کالی کھانسی	Whooping Cough
چیچک	Small Pox
لاکڑا کاکڑا	Chicken Pox
کزار	Tatanus
خسرہ	Measles

عورتوں کے امراض

Gynecological Diseases

ایام تکلیف سے آنا	Dysmenorrhea
ایام کا رک جانا	Amenorrhea
ایام کی زیادتی	Menorrhagia
اندام نہانی پر ورم	Vulvulitis
لیکوریا	Leukorrhea
بانجھ پن	Infertility
حمل ضائع ہو جانا	Abortion
دودھ کی کمی	Hypolactation

ناک، کان اور گلے کے امراض

Ear, Nose & Throat Diseases

Mouth Ulcers	منہ میں چھالے
Acute Phyringitis	حاد گلے کا ورم
Chronic Phyringitis	مزمن گلے کا ورم
Allegic Rhinitis	الرجی کی وجہ سے ناک کا بہنا
Epistaxis	نکسیر پھوٹنا
Sinusitis	سائینس کا ورم
Toothache	دانتوں کا درد
Bleeding Gums - Pyorrhea	پائیریا

آنکھ کی بیماریاں

Eye Diseases

Ametropia	نگاہ کی کمزوری
Night Blindness	شبکوری
Opthalmia Conjunctivitis	آشوب چشم

گوہانجی	Stye
پپوٹوں کا ورم	Blepharitis
آنکھ کی بیرونی جھلی کا ورم	Conjunctivitis

متفرق امراض

Rheumatoid Diseases

گٹھیا	Rheumatoid Arthritis
نقرس	Gout
بھوک نہ لگنا	Anorexia
موٹاپا	Obesity
سوتے میں دانت پیسنا	Teeth Grinding During Sleep
جسمانی کمزوری	Weakness
بفا۔ بھوسی	Dandruff
لو لگنا	Heat Storke
ٹائیفائیڈ	Typhoid
ملیریا	Malaria
ایڈز	Aids